ماہ نومبر ۱۹۳۷ء
رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۳۵۷

رسالہ شمس الاطباء جڑی بوٹی

کا

امراض الاطفال نمبر

جس میں

بچوں کے امراض اور ان کا علاج اور حفظ ما تقدم وغیرہ کے متعلق

بہترین مواد دیا گیا ہے

جسے

حکیم محمد محمود انصاری پروپرائٹر رسالہ شمس الاطباء کے

حسب ایماء

ادارۂ شمس الاطباء نے مرتب کیا

ناشر:- منیجر رسالہ شمس الاطباء جڑی بوٹی بھاٹی گیٹ لاہور

بہ حامد حسین ممتاز القلم

قیمت ایک روپیہ

رسالہ شمس الاطبّاء جڑی بوٹی

ایڈیٹر:- حکیم محمد محمود انصاری

بابت ماہ نومبر ۱۹۳۷ء

جلد ۴	فہرست مضامین	نمبر ۱۱

مضمون		صفحہ
شذرات	صفحہ	۴
بچوں کی بیماریاں اور انکا علاج	"	۵
تمہید	"	۵
تھرمامیٹر اور نبض	"	۶
تھرمامیٹر لگانے کی ترکیب	"	۷
نبض	"	۷
سانس	"	۸
زبان	"	۹
جلد	"	۹
دست وقے	"	۹
پیشاب	"	۹
امراض اطفال باعتبار عمر	"	۱۰
علاج الاطفال	"	۱۰
وہ امراض جو پیدائش کے فوراً بعد واقع ہوتے ہیں	صفحہ	۱۲
مردہ بچہ	"	۱۲
سر یا اطراف کی بدوضعی	"	۱۲
نال سے خون جاری رہنا	"	۱۳
ناف کا زخم	"	۱۳
یرقان	"	۱۳
احتباس بول وبراز	"	۱۳
چھاتیوں کی سوزش	"	۱۴
آشوب چشم	"	۱۴
ہونٹ کا پھٹا ہوا ہونا	"	۱۵
چھوٹے بچوں کے حادثات	"	۱۵
گرم پانی یا آگ سے جل جانا	"	۱۵

امرت الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام حکیم محمد محمود انصاری پرنٹر پبلشر - ایڈیٹر
چھپکر دفتر رسالہ شمس الاطباء بھاٹی گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔

سیلان الاذن	صفحہ ۵۰
طرش۔ وقر۔ صمم	” ۵۱
دخول ہوام در گوش	” ۵۱
دخول آب در گوش	” ۵۱
قلاع الاذن	” ۵۲
ورم گوش	” ۵۲
حرق الاذن	” ۵۳
کان کے زخم	” ۵۳
بچوں کے متعدی امراض	” ۵۴
چھوت یا عدویٰ	” ۵۴
مرض کی چھوت کس طرح لگ جاتی ہے	” ۵۵
حفظ ماتقدم	” ۵۶
ملیریا بخار	صفحہ ۵۷
تپ محرقہ اسہالی	” ۵۹
پیراٹائیفائیڈ (موتی جھرا)	” ۶۲
ٹائی فس فیور (تپ محرقہ ہذیانی)	” ۶۳
تپ محرقہ سرسامی	” ۶۵
چیچک (جدری)	” ۶۷
خسرہ	” ۶۹
کن پیڑ	” ۷۱
خناق وبائی	” ۷۳
خنازیر	” ۷۴
اسہال متعدی	” ۷۵
بچے کی پیچش	” ۷۹

شذرات

اس سے قبل ماہ ستمبر میں پرورش اطفال پر ایک خاص نمبر شایع ہو چکا ہے جس میں بچوں کی حفظ صحت اور رکھ رکھاؤ کے متعلق نہایت قیمتی مواد فراہم کیا گیا تھا جسے قارئین کرام نے بھی نہایت پسند فرمایا۔ اس دفعہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی نے بعجلت تمام امراض اطفال پر ایک نہایت سلیس اور عام فہم مقالہ سپرد قلم فرمایا ہے۔ جو اپنی نوعیت میں بالکل اچھوتا اور نہایت اہم ہے۔

بچوں کا بے زبان طبقہ اگرچہ ان تمام امراض و اسقام کو قبول کر سکتا ہے جو بڑوں کو عارض ہوا کرتی ہیں۔ لیکن اس عمر کے ساتھ بعض امراض کا حملہ مخصوص بھی ہے۔ جن کا ذکر ان صفحات میں کیا گیا ہے۔

بچوں کے نسخہ جات میں یہ امر خصوصیت سے مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ نسخہ جات نہایت سہل الحصول۔ کم قیمت۔ غیر سمی اور مجرب ہوں۔ اور یہ ایسے اجزاء سے مرکب ہوں۔ جو ہر جگہ دستیاب ہو سکیں۔ اور گھر کی معمولی پڑھی لکھی عورتیں بھی ان نسخوں سے کماحقہ مستفید ہو سکیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ ہم اس مقصد میں بھی بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں

امراض اطفال کا مضمون ایسا نہیں جو ایک آدھ اشاعت میں ختم ہو سکے بہرحال ہم کوشش کریں گے کہ امراض مخصوصہ بچگان اور بچوں کا یونانی اور انگریزی، ہومیوپیتھک اور ویدک فارماکوپیا آئندہ رسالہ میں ختم کر دیں۔ اور اس کے لئے ہم دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے ارادوں کو بر روئے کار لانے کی توفیق بخشے۔

ہمارے ملک میں عام دستور ہے۔ کہ گھر کی بڑی بوڑھی عورتیں بچوں کا علاج معالجہ خود ہی کر لیتی ہیں۔ یہ کوئی بری بات نہیں لیکن اسقدر احتیاط ضروری ہے۔ کہ جب مرض کی نوعیت کا صحیح پتہ نہ چلے۔ تو بچوں کے علاج کی جسارت ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ ایسی صورت میں اولین فرض یہ ہے کہ کسی ہوشیار ڈاکٹر یا حکیم کا مشورہ لیا جائے۔ اس کے علاوہ ازالہ مرض کے لئے صرف دوا کی ہی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ دوا کے علاوہ عامہ صفائی بستر لباس اور بدن کی غلاظت کو دور کرنا مریض بچے کو کھلی ہوا اور سورج کی روشنی میں رکھنا انہیں عمدہ غذا دینا وغیرہ چنانچہ ان امور سے بھی ہر بال بچے والی عورت کو اچھی طرح واقف ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے بچوں کی پوری طرح خبرداری کر سکے اور بیماری میں مرض کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھ سکے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امراضِ اطفال

بچوں کی بیماریاں اور اُن کا علاج

از جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی بیرون دہلی دروازہ لاہور

تمہید :- شیر خوار و معصوم بچوں کی زندگی کا پہلا سال خطرات و آفات سے پر ہوتا ہے۔ اور زندگی کا یہی سال عمر کا وہ حصہ ہے۔ جس کے اثرات مادام العمر باقی رہتے ہیں۔ چنانچہ اگر بچے کو عمدہ ہوا، مناسب غذا اور اچھی نگہداشت میسر آجائے تو بچے کی آئندہ زندگی بھی خوشگوار ہو جاتی ہے اور انہیں امور کی غفلت سے اس کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں سب سے زیادہ تعداد اموات یکسالہ بچوں کی ہوتی ہے۔

ایک سال کی عمر تک کے بچے کے اعضاء نہایت نرم و نازک ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ جلد جلد بڑھتے اور اپنے ماحول سے اثر پذیر ہوتے رہتے ہیں۔

بچہ پہلے ہی سال بیٹھنے، کھڑا ہونے، باتیں کرنے، چلنے پھرنے، دانت نکالنے، ٹھوس غذا کھانے اور اپنے بیگانہ کو پہچاننے لگتا ہے۔ بچے کی عمر کا پہلا سال ہی بہت زیادہ توجہ و احتیاط کا محتاج ہے کیونکہ بچہ خود اپنی تکلیف کو بیان نہیں کر سکتا۔ اور اس عمر کے امراض و آلام کا اثر بھی نہایت گہرا ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ماں کا فرض ہے کہ وہ ذیل کے دس اصولوں کو اچھی طرح یاد رکھے:۔

۱ :- صحت کی حفاظت زیادہ آسان اور کم خرچ کام ہے۔ بہ نسبت ازالہ مرض کے جو گراں قیمت اور مشکل ہوا کرتا ہے۔

۲ :- بچے کی بیماری اخراجات کو بڑھاتی اور پریشانی پیدا کرتی ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے صحیح علاج میسر نہ آئے تو اس کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔

۳ :- بہت سے امراض جو جوانوں میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کی ابتداء زمانہ طفلی میں

ہوا کرتی ہے۔

۴:۔ بچے کی غذا۔ طرز بود و باش۔ نگہداشت اور ماحول۔ اس کی تندرستی اور بیماری میں بڑا دخل رکھتے ہیں۔ اور انہیں امور میں تصرف کرنے سے بچوں کی اکثر امراض کا ازالہ ہوجاتا ہے۔

۵:۔ شدت گرما۔ شدت سرما۔ تنگ و تاریک مکانوں کی گندی ہوا بچوں کی اموات کے بڑے بڑے اسباب ہیں۔

۶:۔ زمانہ حمل میں جسقدر تدابیر حفظ صحت پر عمل کیا جائے۔ اسی قدر پیدائش کے بعد بھی بچے کی صحت اچھی رہتی ہے۔

۷:۔ بچے کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے جو محنت گوارا کی جائے۔ اس سے سارے گھر کی صحت و خوشحالی میں ترقی ہوتی ہے۔

۸:۔ ماں کا دودھ بچوں کے لئے بہترین غذا ہے۔

۹:۔ بچے کی کسی تکلیف یا مرض کو معمولی خیال نہ کریں۔ بلکہ اس کے ازالہ کی طرف فی الفور متوجہ ہوں

۱۰:۔ بیمار بچے کے علاج معالجہ کے لئے کسی ماہر ڈاکٹر کی طرف رجوع کریں اناڑی حکیموں کا علاج بچوں کی صحت کو برباد کر دیتا ہے۔

تھرمامیٹر اور نبض

اس سے پہلے کہ ہم امراض اطفال کا بیان کریں۔ تھرمامیٹر اور نبض کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر ماں کے لئے ان ہر دو امور کا جاننا ازبس ضروری ہے۔

تھرمامیٹر سے بخار کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ بخار خفیف ہے یا شدید۔ تھرمامیٹر شیشے کا بنا ہوا ایک آلہ ہے۔ جس کی ایک طرف سفید چمکتا ہوا پارے کا بلب ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف ایک جوف دار شیشے کی نالی جس پر ہندسوں اور لکیروں کے نشان ہوتے ہیں۔ سب سے نیچے پارے کے بلب کے قریب ۹۵ کا ہندسہ ہے۔ اب اگر آپ اسے غور سے دیکھیں، تو معلوم ہوگا۔ کہ ہندسوں کے اوپر ایک تو لمبی لمبی لکیریں ہیں، اور دوسری چھوٹی چھوٹی ایک لمبی لکیر سے دوسری لمبی لکیر تک کے فاصلہ کو ایک ڈگری یا درجہ کہتے ہیں۔

چنانچہ ۹۵ سے اوپر لمبی لکیر ۹۶ اس سے اوپر ۹۷ اور اس سے اوپر ۹۸ اور ۹۹ وغیرہ کے درجے

بچہ کی کلائی پر نرمی سے رکھ کر دیکھیں۔ تو انگلیوں کے نیچے ایک رگ پھڑکتی ہوئی معلوم ہوگی یہی نبض ہے۔

بخار اور بھوک کی حالت میں بچہ کی نبض زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔

پیدا ہونے کے بعد بچہ کی نبض ایک منٹ میں ۱۵۰ بار چلتی ہے۔

ایک سال کی عمر میں	۱۰۰ بار
دو سے چار سال کی عمر میں	۹۰ سے ۹۵ بار
پانچ سال کی عمر میں	۸۰ سے ۸۵ بار
پھر اس کے بعد صحت کی حالت میں	۷۲ بار فی منٹ نبض کی رفتار ہے

شیر خوار بچوں کی نبض دیکھنے کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ بچے کے سر میں تالو کی جگہ کو دیکھیں یہاں پر سر کی ہڈیوں کے درمیان ایک نرم سی جگہ ہوتی ہے۔ جسے یافوخ کہتے ہیں۔ یہ جگہ ہر وقت نیچے اوپر ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ اگر تالو کی اس حرکت کو گنا جائے۔ تو اس کی تعداد بھی ایک منٹ میں نبض کی تعداد کے برابر ہوگی

مقام نبض

اگر بچہ کی نبض بہت تیز ہو اور حرارت بدن بھی ۱۰۲ یا ۱۰۳ ہو تو سخت بخار کی علامت ہے

. . . .

جب بچہ رو رہا ہو۔ یا ڈر گیا ہو۔ تو بھی اس کی نبض زیادہ تیز ہو جاتی ہے۔

سانس

بچے کے سانس کی تعداد کو معلوم کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ بچہ بیٹھا ہو یا لیٹا ہوا، اس کے تنفس کی رفتار بخوبی گنی جا سکتی ہے۔

عام طور پر نبض کی رفتار فی سانس تین گنا ہوتی ہے۔ اس حساب سے ایکسال کا بچہ تقریباً ایک منٹ میں ۴۰ دفعہ سانس لیتا ہے۔ لیکن اگر بچہ سو رہا ہو تو وہ ۳۰ سے ۳۵ مرتبہ فی منٹ سانس لیتا ہے۔

اگر بچے کے پھیپھڑے میں کوئی خراش یا التہاب موجود ہو تو وہ سانس جلد جلد لیتا ہے اور اسکا منہ کھلا رہتا ہے۔ اس کے ساتھ وہ بہت بے چین بھی رہتا ہے۔ ایسی حالت میں بچہ کو پیاس لگتی ہے اور

بخار بھی رہتا ہے۔

نمونیا کی حالت میں سانس کے ساتھ بچے کے نتھنے بھی پھولتے ہیں۔

اگر تنفس کے ساتھ بچے کی چھاتی ایک طرف سے حرکت کرے۔ اور دوسری طرف کی ساکن رہے تو یہ بہت خطرے کی علامت ہے۔ اور پھیپھڑے کے شدید ورم کو ظاہر کرتی ہے۔

زبان

تندرست بچے کی زبان صاف ہوتی ہے۔ اور سانس میں بھی بدبو نہیں ہوتی۔ لیکن سفیدی مائل زبان بخار کی آمد یا سوء ہضم کو ظاہر کرتی ہے۔

شدید اور متعدی بخاروں میں زبان کی رنگت سیاہی مائل بھوری ہو جاتی ہے۔ گوشت کے رنگ کی سرخ زبان معدے اور انتڑیوں کی خراش اور خرابی کو ظاہر کرتی ہے۔ زبان پر بثور اور چھالے قلاع فم کی علامت ہیں۔

جِلد

اگر بچہ کی جلد کا رنگ زرد ہو تو یہ یرقان کی علامت ہے۔ اگر خاکی یا موم کی طرح ہو تو فقر الدم (بھس) کی علامت ہے۔

دست و قے

بچوں کو دست عموماً بوجہ سوء ہضم یا خرابی معدہ عارض ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے اس کا ازالہ تصرف غذا سے کریں۔

قے کا سبب عموماً خرابی معدہ یا دماغی خراش ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اگر بچہ کو متلی ہوتی ہو زبان میلی ہو۔ اور وہ قے کے لئے بار بار کوشش کرے۔ نیز قے سے پہلے اس کا پیٹ اینٹھے۔ تو یہ علامات معدے کی خرابی پر دلالت کرتی ہیں۔ لیکن اگر قے بوجہ خراش دماغ ہو۔ تو بچے کو قبض ہوتی ہے۔ اور قے سے پہلے اس کا پیٹ نہیں اینٹھتا۔

پیشاب

اگر بچے کو پیشاب سرخ اور بار بار آئے۔ تو یہ بخار کی علامت ہے۔

دودھ کے رنگ کا پیشاب سوء ہضم کی نشانی ہے۔ یا کرم شکم کی موجودگی کو ظاہر کرتا ہے۔ زرد رنگ کا پیشاب یرقان کو ظاہر کرتا ہے۔

امراض اطفال باعتبار عمر

بچے کی عمر کے مختلف حصوں کو اگر بغور دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۶ ماہ سے کم عمر بچوں میں اموات فی ہزار ۳۰۰ ہوتی ہیں۔ اور ان اموات کا موجب زیادہ تر مندرجہ ذیل امراض ہوا کرتی ہیں:۔

۱:۔ اسہال (دست)

۲:۔ تشنج (ام الصبیان)

۳:۔ دانت نکلنے کی تکلیف۔

۴:۔ خسرہ و چیچک

۵:۔ کمزوری و نقاہت

اور ان تمام امراض میں اسہال کا مرض اتلاف جان کا زیادہ موجب ہوا کرتا ہے۔ اس لئے کم عمر بچوں کے اسہال کو کبھی معمولی بات خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسہال آنے سے بچے کی طاقت جلد زائل ہوجاتی ہے۔ اور اس کی قوت مدافعت بھی کمزور ہوجاتی ہے۔

۶ ماہ سے لیکر ایک سال کی عمر میں اموات فی ہزار ۲۰۰ ہوتی ہیں۔ گویا بچے کی زندگی کی امید بقدر ۱/۲ فیصدی بڑھ جاتی ہے۔ اس زمانے میں اکثر بچے کمزوری و نقاہت (سوکھا) سے مرتے ہیں جس کی وجہ رداءت غذا ہے۔

اس کے علاوہ بخار اور امراض طحال، پیچش اور نمونیا کے مریض بھی اس عمر میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔

ایک سے ڈیڑھ سال کی عمر میں اموات کی تعداد ۱۰۰ فی ہزار رہ جاتی ہے۔ اور اس عمر میں پیچش، ام الصبیان۔ نمونیا۔ خناق۔ کالی کھانسی خسرہ اور ڈبہ وغیرہ امراض زیادہ پائی جاتی ہیں۔

نوزائیدہ بچوں کے امراض

یعنی

وہ امراض جو پیدائش کے فوراً بعد واقع ہوتے ہیں

۱- مُردہ بچہ

پیدائش کے بعد کبھی بچہ بظاہر مردہ معلوم ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں دایہ کا فرض ہے۔ کہ وہ بچہ کی طرف فوراً توجہ کرے۔ اور اس حالت کو زچہ پر یکایک تاسف کے ساتھ ظاہر نہ کردے۔ تاکہ وہ صدمہ سے محفوظ رہے۔

اگر بچہ بے حس پیدا ہوا ہو۔ اور منہ صاف کرنے پر بھی سانس نہ لے۔ تو دایہ کو چاہیئے۔ کہ فی الفور بچے کی نال کو پکڑ کر اس میں شریانی پھڑک کو معلوم کرے۔ اور بچہ کے قلب کی حرکت کو دیکھے۔ پھر اس کی نال پر بند لگا کر کاٹ دے۔ اور ماں سے علیحدہ کرکے بچے کے سانس لانے کی تدابیر کو اختیار کرے چنانچہ بچے کو نیمگرم پانی میں بٹھا کر اس کے چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے مارے۔ چھاتی اور پیٹھ پر نرم ہاتھ سے تھپکیاں لگائے۔ چھاتی اور پاؤں کے تلووں کو سہلائے۔ اس کے بازوؤں اور رانوں کو حرکت دے۔ بچے کے منہ میں آہستگی سے پھونک مارے وغیرہ۔

ان تدابیر سے اکثر بچہ سانس لینے لگتا ہے۔ اور تلف ہونے سے بچ جاتا ہے۔

۲- سر یا اطراف کی بدوضعی

کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ وضع حمل کے وقت بچے کا سر لمبا ہو جاتا ہے۔ ہاتھ یا پاؤں میں موچ آجاتی ہے۔ ایسی حالت میں بہترین تدبیر یہ ہے کہ دایہ فوراً ہی اس کے سر اور اعضاء کو درست کرکے نرمی کے ساتھ باندھ دے۔

۳:۔ نال سے خون کا جاری رہنا

کبھی نال کو بے پرواہی سے باندھنے کی وجہ سے جریان خون ہونے لگتا ہے۔ اگر اس کی طرف جلد توجہ نہ کی جائے۔ تو بچہ مرجاتا ہے۔ اس کا علاج بہت آسان ہے۔ کہ پیدائش کے نصف گھنٹہ بعد غور سے دیکھ لیا جائے۔ کہ نال سے خون تو نہیں بہہ رہا۔ اگر بہہ رہا ہو تو فوراً نال پر دوسرا بند لگائیں۔ اس سے جریان خون رک جاتا ہے۔

۴:۔ ناف کا زخم

عام طور پر بچے کی نال پیدائش کے پانچویں سے ساتویں روز تک خود بخود خشک ہو گر جاتی ہے۔ اور ناف بلا تکلیف ٹھیک ہو جاتی ہے۔ مگر کبھی نال کے گر جانے کے بعد ناف سے ایک قسم کا پتلا اور رقیق مواد نکلتا رہتا ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو ناف میں زخم دکھائی دیتا ہے۔ اس زخم کا علاج بہت جلد کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ناف کے زخم پر مندرجہ ذیل ذرور بر کیں۔

زنک اوکسائیڈ	۳۰ گرین	ایسڈ بورک	۳۰ گرین
بسمتھ کارب	۳۰ گرین	پلو ایما ئیلم	۱ ڈرام

ملا کر سفوف بنالیں۔ اور بچے کی ناف پر بر کیں۔

۵:۔ یرقان

کبھی پیدائش کے بعد پہلے ہی ہفتہ میں بچہ کا تمام بدن زرد ہو جاتا ہے۔ یہ پیدائشی یرقان کا مرض ہے۔ جو خود بخود ہفتہ عشرہ میں دور ہو جاتا ہے۔ اگر گرمی کا موسم ہو تو بچہ کو ۲۰۔۳۰ قطرے عرق بید مشک روزانہ پلائیں۔

اگر سردی کا موسم ہو۔ تو ازالہ مرض کے لئے عرق بادیان میں خفیف سی مقدار نمک کی ملا کر دیں یا ٹنکچر پوڈافلین ایک ایک قطرہ ہمراہ عرق سونف دیں۔

۶:۔ اِحتباس بول و براز

کبھی پیدائش کے بعد کئی کئی گھنٹے تک بچہ پیشاب در پاخانہ نہیں کرتا۔ جس سے گھر میں

تشویش پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ پیدائش کے بعد عام دستور کے مطابق بچے کو شہد اور کسٹر آئل ملا کر دیں۔ اس سے عموماً پیشاب و پاخانہ ہو جاتا ہے۔ اگر پیشاب ۲۴ گھنٹے تک بھی نہ ہو۔ تو بچہ کو گرمیوں میں عرق بید مشک اور نمک دیں۔ اور سردیوں میں عرق بادیاں میں خفیف مقدار نمک ملا کر پلائیں۔

احتباس بول کی حالت میں بچہ کو گرم پانی کے ٹب میں بٹھانا بھی مفید ہے

لڑکوں میں اگر احتباس بول غلفہ کی تنگی یا گھونگھٹ کے عدم سوراخ کی وجہ سے ہو تو فی الفور بچہ کا ختنہ کرا دیا جائے۔

۷:- چھاتیوں کی سوزش

بعض نوزائیدہ بچوں کے پستان پیدائش کے دو تین دن بعد متورم ہو جاتے ہیں اور ان میں درد ہونے لگتا ہے۔ اگر انہیں نرمی سے دبائیں تو دودھ کی مانند ایک مادہ خارج ہوتا ہے۔ اس تکلیف کا تدارک اس طرح کریں۔ کہ بچہ کی چھاتیوں پر شیر گرم بادام روغن لگائیں یا بورک ایسڈ لوشن نیم گرم سے ٹکور کریں۔

اگر پستان کی سطح بوجہ ورم سرخ ہو گئی ہو۔ تو اس پر روئی کے ٹکڑے کی پلٹس بنا کر باندھیں یا آیوڈین گلیسرین لگائیں۔ اگر غفلت سے پستانوں میں دبیلہ بن گیا ہو۔ تو فوراً ڈاکٹر کا مشورہ لیں۔

۸:- آشوب چشم

نوزائیدہ بچہ کا رمد معمولی مرض نہیں۔ کیونکہ ہندوستان میں اندھے پن کا باعث نوزائیدہ بچوں کا آشوب چشم ہی ہے۔ یہ مرض دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) رمد سوزاکی۔ اگر زچہ کو سوزاک کا مرض ہو۔ یا سوزاک رہ چکا ہو۔ تو بچہ جنتے وقت یہ سوزاکی مواد بچے کی آنکھوں کو لگ جاتا ہے۔ اور شدید قسم کا رمد پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ اگر زچہ سوزاک کی مریضہ ہو، تو پیدائش کے فوراً بعد ہی بچے کی آنکھوں کو بورک لوشن سے صاف کر کے سلور نائیٹریٹ لوشن (۳ گرین فی اونس والا) بذریعہ ڈراپر ڈالدیں۔ اور اگر بچہ کو رمد کے آثار عارض ہو جائیں۔ تو یہی دوا بچے کی آنکھوں میں ہر روز ڈالتے رہیں۔

(۲) رمد غیر سوزاکی۔ رمد کی یہ قسم غلاظت سے عارض ہوتی ہے۔ چنانچہ اگر زچہ وبچہ کا لباس، بستر، لحاف وغیرہ غلیظ اور میلے کچیلے ہوں۔ زچہ خانہ میں گردوغبار، دھواں اور تمباکو وغیرہ کے بخارات ہوں۔ تو نوزائیدہ بچے کو رمد کا مرض عارض ہو جاتا ہے۔

اس کا تدارک اس طرح کریں۔ کہ زچہ وبچہ کا لباس وبستر، لحاف اور دیگر سامان پاک وصاف رکھیں۔ زچہ خانہ میں کسی قسم کا دھواں اور گردوغبار نہ ہونے دیں۔ بچے کی آنکھوں کو دنمیں دو تین بار نچوڑے ہوئے اسفنج سے صاف کریں اور ہر

اکری فلے وین ایک گرین۔ آب مقطر ایک اونس ملا کر بچہ کی آنکھ میں بذریعہ ڈراپر ڈالیں۔

۹:۔ ہونٹ کا پھٹا ہوا ہونا

Hare lip

بعض نوزائیدہ بچوں کا پیدائشی طور پر ہونٹ پھٹا ہوا ہوتا ہے۔ اور بعض بچوں کے تالو میں سوراخ پایا جاتا ہے۔ عام طور پر تو بچے کا اوپر والا ہونٹ پھٹا ہوا ہوتا ہے۔ مگر کبھی نیچے والا ہونٹ بھی پھٹا ہوا ہوتا ہے۔ معمولی حالتوں میں تو اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اگر ہونٹ زیادہ پھٹا ہوا ہو تو بچہ دودھ نہیں پی سکتا۔ اس لئے ان امراض کا علاج کسی لائق سرجن سے کرائیں جو معمولی اپریشن سے ان کا ازالہ کر دے گا۔

چھوٹے بچوں کے حادثات

بچوں کے حادثات روزمرہ کے واقعات ہیں ان کا ذکر بھی یہاں پر ضروری معلوم ہوتا ہے

۱:۔ گرم پانی یا آگ سے جل جانا

چھوٹے بچے کبھی گرم پانی یا آگ سے جل جاتے ہیں۔ اور جلنے کا خطرہ زیادہ تر جلی ہوئی جگہ کے رقبہ کے مطابق ہوا کرتا ہے۔

گرم پانی، گرم تیل یا آگ سے جلنے کی دو صورتیں ہوا کرتی ہیں۔

۱ - **خفیف** - جس میں بدن پر آبلے نمودار نہیں ہوتے۔
۲ :- **شدید** - جس میں آبلے پڑ جاتے ہیں۔
اگر بدن کا زیادہ حصہ جل گیا ہے۔ تو صدمہ حرق سے بچہ مرجاتا ہے۔ اس لئے اس حادثہ کا علاج فی الفور کرنا چاہیئے۔ چنانچہ جلی ہوئی جگہ کو فی الفور روئی سے ڈھانپ دیں۔ تاکہ اس پر ہوا نہ لگے۔ اگر بچہ کے اطراف سرد ہو جائیں۔ تو اسے کمبل میں لپیٹ دیں۔ اور گرم پانی کی بوتلیں اس کے پاؤں اور بغلوں میں رکھیں
(۱) جلے ہوئے مقام پر ٹینک ایسڈ گلیسرین لگائیں۔ یا
(۲) چونہ دھویا ہوا ۱ تولہ۔ انڈے کی سفیدی ۲ تولہ۔ کافور ۳ ماشہ اور روغن گل ۳ تولہ، ملا کر لیپ کریں۔ یا
(۳) روغن زیتون اور چونے کا پانی ملا کر اس میں لنٹ سادہ تر کر کے آبلوں پر رکھیں۔
اگر صورت حالات زیادہ شدید ہو تو پکرک ایسڈ لوشن (۱ فیصدی) میں لنٹ سادہ تر کر کے آبلوں پر رکھیں۔ یا فی الفور کسی ڈاکٹر کا مشورہ لیں۔
کمزوری و نقاہت کے ازالہ کے لئے برانڈی ۳۰ قطرے ہمراہ جرعہ آب دیں۔

۲ :- آنکھ میں چونہ۔ کنکر یا ریت پڑ جانا۔

یہ حادثہ بھی کثیر الوقوع ہے۔ جب کوئی ایسا حادثہ واقع ہو تو فی الفور بچہ کی آنکھ کھول کر اس میں پیرافین لکوڈ یا کسٹرائل یا انڈے کی سفیدی ڈال دیں۔ دو تین بار یہ عمل کرنے کے بعد آنکھ کو دھو ڈالیں اس سے اکثر آنکھ عوارضات سے محفوظ ہو جاتی ہے۔

گرم چائے۔ گرم دودھ یا گرم پانی کا گھونٹ پی جانا

کبھی غلطی سے یا ماں کی غفلت سے یا بچہ کی اپنی عجوبہ پسندی سے گرم گرم چائے یا دودھ یا پانی یا حلوہ وغیرہ بچے کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ جس سے اس کی زبان تالو اور حلق جھلس جاتے ہیں۔ اور حنجرہ میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج بھی فی الفور کرنا چاہیئے۔
چنانچہ اگر اسی وقت بچے کے منہ میں انڈے کی سفیدی یا پیرافین لکوڈ ڈال دیجائے۔ تو اکثر جلد صحت ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر غفلت سے حنجرہ میں ورم ہو جائے۔ تو بچے کی گردن پر گرم

پانی کی تکمید کریں۔ اور اسے حتی الوسع رونے نہ دیں۔ اگر منہ میں آبلے ہوگئے ہوں، تو دن میں کئی بار بوریسک گلیسرین لگائیں۔ اور البیومن واٹر پلائیں۔

۴:- **ضرب وچوٹ**

کبھی بچہ کو چوٹ لگ جاتی ہے۔ مثلاً وہ ہاتھوں سے گر جاتا ہے۔ چار پائی سے گر جاتا ہے زینہ یا کھڑکی سے گر جاتا ہے۔ کوئی بھاری چیز اس پر آن پڑتی ہے وغیرہ۔

چنانچہ معمولی چوٹ کے لئے تو معمولی علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اگر چوٹ زیادہ شدید ہو تو فوراً ڈاکٹر کا مشورہ لیں۔ اور اس کے آنے تک چوٹ زدہ مقام پر سرد پانی کی پٹی لگائیں۔

اگر چوٹ سر پر لگی ہو تو برف کی ٹوپی رکھیں۔ کسٹرائل ایک چمچی پلائیں۔ اور بچے کو کامل آرام وسکون میں رکھیں۔

خفیف چوٹ کی حالت میں مقام ماؤف پر ٹنکچر آئیوڈین لگائیں۔ سینک کریں۔ اور بچہ کو بہلائیں۔ اگر وہ زیادہ روتا ہو تو پوٹاسیم برومائیڈ ۲ گرین ایک چمچہ پانی میں حل کرکے پلائیں۔ اگر چوٹ کی وجہ سے بچہ کا کوئی عضو ٹوٹ گیا ہو تو فی الفور ڈاکٹر کی طرف رجوع کریں۔

نوٹ:- کبھی بچے کے سر کی پشت پر چوٹ آجانے سے ام الصبیان کے دورے ہونے لگتے ہیں۔ ایسی حالت میں بھی ڈاکٹر کا مشورہ ضروری ہے۔

۵:- **زخم**

بچوں کو زخم بھی کئی طرح سے آجاتے ہیں۔ مثلاً چاقو، چھری، کانٹے یا استرے کا زخم، اینٹ، پتھر یا شیشے اور بوتل کا زخم۔ بہرحال جب بچہ کو کوئی زخم آجائے تو اسے فی الفور صاف پانی سے دھو کر خشک کریں۔ اور اس پر روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ تاکہ جریان خون بند ہو جائے۔

اگر زخم کے گرد سرخی اور ورم نمودار ہو تو اس پر ٹنکچر آئیوڈین لگائیں۔ یا کیلسیم کاربونیٹ پری سی پیٹیٹ برکیں۔

اگر زخم گہرا اور اس کے کنارے کشادہ ہوں تو اس پر ڈاکٹر سے ٹانکے لگوائیں۔ اگر زخم پک جائے۔ اور اس سے پیپ بہنے لگے تو مندرجہ ذیل مرہم کا استعمال کریں۔

بسمتھ سب نائیٹریٹ ۱ ڈرام - آئیڈوفارم ۳۰ گرین

پیرافین لکوڈ ایک اونس، ملا کر ضماد بنا لیں اور زخم پر لگائیں۔

۶:- مچھر۔ مکھی۔ چونٹی۔ بھڑ۔ بچھو وغیرہ کا کاٹنا

یہ حادثات بھی عام ہیں۔ کہ چھوٹے بچے کو مکھی، بھڑ چونٹی یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ اور وہ اس کی تکلیف سے تڑپ رہا ہے۔ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے۔ تو سب سے پہلے مقام لدغ کو بغور دیکھیں اگر ڈنک موجود ہو تو اسے باریک چمٹی سے پکڑ کر نکالدیں۔ پھر اس مقام کو انگلیوں میں دبا کر زہریلی رطوبت نکال دیں۔ اب مندرجہ ذیل دواؤں میں سے جو بھی گھر میں موجود ہو، فی الفور اس مقام پر لگا دیں۔

۱:- نوشادر اور کافور ہموزن ملا کر پانی کے ساتھ لیپ بنا کر لگائیں۔

۲:- زنجبیل پانی میں گھس کر لیپ کریں۔

۳:- سرکہ۔ شراب کہنہ یا یوڈی کلون لگائیں۔

۴:- تارپین کا تیل لگائیں

۵:- پاپیتہ یا زہر مہرہ گھس کر لیپ کریں۔ یا لینیمنٹ کمفر امیونیا لگائیں۔

۶:- ٹنکچر آئیوڈین لگائیں۔ یا آب پیاز و نوشادر لگائیں۔

اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو ڈاکٹر کا مشورہ لیں۔

آلاتِ انہضام کے امراض

ننھے بچوں کے معدے اور انتڑیوں کی بیماریاں

بچوں کے معدے اور انتڑیوں کی خرابی، قبض، سوء ہضم، اسہال، پیچش، نفخ اور قے وغیرہ کا باعث ہوتی ہیں۔ اور اگر بچوں کو معدے اور انتڑیوں کے امراض کی زد سے محفوظ رکھا جائے تو ۹۰ فیصدی بچے تندرست رہ سکتے ہیں۔

چھوٹی عمر میں بچوں کی اموات بھی عموماً انہیں اعضاء کی خرابی سے واقع ہوتی ہے۔ بچوں میں امراض معدے کا باعث کچھ تو ماں کی غذا سے متعلق ہے۔ اور کچھ بچہ کے تغذیہ

ہے۔ اور ان ہر دو امور کا ازالہ بھی تھوڑی سی توجہ سے ممکن ہے۔

جب بچہ اپنی ماں کا دودھ پیتا ہو۔ تو ان امراض کا باعث ماں کی روائت غذا غلاظت دانتوں کی خراش، اور سردی و گرمی کے اثرات ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے ہر ماں کا فرض ہے کہ جب تک وہ اپنے بچے کو خود دودھ پلاتی ہو۔ وہ اپنی خوراک اچھی اور مرغوب طبع کھائے، دودھ اور پھلوں کا استعمال رکھے۔ باسی سڑی بسی، غلیظ اور نفاخ اشیاء سے پرہیز رکھے۔ اگر وہ خود کسی مرض سے بیمار ہو تو اپنا دودھ بچے کو نہ دے۔ ہر قسم کے غم و غصہ، فکر و تشویش سے علیحدہ رہے۔ تیل کی بنی ہوئی اشیاء، ترشی، اچار، چٹنی اور کچے پھلوں سے پرہیز کرے۔ اس کے علاوہ اسے حتی الوسع مسہل ادویہ اور کثرت مباشرت سے بھی پرہیز رکھنا چاہیئے۔ اور حالت حمل میں اپنے بچہ کا دودھ چھڑا دینا چاہیئے۔

ماں کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچہ کو وقت مقررہ پر دودھ پلانے کی عادت ڈالے۔ تاکہ اس کا معدہ پہلا پیا ہوا دودھ ہضم کر سکے۔ اور سوء ہضم پیدا نہ ہو۔ اس کے علاوہ چاہیئے۔ کہ وہ اپنا اور بچہ کا بدن، لباس، بستر اور لحاف وغیرہ پاک و صاف رکھے۔ بچے کو مکھیوں اور مچھروں سے بھی محفوظ رکھے۔ گھر میں گندگی اور غلاظت کو جمع نہ ہونے دے۔ اور اپنے بچے کو مناسب لباس و تدابیر سے، سردی و گرمی کے اثرات، سرد ہوا کے جھونکوں اور گرم لو کی زد سے محفوظ رکھے

۲:۔ جب بچہ کا دودھ چھڑا دیا جاتا ہے۔ تو بچوں کا معدہ خوراک کی یکایک اور اچانک تبدیلی سے بگڑ جاتا ہے۔ اور کبھی اسے ضرورت سے زیادہ کھلانے یا نامناسب اور ناموافق خوراک دینے سے دست، قے، ہیضہ وغیرہ کے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ ہوشیار مائیں مرض کے اصل سبب کو دریافت کر کے اس کے ازالہ کی کوشش کرتی ہیں۔ اور بچہ کی غذا میں مناسب تصرف کر کے اس کی صحت کو بحال کر لیتی ہیں۔

تغذیہ اطفال کے متعلق ہم نے رسالہ پرورش اطفال میں مفصل ہدایات لکھی ہیں، انہیں ملحوظ رکھیں، تاکہ بچہ معدہ و انتڑیوں کے امراض سے محفوظ رہے۔

اب ہم ذیل میں ان کثیر الوقوع امراض کا طبی علاج بھی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

تیر بہدف مجربات امراض معدہ و امعاء

قبض ۱۔ قبض ام الامراض ہے۔ جب بچہ کو قبض عارض ہو۔ تو اس کی غذا میں اصلاح کریں

تازہ پھلوں کا پانی پلائیں۔ مثلاً آب سنگترہ۔ آب مالٹا۔ آب سیب۔ آب انگور وغیرہ دیں
اگر ان تدابیر سے قبض دور نہ ہو۔ تو کسٹرائل ۲ ڈرام پلائیں۔ یا مندرجہ ذیل نسخہ جات میں سے کسی ایک کا استعمال کرائیں۔

۱:- کالادانہ ۳ ماشہ۔ نمک لاہوری ۳ ماشہ۔ زنجبیل ۱ ماشہ۔ سفوف بنالیں۔ خوراک ۲ سرخ ہمراہ عرق بادیاں دیں۔

۲:- پوست ہلیلہ زرد۔ سنائے مکی۔ گل سرخ۔ بادیان۔ نمک۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ سفوف بنالیں خوراک ۲ رتی ہمراہ عرق سونف دیں۔

۳:- سنائے مکی ۲ ماشہ۔ اصل السوس ۲ ماشہ۔ بادیان ایک ماشہ۔ گندھک آملہ سار ایکماشہ کوزہ مصری ۶ ماشہ۔ سفوف بنالیں۔ خوراک ۲ رتی۔

۴:- سہاگہ شگفتہ۔ الائچی کلاں۔ ریوند چینی۔ ہموزن سفوفاً خوراک ۲ سرخ۔

۵:- بلیلہ۔ آملہ۔ ہلیلہ سیاہ۔ فلفل دراز۔ نمک سیاہ۔ شکر تری۔ ہموزن سفوفاً خوراک ۱ - ۲ سرخ۔

۶:- کیلیفورنیا۔ فگ سیرپ (شربت انجیر) بقدر ۲ منم ہمراہ عرق بادیاں دیں۔

۷:- ہلیلہ سیاہ ۲ تولہ۔ زرنباد تولہ۔ بادیان تولہ۔ سہاگہ بریاں ۶ ماشہ۔ پانی کے ہمراہ حبوب بقدر دانہ فلفل سیاہ بنالیں۔ خوراک ایک گولی۔

۸:- بادیان ۴ ماشہ۔ سنار مکی ۲ ماشہ۔ پوست ہلیلہ کابلی ۲ ماشہ۔ پودینہ ۲ ماشہ۔ تربد سفید ۲ ماشہ زنجبیل ۱ ماشہ۔ نمک سیاہ ایکماشہ۔ سفوفاً خوراک ۲ سرخ۔

۹:- سنائے مکی۔ زنجبیل۔ پوست ہلیلہ زرد۔ نمک سیاہ۔ مساوی الوزن۔ سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۱۰:- ریوند چینی تولہ۔ گلسرخ تولہ۔ نمک سیاہ ۶ ماشہ۔ سفوفاً خوراک ۲ رتی ہمراہ عرقبادیان

سوء ہضم (ہاضمہ کی خرابی) اور نفخ شکم (اپھارہ)

۱:- دانہ الائچی۔ زنجبیل۔ قرنفل۔ زیرہ سیاہ۔ ہموزن سفوفاً خوراک ایکرتی۔

۲:- زنجبیل۔ سوڈا بائیکارب۔ ریوند چینی ہموزن سفوفاً۔ خوراک ۱ رتی

۳:- پوست ہلیلہ۔ پوست آملہ۔ اجوائن۔ بادیان۔ زنجبیل۔ سیندھا نمک۔ زیرہ سیاہ۔ نمک طعام۔ ہموزن سفوفاً۔ خوراک ۲ رتی

۴ :- پوست ہلیلہ۔ زنجبیل۔ بادیان۔ پوست درخت اندرجو۔ فلفل دراز۔ سیندھا نمک نوشادر ہموزن سفوفاً۔ خوراک ۲ رتی۔

۵ :- ریوندچینی ۲ ماشہ۔ زنجبیل ۲ ماشہ۔ گل بابونہ ۴ ماشہ سفوفاً۔ خوراک ایک رتی۔

۶ :- تخم کرفس۔ سعد کوفی۔ زیرہ کرمانی۔ ہموزن سفوفاً خوراک ایک رتی۔

۷ :- عود۔ قرنفل مصطگی۔ آملہ منقی۔ گل سرخ ہرایک ۵ ماشہ۔ ریوندچینی ۲ ماشہ کشنیز خشک ۲ ماشہ۔ طباشیر ۳ ماشہ۔ سفوفاً خوراک ۲ سرخ۔

۸ :- دارچینی ۵ ماشہ۔ فلفل سیاہ۔ ۳ ماشہ آملہ سار ۲ تولہ۔ دار فلفل تولہ سفوفاً خوراک ایک رتی

۹ :- دانہ الائچی کلاں ۳ ماشہ۔ دارچینی ۶ ماشہ۔ ناگ کیسر ماشہ۔ فلفل سیاہ تولہ۔ فلفلدراز ۱تولہ۔ زنجبیل ۱۰ تولہ۔ سفوفاً خوراک ۱ رتی۔

۱۰ :- زنجبیل ۵ ماشہ۔ زیرہ سفید ۴ ماشہ دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ۔ فلفل سیاہ ۲ ماشہ فلفل دراز ۱ ماشہ۔ آملہ سار ۹ ماشہ۔ آب لیموں کے ہمراہ ایک روز کامل کھرل کرکے سفوف بنالیں۔ خوراک ۱ سرخ۔

۱۲ :- غنچہ مدار۔ فلفل سیاہ۔ نمک سیندھا۔ زنجبیل۔ فلفل دراز۔ نوشادر۔ ترپھلا ہموزن سفوف بنالیں۔ خوراک ۱ رتی۔

اسہال یا دستوں کی بیماری

۱ :- لود۔ اندرجو۔ آملہ۔ کشنیز خشک۔ مشک بالا۔ ناگرموتھہ۔ ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۲ :- بیلگری۔ گل دھاوا۔ مشک بالا۔ گج پیپل۔ لودھ پٹھانی۔ ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۳ :- مازو ۷ ماشہ۔ افیون ۲ سرخ۔ دارچینی ۳ ماشہ سفوفاً خوراک نصف رتی۔

۴ :- پارہ مصفےٰ تولہ۔ آرد اصل السوس ۵ تولہ۔ گلقند ۵ تولہ۔ اس قدر کھرل کریں کہ خشک سفوف ہوجائے۔ خوراک ½ رتی۔

۵ :- طباشیر۔ کہربا۔ دانہ ہیل۔ عود غرقی۔ مصطگی۔ سنبل الطیب ہموزن سفوفاً خوراک ایک سرخ ہمراہ رب بہی دیں۔

۶ :- دارچینی ۴ ماشہ۔ اندرجو ۲ ماشہ کھریا مٹی ۱ ماشہ سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۷ :- انیسون۔ تخم کرفس۔ فلفل دراز ہرایک ایک تولہ افیون ۳ ماشہ سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۸ :- خس۔ بیلگری۔ گل دھاوا۔ اندرجو شیریں۔ ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۹ :- غنچہ انار ایک عدد۔ جوز بوزا ایکماشہ۔ افیون۔ چاکسو۔ رسوت۔ نرکچور۔ زیرہ سفید ہلدی خراشیدہ۔ کونپل نیم۔ کونپل ببول ہر ایک ایکماشہ۔ اجزاء کو خوب کھرل کر کے سفوف بنالیں۔ خوراک ۱ سرخ۔

۱۰ :- ایک سیب کشمیری میں قرنفل گاڑدیں۔ اور سایہ میں خشک کرلیں۔ پھر ان قرنفل کو نکال کر بقدر ۳ ماشہ لے لیں۔ اور ایک عدد سنگدانہ مرغ کے ہمراہ سفوف بنالیں۔ خوراک ایکسرخ

۱۱ :- جائفل ۶ ماشہ۔ افیون ایکماشہ سحق بلیغ کر کے دانہ سرسوں کے برابر گولیاں بنالیں اور ایک گولی صبح ایک شام کھلائیں۔

۱۲ :- باؤبڑنگ ایکماشہ۔ صندل سرخ ۲ سرخ سفوف بنالیں۔ خوراک ایکسرخ

۱۳ :- توتیا سبز۔ افیون ہموزن سفوف بنالیں۔ خوراک ۱ چاول۔ مزمن اسہال میں اکسیر ہے

۱۴ :- خشخاس۔ حب الاس۔ کندر۔ سعد کوفی۔ ہموزن سفوفاً۔ خوراک رتی۔

۱۵ :- صمغ عربی بریاں۔ بیلگری بریاں۔ ناگرموتھ۔ خس ہموزن سفوفاً خوراک ۱ رتی۔

۱۶ :- مروارید ناسفتہ ۲ سرخ۔ زہرمہرہ خطائی ۲ ماشہ۔ سنگِ یہود ۲ ماشہ نارجیل دریائی ۲ ماشہ پوست ہلیلہ زرد ۳ ماشہ۔ مغز تخم نیلوفر ۶ ماشہ۔ طباشیر ۲ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ زرورد ۲ ماشہ۔ عرق گلاب ۱۰ تولہ۔

سب اجزاء کو خوب باریک کر کے عرق گلاب سے سحق بلیغ کر کے حبوب بقدر دانہ مونگ بنالیں۔ عندالضرورت ایک گولی ہمراہ عرق گلاب دیں۔

۱۷ :- طباشیر تولہ۔ کہربا تولہ۔ مغز کنول گٹہ تولہ۔ تخم حماض تولہ۔ مصطگی تولہ۔ الائچی خورد تولہ الائچی کلاں تولہ۔ زیرہ سفید تولہ۔ مروارید ۱ ماشہ۔ ورق نقرہ ۱۰ عدد۔ کوزہ مصری تولہ سفوفاً خوراک ۲ رتی

۱۸ :- زرورد ۱½ ماشہ طباشیر ۱½ ماشہ۔ قرنفل۔ سہاگہ ہر ایک سوا ماشہ۔ دانہ ہیل خورد کھتہ سفید ہر ایک ۱½ ماشہ۔ مغز تخم کنول گٹہ ۳ عدد۔ آب زلال آہک آب نارسیدہ ۶ ماشہ اجزاء کو سحق بلیغ کر کے حبوب بقدر دانہ فلفل سیاہ بنالیں۔ اور بچہ کو ایک ایک گولی ساعت بساعت دیں۔

۱۹ :- بیلگری۔ زنجبیل۔ جائفل۔ ناگ کیسر۔ دانہ الائچی کلاں۔ ہموزن سفوفاً خوراک ۲ رتی ہمراہ جوشاندہ کو کنار دیں۔

۲۰- نیلہ تھوتھہ ۱ سرخ - صمغ عربی ۴ سرخ - طباشیر ۱ ماشہ سفوفاً خوراک ۲ برنج ہمراہ دوغ گاؤ -

پیچش مروڑ

۱:- رال - کتھ سفید - بیلگری ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ
۲:- بارتنگ ۲ ماشہ - کو عرق گلاب ۲ تولہ میں جوش دیکر مصری ملاکر پلائیں -
۳:- پارہ مصفیٰ - گندھک آملہ سار ہر ایک ایک ماشہ ہر دو کو کجلی کرلیں - پھر اس میں ناگر موتھا افیون - اندرجو - گل دھاوا - موچرش - بیلگری - لودھ پٹھانی ہر ایک ایکماشہ ملاکر دو یوم سحق بلیغ کریں - اور سفوف بناکر محفوظ رکھیں - خوراک ۱ چاول -
۴:- سہاگہ - افیون - شنگرف ہموزن آب لیموں میں دو روز سحق بلیغ کر کے سفوف بنالیں خوراک ایک چاول -
۵:- کتھ سفید تولہ - بیلگری تولہ گرس ۲ ماشہ - سوڈا بائیکارب ۳ ماشہ - ریوندچینی ۲ ماشہ الائچی ۲ ماشہ - زنجبیل ۲ ماشہ - افیون ۲ گرین - سفوفاً خوراک ۱ سرخ -
۶:- کتیرا تولہ - نشاستہ ۲ تولہ - صمغ عربی تولہ سفوفاً خوراک ایکسرخ -
۷:- آملہ منقیٰ ۲ تولہ - مصطگی رومی تولہ - پارہ مصفیٰ تولہ - تمام ادویہ کو ملاکر دو تین دن خوب کھرل کریں - اور سفوف بنالیں - خوراک ۲ برنج -
۸:- شنگرف رومی - افیون - ناگرموتھہ - اندرجو - جائفل - مشک کافور ہموزن سب اجزاء کو جوشاندہ کوکنار کے ساتھ ایک دن کامل کھرل کر کے حبوب بقدر دانہ مسور بنالیں - ایک گولی روزانہ دیں -

قے مفرط - (قے کی زیادتی)

۱:- دارچینی - الائچی خورد - تیج پتر - ناگ کیسر - ہموزن سفوفاً - خوراک ۱ سرخ -
۲:- فلفل دراز - پیلامول - چترہ - زنجبیل ہموزن سفوفاً - خوراک ۱ سرخ
۳:- کیاوڑ ایک سرخ - سوڈا بائیکارب ۱ ماشہ سفوفاً خوراک نیم رتی - ہر گھنٹہ بعد دیں -

۴:- ٹنکچر آئیوڈین رکٹی فائیڈ ۲ بوند- ایک اونس پانی میں ملاکر چمچہ چمچہ دوا ہر نصف گھنٹہ بعد دیتے رہیں۔

۵:- وائنم اپیکاک ۴ منم ایک اونس پانی میں ملاکر چمچہ چمچہ دوا ہر نصف گھنٹہ بعد دیتے جائیں۔

۶:- بچے کے سر پر برف سے سرد کردہ مکھن لگائیں۔ اور عرق بید مشک میں شربت انار ملا کر برف سے سرد کرکے دیں۔

۷:- زہر مہرہ خطائی۔ نارجیل دریائی ہموزن عرق بید مشک میں گھس کر چٹائیں۔

۸:- صندل سفید۔ نرکچور۔ الائچی خورد۔ مساوی الوزن سفوفاً خوراک رتی۔

۹:- مروارید ناسفتہ ۴ سرخ۔ زہر مہرہ ۶ ماشہ۔ نارجیل دریائی ۶ ماشہ۔ طباشیر ۶ ماشہ حجر الیہود ۶ ماشہ۔ پوست ہلیلہ زرد ۶ ماشہ۔ دانہ الائچی خورد ۶ ماشہ۔ زرورد ۶ ماشہ مغز کنول گٹہ ۶ ماشہ۔ روح کیوڑہ میں ۳ یوم اجزاء کو سحق کرکے سفوف یا حبوب بنالیں۔ اور ایک ایک رتی صبح و شام دیں۔

۱۰:- زہر مہرہ خطائی۔ نارجیل دریائی۔ فلفل گرد سفید۔ صندل سفید۔ پوست بیخ مدار ہموزن لیکر ۳ یوم عرق گلاب میں پھر ۳ یوم عرق بید مشک میں سحق بلیغ کرکے حبوب بقدر دانہ فلفل سیاہ بنالیں۔

ایک ایک گولی گھنٹہ گھنٹہ بعد دیں۔ یہ گولیاں بچوں کے ہیضہ میں بھی اکسیر ہیں۔

مٹی کھانے کی عادت

۱:- بادیان ۵ ماشہ۔ انیسون ۳ ماشہ۔ تخم کرفس ۳ ماشہ۔ کباب چینی ۵ ماشہ۔ اجوائن ایکماشہ سفوفاً خوراک ۱ سرخ۔

۲:- کے اولین تولہ۔ اولیم جوفی پرہ ۵ بوند سفوفاً خوراک ۱ یا ۲ رتی۔

عطاش — تاؤ پڑنا۔ پیاس کی شدت

۱:- طباشیر ۱ ماشہ۔ کہربا ۱ ماشہ۔ زہر مہرہ خطائی ۴ سرخ مروارید ۴ سرخ سفوفاً خوراک ۱ سرخ ہمراہ شیرہ خرفہ و شربت انار دیں۔

۲:- طباشیر ا ماشہ. کہربا ا ماشہ. جوکے ستو ۲ ماشہ. زمرد سائیدہ ½ سرخ. مروارید ناسفتہ ۲ بمرنج زرورد ۴ رتی - سفوفاً خوراک ا سرخ .

۳:- طباشیر ۲ ماشہ - زیرہ سفید ۴ ماشہ - سفوفاً خوراک ۲ سرخ ہمراہ عرق بید مشک وکیوڑہ دیں -

۴:- مغز کنول گٹہ کی سبزی سفوفاً خوراک نصف برنج ہمراہ عرق گاؤزباں دیں -

۵:- مروارید ناسفتہ - ورق طلا ہموزن عرق بید مشک میں ۲ پوم کھرل کرکے سفوف بنالیں - خوراک ا چاول -

موسمی امراض

سال کے مختلف موسموں میں بچوں کو خاص خاص عوارض بھی زیادہ ہوتے ہیں - مثلاً موسم سرما کے ابتدا میں زکام اور کھانسی کا مرض زیادہ ہوتا ہے - بدن سست رہتا ہے - اور بھوک زائل ہو جاتی ہے - پھر جوں جوں سردی کا موسم بڑھتا ہے - پھیپھڑوں کی بیماریاں بڑھنے لگتی ہیں -

موسم بہار میں خسرہ سرخ بخار چیچک - موتی جھارا - وغیرہ امراض پھیلتے ہیں -

موسم گرما میں معدہ کی شکایات ، اسہال ہیضہ - پیچش اور ٹائیفائیڈ زیادہ ہوا کرتے ہیں - چنانچہ تشخیص مرض میں موسم کی حالت کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے

اس کے علاوہ بعض خاندانوں کے بچوں میں خاص خاص امراض کا رجحان پایا جاتا ہے جو پہلے بچے سے شروع ہو کر اس کے بعد کے ہر بچہ پر خاص عمر میں حملہ کرتا ہے - مثلاً

(۱) سوکھا مسان (اٹھرا) (۲) ڈبہ - نمونیا - (۳) کالی کھانسی

(۴) استسقاء الراس - (۵) خنازیر

چنانچہ جن خاندانوں میں ایسے امراض کا رجحان پایا جائے - ان میں بچوں کی نگہداشت زیادہ مستعدی سے ہونی چاہیئے - اور جب ماں ایسے بچے کی چال یا شکل میں کوئی تبدیلی دیکھے - یا گردن کی گلٹیوں میں سوجن اور ورم معلوم کرے یا بلا وجہ اپنے بچے کو لاغر ہوتا دیکھے یا اس کے بچے کو تشنجی کھانسی شروع ہو جائے - یا اس کا سر بڑا ہونے لگے - تو چاہیئے کہ فی الفور

ڈاکٹر کا مشورہ لے اور اس کی ہدایات پر عمل کرے۔

سینے کے امراض

جب بچہ صحت کی حالت میں ہو تو اس کا سانس یکساں ہوتا ہے۔ اور وہ با امن طریق پر باقاعدگی ہم آہنگی اور خاموشی سے اس طرح سانس لیتا ہے۔ کہ آواز سنائی نہیں دیتی لیکن اگر ہوا کی نالیاں یا پھیپھڑوں میں ورم ہو تو۔ چند ہی گھنٹوں میں سانس جلد جلد اور تیزی سے آنے لگتا ہے۔ کبھی تنفس کی آواز بھی سنائی دینے لگتی ہے۔ ان حالات میں بچے کے پھیپھڑوں کی طرف فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بچوں میں سینے کے امراض بہت خوفناک ہوتے ہیں۔ اور ان امراض کا اثر بدن کے ان حصوں پر پڑتا ہے۔ جو زندگی کو برقرار رکھتے ہیں۔

ننھے بچوں میں برنکو نمونیا یا برنکائیٹس (کھانسی) کثیر الوقوع امراض ہیں۔ چنانچہ جب بچہ سردی یا ٹھنڈی ہوا میں شام کے وقت رہا ہو۔ یا جب کئی دن تک اسے زکام رہا ہو بار بار کھانسی بدن گرم اور چہرہ سرخ ہو، تو ان امراض کا شبہ کرنا چاہیئے۔

برنکو نمونیا میں بچہ حملہ مرض کے بعد تھوڑی دیر سوتا ہے۔ اور جب جاگتا ہے۔ تو اس مرض کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اسے بخار ہوتا ہے۔ اور سانس جلد جلد لیتا اور بار بار کھانستا ہے غرض جب یہ علامات ظاہر ہوں تو بچے کو فی الفور وائنم اپیکاک ۵ بوند شہد میں ملا کر چٹا دیں۔ اور اگر سانس جلد جلد آ رہا ہو تو برانڈی ۱۰ بوند ہمراہ پانی ایک چمچہ پلاویں۔ یا ڈاکٹر کا مشورہ لیں۔

زکام

بچوں کا زکام معمولی مرض نہیں۔ کیونکہ اسی سے نمونیا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب بچہ کو زکام عارض ہو۔ اسے سرد ہوا سے بچانا ضروری ہوتا ہے۔

ابتداءِ زکام میں پاشویہ کرانا، کسٹرائل کا جلاب دینا مفید ہے۔ اس کے بعد یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

پوٹاسیم سائٹریٹ	۱۵ گرین	وائنم اپیکاک	۵ منم
سوڈا سیلی سلیٹ	۱۰ گرین	لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ	۲ ڈرام

سیرپ ٹولو ۸ ڈرام ایکوا کمفر ایک اونس

مکسچر بنالیں۔ اور ایک ایک ڈرام کی مقدار میں ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں۔

یا تالیس پتر۔ پیپل۔ کاکڑاسینگی۔ برابر وزن پیس کر سفوف بنالیں۔ اور شہد میں ملاکر چٹائیں۔

اگر بچہ شیر خوار ہو تو ماں کو چاہیئے۔ کہ وہ سرد اور ترش اشیاء نیز تیل اور چٹنی وغیرہ سے پرہیز کرے۔

ورم لوزتین

کبھی بچوں کو کھانسی بوجہ ورم لوزتین یا ورم لہات بھی عارض رہتی ہے۔ چنانچہ جب بچہ کو بار بار خشک کھانسی اٹھے تو اس کے حلق اور گلے کا معائنہ کرنا چاہیئے۔ اگر حلق سرخ اور متورم ہو تو اس کے گلے میں بورو گلیسرین لگانی چاہیئے۔

بعض بچوں کو سونے سے پہلے کچھ دیر تک خشک کھانسی ہوتی رہتی ہے۔ جس سے بچہ بہت بے آرام ہوتا ہے۔ یہ کھانسی گھنٹہ دو گھنٹہ بعد خود بخود بند ہو جاتی ہے۔ اور پھر ساری رات آرام رہتا ہے۔ اس کا باعث عموماً نقص تغذیہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسے بچے کی غذا کی اصلاح کریں۔ اسے کوئی سخت شے کھانے کو نہ دیں۔ کسی میٹھے پھل کا رس پلائیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ گلوکوس پانی میں حل کر کے پلائیں۔ دوائے چرائتہ ۱ ماشہ اور دارچینی ۱ ماشہ پانی میں جوشدیکر صاف کر کے مصری سے شیریں کر کے پلائیں۔

نمونیا اور پلوریسی

نمونیا اور پلوریسی میں کھانسی کا ہونا ان امراض کی ایک علامت ہے۔ یہ ہر دو امراض چونکہ بچوں میں نہایت خطرناک ہوتے ہیں۔ اس لئے جب ان امراض کی علامات کا ظہور ہو۔ تو بچے کے معالجہ کی طرف فی الفور توجہ کرنی چاہیئے۔

علامات:۔ ابتداء میں دو تین روز تک بچے کو معمولی کھانسی یا زکام رہتا ہے۔ پھر یہ کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ جس کے ساتھ اسے بخار بھی رہتا ہے۔ سانس جلد جلد اور پے در پے آنے لگتا ہے بچہ پستان کو منہ میں لیتا ہے۔ مگر چوچی کو چھوڑ کر کھانسنے لگتا ہے۔ پھر دودھ پینے کی کوشش

کرتا ہے۔ اور مشکل سے چند گھونٹ لے سکتا ہے۔
بچے کی رات بہت بے آرام گذرتی ہے۔ شدت مرض میں اسے پیاس لگتی اور سانس کے ساتھ اس کے نتھنے پھولتے اور آواز آتی ہے۔ اگر بچے کو قے ہو جائے۔ تو لیسدار اور غلیظ بلغم نکلتا ہے۔ بچے کا بدن گرم اور خشک ہوتا ہے۔ اس کی زبان اور ہونٹ بھی سرخ اور خشک ہوتے ہیں۔ لیکن پیشانی پر اکثر پسینہ آجاتا ہے۔ اگر سانس لیتے وقت بچے کی پسلیوں میں گڑھا پڑے تو پلوریسی رڈبہ) ہے۔ اگر سانس کم اور تیز تیز آتا ہو تو نمونیا ذوات الریہ) ہے۔

یہ ہر دو امراض بچوں میں نہایت خطرناک ہوا کرتے ہیں۔ خاص کر جب کہ ان کا حملہ خسرہ، چیچک یا ٹائیفائیڈ کے بعد ہوا ہو۔ اس لئے ان کا علاج کسی ہوشیار ڈاکٹر سے کرانا چاہیئے۔

علاج:۔ بچے کو گرم بستر میں لٹائے رکھیں۔ کمرے میں روشنی اور تازہ ہوا کا پورا انتظام ہو۔ ابتداء مرض میں وائنم اپیکاک ۵۔ ۵ بوند ہمراہ شہد چٹائیں۔ تاکہ ایک قے ہو کر بلغم خارج ہو جائے۔ اور بچے کے سینہ پر پیپرمنٹ ٹرپن ٹائن کی مالش کریں۔

جب سانس جلد جلد آنے لگے۔ اور بخار تیز ہو جائے۔ تو یہ نسخہ استعمال کریں۔

امونیا کارب	۴ گرین	وائنم اپیکاک	۱۰ منم
پوٹاشیم سائیٹریٹ	۱۵ گرین	سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی	۲۰ منم
لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ	۲ ڈرام	سپرٹ وائنی گیلیے سائی	۱ ڈرام
ٹنکچر ڈیجی ٹیلیس	۵ منم	سیرپ ٹولو	۱ درام
ایکوا کمفر	ایک اونس	. . . .	. . . . .

مکسچر بنالیں۔ اور ۸/۱ حصہ دوا ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں۔
یہ دوا ڈاکٹر کے مشورے سے برابر دیتے رہیں۔ یہانتک کہ بچہ تندرست ہو جائے۔
دیسی دواؤں میں کشتہ بارہ سنگھا ایک چاول شہد میں ملاکر چٹائیں۔ اور صمغ عربی ایکماشہ کتیرا ایکماشہ۔ مغز بہدانہ ۱ ماشہ۔ رب السوس ۲ ماشہ۔ شہد ۵ ماشہ میں ملاکر چٹاتے رہیں۔
اسی طرح برگ اڑوسہ۔ کاکڑا سینگی۔ دارفلفل۔ شکر تیغال ہموزن کا سفوف ہمراہ شہد چٹانا مفید ہے۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ جب بچہ کو ایکدفعہ یہ مرض ہو جائے۔ اسے یہ پھر بھی ہو جایا کرتا ہے۔ اس لئے جس بچہ کو نمونیا یا پلوریسی ہو چکی ہو۔ اس کی زیادہ خبرداری کرنی چاہیئے۔ چنانچہ ایسے بچے

کو سرد ہوا سے محفوظ رکھیں۔ اس کی چھاتی کو گرم رکھیں۔ اور طاقت کے لئے سکاٹ ایملشن آف کاڈلیور آئل پلائیں۔

مجربات

کھانسی اور کالی کھانسی۔ سعال وشہیقہ

۱:- ناگرموتھہ۔ اتیس۔ کاکڑا سینگی۔ فلفل دراز۔ ہموزن سفوفاً۔ خوراک ۱ سرخ۔

۲:- اصل السوس۔ شکر تیغال۔ کاکڑا سینگی۔ بیج چرچٹہ ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۳:- کاکڑا سینگی ۷ ماشہ زنجبیل ۲½ ماشہ۔ فلفل دراز ۲½ ماشہ سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۴:- زنجبیل۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ کاکڑا سینگی۔ پھوکر مول۔ پوست ہلیلہ۔ آملہ۔ سیاہ نمک نمک سانبھر۔ جواکھار ہموزن۔ سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۵:- وائنم اپیکاک ۵ منم شہد ۱ ماشہ لعوقاً

۶:- مغز کرنجوہ۔ فلفل دراز ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۷:- رب السوس۔ صمغ عربی۔ کاکڑا سنگی ہر ایک ۲ ماشہ۔ ایرسا ½۱ ماشہ فلفل سیاہ ۱ ماشہ ایکسٹریکٹ بیلاڈونا ۱ سرخ۔ سفوفاً خوراک ۱ سرخ۔

۸:- کاکڑا سنگی۔ اجوائن خراسانی۔ نمک سانبھر۔ پیپلا مول۔ ملیٹھی۔ ہموزن سفوفاً خوراک ۱ رتی

۹:- اصل السوس۔ زنجبیل۔ نوشادر۔ فلفل دراز۔ نبات سفید ہموزن سفوفاً خوراک رتی

۱۰:- کاکڑا سنگی۔ پیپلا مول۔ نمک ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ۔

۱۱:- رب السوس ۹ ماشہ۔ فلفل سیاہ ایکماشہ۔ نوشادر ۲ ماشہ اپیکاک ایک ماشہ سفوفاً۔ خوراک ۱ سرخ

۱۲:- پھلی املتاس کو جلا کر کوئلہ کرلیں۔ اور سفوف بنا کر محفوظ رکھیں۔ خوراک ۱ رتی ہمراہ شہد

۱۳:- پیپل خورد۔ پیپلا مول۔ بلیلہ۔ زنجبیل ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ ہمراہ شہد دیں۔

۱۴:- زنجبیل۔ فلفل دراز۔ اتیس۔ دارچینی۔ ناگ کیسر ہر ایک ۲ ماشہ۔ تخم تلسی اصیل تولہ سفوفاً خوراک ۱ رتی ہمراہ شہد چٹائیں۔

۱۵:- طباشیر ۲ ماشہ۔ پوست آملہ ۲ ماشہ۔ بہارنگی ۲ ماشہ۔ ناگرموتھہ ۲ ماشہ۔ دارچینی ۲ ماشہ

الائچی خورد ۲ ماشہ۔ تیج پتر ۲ ماشہ۔ فلفل دراز ۱۲ ماشہ سفوفاً خوراک ۲ رتی ہمراہ شہد و گھی دیں۔

۱۶:۔ پوست ہلیلہ زرد۔ مغز کرنجوہ۔ کاکڑا سنگی۔ فلفل سیاہ۔ اصل السوس مقشر ہموزن سفوفاً خوراک ۲ سرخ۔

۱۷:۔ نوشادر۔ فلفل دراز ہموزن سفوفاً خوراک ۱ رتی ہمراہ آب برگ تلسی دیں۔

زکام و نزلہ

۱:۔ ملٹھی۔ کافور۔ ہینگ۔ صمغ عربی ہموزن سفوفاً خوراک برنج برابر ہمراہ عرق گاؤزبان دیں

۲:۔ سیلے سین۔ ڈورس پاؤڈر ہموزن خوراک ½ رتی ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔

۳:۔ برگ کنیر سفید۔ الائچی سفید۔ ہموزن نسوار بنالیں۔ اور بچہ کو سونگھائیں۔

۴:۔ گل سرس کی ہلاس بنا کر استعمال کریں

۵:۔ بادیان۔ اوسطوخودوس۔ گل بنفشہ ہر ایک ایکماشہ جوش دیکر صاف کر کے مصری ملا کر پلائیں۔

۶:۔ پوست ہلیلہ کلاں۔ کاکڑا سنگی۔ جھنجھن مکی۔ بادیان۔ اندر جو شیریں۔ اجوائن دیسی۔ نمک سیاہ۔ گل سرخ۔ زنجبیل۔ ہینگ۔ بہارنگی۔ کائفل۔ ریوند چینی۔ برگ نیم۔ باؤبڑنگ ہر ایک ایک تولہ افیون ۱ ماشہ۔ زعفران نصف ماشہ تمام دواؤں کو خوب کوٹ چھان کر عرق گلاب کے ساتھ کھرل کریں۔ اور حبوب بقدر دانہ فلفل سیاہ بنا رکھیں۔ عند الضرورت ایک گولی ہمراہ شیر مادر دیں۔

ضیق النفس و دمہ

۱:۔ تخم دھتورہ۔ فلفل دراز ہموزن سفوفاً۔ خوراک ½ چاول۔

۲:۔ زرنیخ زرد ۱ ماشہ۔ سوڈا بائیکارب تولہ۔ ایک روز کامل ہر دو ادویہ کو ملا کر سحق بلیغ کریں۔ پھر ایک برنج برابر ہمراہ مسکہ کھلائیں۔

۳:۔ سوڈا آیوڈائیڈ ۱ ماشہ۔ سوڈا بائیکارب ۲ ماشہ سفوفاً خوراک ۲ رتی۔

۴:۔ تخم دھتورہ تولہ۔ ریوند ۸ ماشہ صمغ عربی ۴ ماشہ زنجبیل ۴ ماشہ سفوفاً خوراک ۱ چاول

۵:۔ سیماب مصفٰے ۴ ماشہ۔ آملہ سار ۴ ماشہ۔ ہر دو کی کجلی کرلیں۔ پھر سہاگہ بریاں ۸ ماشہ فلفل

سیاہ ۱۶ ماشہ. فلفل دراز ۱۶ ماشہ. زنجبیل ۱۶ ماشہ. ملا کر کھرل کریں. خوراک ایک رتی ہمراہ شہد دیں۔

۶:- فلفل موبہ. کاکڑا سنگی. نمک سانبھر. ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ

۷:- کائفل. بیخ ارنڈ. کاکڑا سنگی. اجوائن. زنجبیل. کلونجی. فلفل سیاہ. فلفل دراز مساوی وزن سفوفاً. خوراک ۱ سرخ۔

۸:- کاکڑا سنگی. زنجبیل. فلفل دراز. ناگرموتھہ. پوکھر مول. نرکچور. فلفل سیاہ ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ ہمراہ آب گرم دیں۔

۹:- زنجبیل. فلفل سیاہ. فلفل دراز. سہاگہ سفید بریاں مساوی الوزن کا سفوف کر کے پان کے پانی میں ۲ یوم کھرل کر کے سفوف بنالیں. خوراک ۱ رتی۔

۱۰:- زنجبیل. کائفل. پھوکرمول. کاکڑا سنگی. بھارنگی. فلفل دراز ہموزن سفوفاً خوراک ۱ سرخ ہمراہ شہد دیں۔

۱۱:- جواکھار. مرچ سیاہ. برگ مدار ہموزن سفوفاً خوراک نصف رتی۔

ڈبۂ اطفال

۱:- تخم ستیاناسی. عصارہ ریوند ہموزن سفوفاً خوراک ۱ چاول ہمراہ مویز منقےٰ

۲:- توتیاء سبز ۱ سرخ. مغز کرنجوہ ۱۱ عدد. شحم حنظل تولہ. اجزا کو ملا کر ایک دن کامل سحق بلیغ کرلیں. خوراک ۱ برنج ہمراہ مویز منقےٰ۔

۳:- سہاگہ نیم بریاں. توتیا سبز ہموزن. خوراک ۱ برنج ہمراہ مویز منقےٰ۔

۴:- مرقسط شیریں. زیرہ سیاہ. قرنفل. حبوب بقدر دانہ مونگ بنالیں. ایک حب ہمراہ عرق گاؤ زبان دیں۔

۵:- سیرپ ویسیا کا کم ڈولوو ہائپو فاسفیٹ لعوقاً خوراک ۲۰ منم

۶:- بارہ سنگھا ۳ ماشہ. فلفل سیاہ ۵ دانہ جدوار ۲ ماشہ. تمام دواؤں کو گائے کے پیشاب میں گھسکر سینہ پر لیپ کریں۔

۷:- لونگ ۳ ماشہ. وچ ترکی ۳ ماشہ. فلفل دراز ۴ ماشہ جواکھار ۳ ماشہ. جدوار ۴ ماشہ چوک ۴ ماشہ. سہاگہ سیاہ ۳ ماشہ. تمام دواؤں کو خوب کھرل کر کے شہد کے ساتھ چھوٹی

چھوٹی گولیاں بنالیں۔ اور ایک گولی ہمراہ عرق بادیان دیں۔

۸:- سہاگہ بریاں۔ گوند ببول۔ مرمکی۔ ایلوہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ فلفل سیاہ۔ فلفل دراز۔ زنجبیل ہر ایک ۲ ماشہ۔ نیلا تھوتھہ بریاں ۱۰ ماشہ۔ قند سیاہ دوچند۔ دواؤں کو باریک کھرل کر کے قند سیاہ کے ساتھ حبوب بقدر دانہ مونگ بنالیں۔ اور ایک گولی ہمراہ شیر مادر دیں۔

۹:- کاکڑاسنگی۔ اصل السوس۔ کچور۔ سہاگہ بریاں۔ باؤبڑنگ۔ فلفل گرد۔ گاؤزبان۔ بہدانہ۔ نمک ہموزن اجزاء کو خوب کوٹ چھانکر آب برگ گگروندہ میں کھرل کر کے حبوب بقدر دانہ مونگ بنالیں۔ اور ایک گولی شیر مادر میں حل کر کے دیں۔

۱۰:- خون خرگوش بقدر ایک رتی ہمراہ شیر مادر دیں۔

آنکھ، ناک، کان اور گلے کے امراض

آنکھ

آنکھ جسم انسان کا ایک ایسا شریف عضو ہے۔ جس کی مدد سے انسان اپنی گرد و پیش کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ اور یہ ایک ایسا اہم عضو ہے کہ اگر اس میں ذرا سا بھی خلل آجائے تو وہ بڑے سے بڑے انسان کو بھی مجبور و محتاج بنا دیتا ہے۔ اندھے کی دنیا بے لذت اور بے کیف ہوتی ہے۔ اس لئے آنکھ کی حفاظت نہایت ہی ضروری شے ہے۔

نومولود بچے کی آنکھوں کو اگر تیز روشنی، غلاظت، مکھیوں اور سخت گرمی یا سخت سردی سے محفوظ نہ رکھا جائے۔ تو ان کا اثر بچے کی قوت باصرہ پر نہایت ہی برا ہوتا ہے۔ چنانچہ بہت تیز روشنی نہ صرف بچے کے طبقہ شبکیہ کو ہی خراب کر دیتی ہے۔ بلکہ بصارت کو بھی سخت نقصان پہنچاتی ہے۔

وجہ یہ ہے کہ بچے کی آنکھیں بہت نازک ہوتی ہیں۔ اور ان کے پپوٹے بھی اس قدر شفاف ہوتے ہیں کہ روشنی ان میں سے بآسانی گزر جاتی ہے۔ اس لئے ہر ماں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچے کو تیز روشنی یا دھوپ میں اس طرح سے نہ رکھے۔ کہ سورج یا روشنی کی کرنیں سیدھی بچے کی آنکھ پر نہ پڑیں۔

اسی طرح بچے کی آنکھوں کو کبھی میلے یا غلیظ پانی سے نہ دھونا چاہیئے۔ نہ ہی کسی میلے اور گندے کپڑے یا تولیہ سے اس کا منہ پونچھنا چاہیئے۔ بچے کو نہلانے دھلانے میں اس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہ صابن یا غسل کا پانی اس کے کان ناک یا آنکھ میں نہ چلا جائے۔ بچوں کی آنکھوں کو کثیف ہوا گرد و غبار اور دھوئیں وغیرہ سے بھی محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اور اُسے کسی ایسی جگہ بھی نہ چھوڑیں جہاں

خاک دھول اڑ رہی ہو۔ یا دھواں وغیرہ موجود ہو۔

جب بچہ بڑا ہو جائے۔ تو احتیاط رکھیں کہ پڑھتے لکھتے وقت اسکی نشست درست رہے۔ اور وہ اپنی گردن کو زیادہ جھکا کر نہ بیٹھے۔ بچوں کو باریک حروف کی کتابیں پڑھنے کو نہ دیں۔ اور کمزور نظر کے بچوں کو باریک بینی کے کام پر نہ لگائیں۔

بچوں کو چاند سورج اور تیز روشنی کی طرف دیکھنے سے باز رکھیں۔ نیز بچے کی کتاب اور اس کے چہرے کے درمیان بھی روشنی نہ رکھیں بلکہ روشنی ہمیشہ بچہ کی پشت کی طرف رہے۔ اور وہ اس طرح سے بیٹھے۔ کہ کافی روشنی اس کی کتاب پر پڑتی رہے۔

بچوں کو آتش بازی، سینما، اور نہایت تیز متحرک اشیاء کا دیکھنا بھی مضر ہے۔ کیونکہ ان سے آنکھیں جلد تھک کر سرخ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح انہیں زیادہ گریہ وزاری کرنے اوندھا سونے اور لیٹ کر کتاب پڑھنے سے بھی باز رکھیں۔

متعدی امراض مثلاً چیچک، خسرہ، خناق، سرخباد۔ کالی کھانسی اور ٹائیفائیڈ وغیرہ کے حملہ میں بچوں کی آنکھوں کی بہت حفاظت کرنی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آنکھوں میں زخم پیدا ہو کر زوال بصارت کا باعث ہو۔

تندرست بچوں کو آنکھوں کے مریض بچوں سے بالکل علیحدہ رکھیں۔ کیونکہ رمد، آشوب اور گکرے وغیرہ سب متعدی امراض ہیں۔ اور بیمار بچے سے تندرست کو لگ جاتے ہیں۔

بچوں کی آنکھوں کو دن میں کئی بار ٹھنڈے پانی سے دھوئیں اور صاف رکھیں۔

بچے کی آنکھ میں اگر کوئی شے پڑ جائے۔ تو اسے آنکھ پر ہاتھ رکھنے یا آنکھ کو ملنے سے روکیں اس سے آنکھ میں زخم ہو جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ اور فی الفور اس غیر شے کو نکالنے کی کوشش کریں چنانچہ آنکھ کو بورک ایسڈ لوشن سے بذریعہ ڈراپر دھو ڈالیں۔ یا آنکھ میں کسٹرائل کے چند قطرے ڈالدیں بچے کی آنکھ میں کبھی کوئی تیز دوا نہ ڈالیں۔ اور نہ کوئی ایسی دوا یا دارو استعمال کریں۔ جس کے اجزاء غیر معلوم ہوں۔

بچے کی آنکھ میں کبھی مستعملہ سرمچو سے سرمہ نہ لگائیں۔ بلکہ اس کے لئے سرمچو علیحدہ ہونا چاہیئے یا کم از کم سرمہ لگانے سے پہلے سرمچو کو اچھی طرح گرم پانی اور صابن کے ساتھ مانجھ لینا چاہیئے۔

غذا کی کمی اور رداءت بھی بچوں کی آنکھوں میں کئی امراض پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے امراض چشم کی حالت میں بچے کو عمدہ ، حید الکیموس اور زود ہضم اغذیہ کھلائیں۔ دودھ۔ انڈہ اور مکھن دیں۔

سبز ترکاریاں۔ گاجر۔ پیٹھہ اور پھلوں کا رس کھلائیں۔

چیچک اور خسرہ کی وجہ سے اکثر بچے اندھے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہر ماں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچے کو چیچک کا ٹیکہ کرائے۔ تاکہ وہ اس خوفناک مرض سے محفوظ رہے۔

بچوں کی آنکھوں میں ہر روز سرمہ لگانا، آنکھوں کو پاک و صاف رکھنا، تازہ پھلوں کا رس پلانا۔ عمدہ و حیاتین والی غذا کھلانا قوت بصارت کی حفاظت کے لئے مفید تدابیر ہیں۔

ہندوستان میں اندھوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور اندھے پن کے اسباب میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں:۔

۱:۔ نوزائیدہ بچہ کا رمد سوزاکی۔

۲:۔ خسرہ، چیچک، ٹائی فائیڈ بخار۔ کن پیڑ۔ سرخباد اور کالی کھانسی۔

۳:۔ ککرے، اپڑوال و قریب نظری

۴:۔ ورم قرنیہ اور نزول الماء

۵:۔ تیز اور خراشدار دواؤں کا آنکھ میں ڈالنا۔

۶:۔ غلاظت اور گندگی وغیرہ

۷:۔ حادثات اور چوٹ وغیرہ مثلاً چونہ، تیزاب یا دھات کے ریزوں کا آنکھ میں پڑ جانا

۸:۔ آتشک موروثی اور قلت الدم۔

۹:۔ غلط علاج اور تیز دارو کا استعمال۔

چنانچہ اندھے پن کے انسداد کے لئے ضروری ہے کہ ہم بچوں کی آنکھ کا علاج کسی لائق ڈاکٹر سے کرائیں۔ عطائیوں نیم حکیموں اور عام اناڑیوں کی دوا کبھی آنکھ میں نہ ڈالیں۔

جب بچے کی بینائی کمزور ہو رہی ہو تو فی الفور کسی ماہر معالج کا مشورہ لیں۔

بچوں کو نوکدار اور تیز کھلونے، چاقو۔ چھری، کانٹا، قینچی۔ پن وغیرہ کھیلنے کو نہ دیں۔ اور ان کے بھینگا پن اور قریب نظری کا مناسب عینک سے تدارک کریں

جب بچے کی آنکھ میں کوئی تکلیف رونما ہو، تو اس کی آنکھ کا امتحان کرنے میں نرمی سے کام لیں۔ چنانچہ اگر اس کی پلکیں سوکھی ہوئی رطوبت اور میل سے چپک رہی ہوں تو پہلے انہیں نیمگرم پانی یا دودھ سے صاف کریں۔ پھر اسے کھول کر دیکھیں۔ متورم آنکھ کو کبھی زور سے کھولنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اگر مریض کے قرنیہ پر زخم ہوگا۔ تو اس حرکت سے وہ

ضرور خراب ہو جائے گا۔

بچوں کے پپوٹوں کو بار بار الٹنا یا الٹنے میں دیر کرنا بچہ کو سخت تکلیف دیتا ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

غسول چشم

یہ محلول آنکھ کو صاف کرنے اور دھونے کیلئے مستعمل ہیں۔ نیز ان سے آنکھ کی میل کچیل کو بھی صاف کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان میں ولائتی روئی کا ٹکڑہ تر کر کے آنکھ کو صاف کریں۔ لیکن روئی کے ٹکڑے کو دوبارہ لوشن میں ہرگز نہ ڈالیں۔ نہ ہی ایک ٹکڑے سے دونوں آنکھوں کو صاف کریں:۔

۱:-	بورک ایسڈ	اڈرام	پانی مصفےٰ	ایک پاؤ
۲:-	نمک خوردنی	۳ ماشہ	پانی مصفےٰ	ایک پاؤ
۳:-	سوڈا بائیکارب	اڈرام	پانی مصفےٰ	ایک پاؤ
۴:-	سہاگہ مصفےٰ	اڈرام	پانی مصفےٰ	ایک پاؤ
۵:-	عرق گلاب	اچھٹانک	پھٹکری	۴ رتی

اگر بچہ کی آنکھ میں کوئی شے پڑ جائے۔ مثلاً مچھر۔ جالا۔ ریل کا کوئلہ۔ مٹی، دھات کا ریزہ چونہ وغیرہ تو فی الفور آنکھ کو دھو کر مندرجہ ذیل دواؤں میں سے کوئی ایک ڈالدیں۔

(۱) کسٹرائل ۔ (۲) پیرافین (۳) سفیدی بیضہ مرغ (۴) شہد خالص (۵) شیر مادر

قطورات چشم

مندرجہ ذیل لوشن بچوں کی رمد آشوب اور رکیٹ کے لئے مستعمل ہیں۔

۱:-	زنک سلفیٹ	۲ گرین	ایسڈ بورک	۱۰ گرین
	ایکوا ڈسٹلڈ	۱ اونس	ڈراپر کے ساتھ آنکھ میں ڈالیں۔	
۲:-	ایسڈ ٹینک	۱/۲ گرین	زنک سلفیٹ ،	۱/۲ گرین
	ایکوا ڈسٹلڈ	۱ اونس ۔	ڈراپر کے ساتھ آنکھ میں ڈالیں۔	
۳:-	زنک سلفیٹ	۱/۲ گرین	سوڈا بائی بوریٹ	۳ گرین

ایکوا ڈسٹلڈ	۱ اونس	ڈراپر کے ساتھ آنکھ میں ڈالیں۔	
۴:- سوڈا بائی بوریٹ	۴ گرین	سوڈا بائیکارب	۴ گرین
سوڈا کلورائیڈ	۴ گرین	ہیزلیین	۱ ڈرام
ایکوا ڈسٹلڈ	۱ اونس	ڈراپر کے ساتھ آنکھ میں ڈالیں۔	
۵:- سوڈیم سوزو آیڈول	۵ گرین	ایکوا ڈسٹلڈ	۱ اونس
۶:- سلورنا ئیٹریٹ	۳ گرین	ایکوا ڈسٹلڈ	اونس
۷:- آرجی رول	۱۰ گرین	ایکوا ڈسٹلڈ	۱ اونس
۸:- پروٹارگول	۱۰ گرین	گلیسرین	۲۰ منم
ایکوا ڈسٹلڈ	۱ اونس	ڈراپر کے ساتھ آنکھ میں ڈالیں۔	
۹:- اکری فلے وین	۱ گرین	ایکوا ڈسٹلڈ	۱ اونس

۱۰:- رسوت مصفےٰ ۱ تولہ پھٹکڑی ۱ ماشہ عرقگلاب ۱۰ تولہ اسکا آب زلال آنکھ میں ٹپکائیں

۱۱:- شورہ قلمی ۲ سرخ نمک خوردنی ۱ سرخ کافور برنج برابر عرقگلاب ۱ اونس

۱۲:- یوفریشیا ردمدر ٹنکچر ہومیوپیتھک ۱۰ منم ایکوا ڈسٹلڈ ۱ اونس

ذرورات چشم (آنکھ کے دارو)

۱:- بورک ایسڈ خفیف مقدار میں آنکھ میں برکیں۔ آشوب اور رمد کے لئے مفید ہے۔

۲:- کیلومل خفیف مقدار میں آنکھ میں برکیں گکروں اور سرخی چشم کے لئے مفید ہے۔

۳ بورک ایسڈ	۱ اونس	زنک اوکسائیڈ	۳۰ گرین
زنک سلفیٹ	۱۰ گرین	کیلومل	۱ ڈرام

ملاکر ذروراً استعمال کریں

۴:- بورک ایسڈ ۲ ڈرام کلوروٹون ۱۰ گرین ذروراً استعمال کریں

۵:- چاکسو عمدہ ۵ تولہ کو پوٹلی میں باندھ کر بکری کے دودھ میں جوش دیں۔ جب دانہ گداز ہو جائے تو نکال کر مقشر کر لیں جب خشک ہو جائے پیسکر ذروراً استعمال کریں۔

۶:- چاکسو عمدہ دبصرہ لبستہ ۵ تولہ برگ نیم تولہ۔ گندم تولہ۔ پانی ایک سیر۔ اسقدر پکائیں کہ چاکسو گداز ہو جائے۔ پھر اسے مقشر کر کے چونڈی بنالیں۔

۷:- جست شگفتہ تولہ۔ ورق نقرہ ۲۵ عدد عرق گلاب ۵ تولہ۔ کانسی کے کٹورے میں ڈال کر کانسی کے دستہ سے رگڑیں۔ جب خشک ہو جائے تو بطور چونڈی استعمال کریں۔

مراہم چشم

۱:- یلو اوکسائیڈ آف مرکری ۲ گرین ویزلین ۱ اونس
مرہم بنا کر بلوری سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ زخم چشم کے لئے مفید ہے۔

۲:- بورک ایسڈ ۳۰ گرین ویزلین ۱ اونس
مرہم بنا کر بلوری سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ زخم چشم کے لئے مفید ہے۔

۳:- زیروفارم ۱۰ گرین ویزلین ۱ اونس
مرہم بنا کر بلوری سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ زخم چشم کے لئے مفید ہے۔

۴:- آئی رول Airol ۱۰ گرین ویزلین ۱ اونس
مرہم بنا کر بلوری سلائی سے آنکھ میں لگائیں۔ زخم چشم کے لئے مفید ہے۔

ضماد چشم

۱:- رسوت۔ ہلیلہ زرد۔ ہموزن گلاب میں گھس کر آنکھ پر لیپ کریں۔ رمد اور سرخی چشم کے لئے مفید ہے۔

۲:- پوست ہلیلہ زرد۔ پھٹکری۔ رسوت۔ مردار سنگ۔ پوست خشخاش۔ ہموزن پانی میں کھرل کر کے نیم گرم لیپ کریں۔

۳:- لودھ پٹھانی ۲ ماشہ۔ پھٹکری ۱ ماشہ۔ افیون ۴ سرخ۔ گیرو ۱ ماشہ۔ رسوت ۵ ماشہ۔ کھرل کر کے آنکھ پر لیپ کریں۔

۴:- سیب کشمیری کو کوٹ پیس کر آنکھ پر ضماد کریں۔ آشوب چشم کے لئے نہایت مفید ہے۔

مخدرات چشم

یہ دوائیں اس وقت آنکھ میں ڈالی جاتی ہیں۔ جب آنکھ میں شدید درد موجود ہو۔

۱:- کوکین ہائیڈروکلور ۱۰ گرین ایکوا ڈسٹلڈ ۱ اونس

۱۲:- اٹروپین سلفیٹ ۱ گرین بورک ایسڈ ۱۰ گرین ایکواڈسٹاٹہ ۱ اونس

ورم جفن (پپوٹوں کی سوزش)

اس مرض میں پپوٹوں کے کنارے سرخ رہتے ہیں اور پلکیں گرتی جاتی ہیں۔ شدت مرض سے پلکوں کے کناروں پر زخم ہو جاتے ہیں۔ اور جب بچے کی آنکھ کو صاف کیا جائے۔ تو خون بہنے لگتا ہے۔ اگر مرض کا ازالہ جلد نہ کیا جائے۔ تو پپوٹے موٹے اور بد نما ہو جاتے ہیں۔ اور بچے کو پڑوال کا مرض ہو جاتا ہے۔

یہ مرض عموماً بدن و لباس کی گندگی، عامہ کمزوری اور خسرے وغیرہ کے حملہ سے ہوا کرتا ہے

علاج :- آنکھوں کو بورک لوشن سے صاف کریں۔ ییلو اوکسائیڈ آف مرکری کی مرہم لگائیں۔ نرکچور کو آب برگ نیم میں سحق کر کے ضماد کریں۔

شعیرہ (گوہانجنی)

یہ ایک درد کرنے والی پھنسی ہے۔ جو پلکوں کے بال کی جڑ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس میں درد جلن اور سوزش پائی جاتی ہے۔ اس کے اسباب سوء ہضم تبض اور نقص بصارت ہے۔

علاج :- اصل سبب کا ازالہ کریں۔ گوہانجنی پر سندھور اور کالی مرچ گھس کر لگائیں۔ یا موم گرم کر کے دانہ پر لگائیں۔ اور عامہ صحت کو بہتر بنانے کے لئے سیرپ ہائپو فاسفیٹ آف آئرن بقدر ۲۰ بیس ۲۰ بیس بوند دیں۔

پڑوال

آنکھوں کا یہ ایک شدید مرض ہے۔ جس کی وجہ سے آنکھ میں پھولا پڑ جاتا ہے۔ اس کا علاج جلد سے جلد کسی ماہر معالج سے کرانا چاہیئے۔

مرچ سیاہ۔ پیپل خورد۔ سفیدہ جست۔ لودھ پٹھانی۔ سہاگہ۔ مصری کالپی۔ سرمہ سیاہ۔ اٹھر سیاہ برابر وزن ایک پہر کامل کھرل کر کے محفوظ رکھیں۔ اور آنکھ میں لگائیں۔

رمد یا آشوب چشم

یہ کثیر الوقوع مرض ہے۔ جسے رمد آشوب چشم یا آنکھ دکھنا کہتے ہیں۔

اس مرض میں آنکھ میں کیچڑ بہت آتی ہے۔ پپوٹوں میں سوزش اور ورم پایا جاتا ہے، رات کو آنکھ کی رطوبات زیادہ مترشح ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صبح آنکھ کے پپوٹے کیٹ کی وجہ سے جمے ہوئے اور جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔

رمد کیوجہ سے مریض کی آنکھ میں خارش اور سوزش ہوتی ہے۔ اور آنکھ زیادہ بوجھل معلوم ہوتی ہے۔ تیز روشنی سے تکلیف میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

علاج:۔ مریض کی آنکھ کو کئی بار دن میں نمکین پانی سے دھوئیں۔ اگر آنکھ کے پپوٹے کیٹ کیوجہ سے جم جاتے ہوں، تو پپوٹوں کے کناروں پر بورک ایسڈ کی مرہم لگائیں۔

آشوب چشم کے لئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں۔ انہیں ڈراپر کے ساتھ آنکھ میں ڈالنا چاہیئے

۱:۔ پروٹارگول ۱۰ گرین ایکوا ڈسٹلڈ ۱ اونس

۲:۔ آرجی رول ۱۰ گرین ایکوا ڈسٹلڈ ۱ اونس

۳:۔ سلور نائیٹریٹ ۲ گرین ایکوا ڈسٹلڈ ۱ اونس

۴:۔ زنک کلورائیڈ ۱ گرین۔ بورک ایسڈ ۱۰ گرین ایکوا ڈسٹلڈ ۱ اونس

۵:۔ سوڈیم سوزو آیوڈول ۱۰ گرین ایکوا ڈسٹلڈ ۱ اونس

۶:۔ زنک سلفیٹ ½ گرین سوڈا بائی بوریٹ ۳ گرین ایکوا ڈسٹلڈ ۱ اونس

۷:۔ اکری فلے وین ۱ گرین سوڈا کلورائیڈ ۳ گرین ایکوا ڈسٹلڈ ۱ اونس

نوزائیدہ بچے کا رمد

نوزائیدہ بچے کو تین دن پیدائش کے بعد آشوب چشم عارض ہو جاتا ہے جس میں ہر دو آنکھیں مبتلا ہوا کرتی ہیں۔ اگر اس کا ابتدا ہی میں درست علاج کیا جائے، تو قرنیہ محفوظ رہتا ہے۔ اور اس پر زخم وغیرہ پیدا نہیں ہوتے۔ لیکن اگر علاج میں غفلت ہو تو اکثر نتائج خراب ہوتے ہیں۔ اور قرنیہ پر زخم پڑ کر آنکھ میں پھولا پڑ جاتا ہے۔

علاج۔ سلور نائیٹریٹ ۲ گرین ایکوا ڈسٹلڈ ایک اونس ملا کر آنکھ میں ڈالیں۔

گکرے

اس مرض میں پپوٹے موٹے ہو جاتے ہیں۔ اور آنکھ سے رطوبات بہتی رہتی ہیں۔

بچہ روشنی سے نفرت کرتا ہے۔ اور اس کی آنکھوں میں جلن اور سوزش رہتی ہے۔ اور قوت بصارت میں فرق آجاتا ہے۔

نتائج:۔ اس مرض کا اگر جلد علاج نہ کیا جائے۔ تو آنکھ میں زخم ہو جاتے ہیں۔ اور قرنیہ مکدر اور غیر شفاف ہو جاتا ہے۔ اگر ابتدا میں اس کا باقاعدہ علاج کیا جائے۔ تو آنکھ تندرست ہو جاتی ہے، ورنہ مریض کو پڑوال اور بیاض چشم وغیرہ عارض ہو جاتے ہیں۔

ماہیت:۔ یہ مرض نہایت متعدی ہے۔ اور مریض بچوں سے تندرست بچوں کو لگ جاتا ہے۔

علاج:۔ بچہ کا علاج کسی ہوشیار ڈاکٹر سے کرائیں۔ مندرجہ ذیل دوائیں گکروں کے لئے مفید ہیں

۱:۔ کوپر سلفیٹ ۵ گرین گلیسرین ۱ اونس

ملاکر بلوری سلائی سے گکروں پر لگائیں۔

۲:۔ کوپر و آرجنٹک آئنٹمنٹ (۱ فیصدی) گکروں پر لگائیں۔

۳:۔ گلیسرول آف ٹے نن (۵ فیصدی) کا گکروں پر لگائیں۔

۴:۔ ییلو اوکسائیڈ آف مرکری آئنٹمنٹ (۱ فیصدی) آنکھ میں لگائیں۔

۵:۔ چاکسو ایک تولہ کو سرگین خر میں دبائیں۔ پھر مقشر کرکے نبات سفید ۳ ماشہ انزروت مدبر بشیر خر مادہ ۳ ماشہ شامل کرکے خوب کھرل کریں۔ اور بطور سرمہ آنکھوں میں ڈالیں۔

گکرے کے مریضوں کو سرد ہوا، تیز دھوپ گرمی اور آگ کے قریب بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیئے اگر گکروں کا سبب نزلہ وزکام، خسرہ، چیچک۔ خناق یا خنازیر دہ ہو تو اصل مرض کا بھی ازالہ کریں۔

۶:۔ نوشادر۔ شورہ قلمی۔ شب یمانی ہموزن ملاکر جوہر اڑائیں۔ یہ جوہر ایک رتی نیلہ تھوتھہ ایک رتی عرق گلاب ۱/۲ ۲ تولہ میں حل کرکے آنکھ میں ڈراپر سے ڈالیں۔

آنکھ کا زخم

پردہ قرنیہ کا زخم بچوں میں ایک کثیر الوقوع مرض ہے۔ جس کے مندمل ہونے پر پھولا پیدا ہو کر بصارت زائل ہو جاتی ہے۔

علامات مرض کی آنکھ میں شدید درد اور سرخی ہوتی ہے۔

اسباب:۔ یہ مرض عموماً غلیظ اور غریب لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ جن کی خوراک اور سکونت اچھی نہ ہو۔ اس کے علاوہ آشوب چشم مزمن۔ رمد سوزاکی وغیرہ سے بھی آنکھ میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں

کبھی آنکھ پر چوٹ لگنے. غیر شے مثلاً لوہے لکڑی وغیرہ کے ریزے آنکھ میں پڑ جانے. گرے اور خسرہ و چیچک کی وجہ سے بھی آنکھ میں زخم ہو جاتے ہیں۔

تشخیص:۔ آنکھ کے زخم کی تشخیص کے لئے مندرجہ ذیل لوشن مستعمل ہے۔

فلورے سین لوشن (۲ فیصدی) آنکھ میں ڈالیں۔ پھر آنکھ کو ایکوا ڈسٹلڈ سے دھو ڈالیں۔ اس دوا سے قرنیہ کا زخم رنگا جاتا ہے۔ اور مقام زخم ہرے رنگ کا نظر آتا ہے

علاج: مریض بچہ کو اچھی غذا دیں۔ کاڈلیور آئل پلائیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ اور اس کے بدن لباس اور بستر کو پاک و صاف رکھیں۔

اگر زخم قرنیہ کی وجہ سے آنکھ میں درد شدید ہو تو۔ ہوما ٹروپین لوشن ڈالیں۔ اور مریض کی آنکھ پر سیاہ عینک لگائیں

زخم قرنیہ کے لئے مندرجہ ذیل لوشن آنکھ میں ڈالے جاتے ہیں:۔

۱:۔ فارمی لین	۱ منم	ایکوا ڈسٹلڈ		۱ اونس
۲:۔ اٹروپین سلفیٹ	۴ گرین	بورک ایسڈ ۔ ۸ گرین	ایکوا ڈسٹلڈ	۱ اونس
۳:۔ یلیو اوکسائیڈ آف مرکری	۲ گرین	ڈایونین		۵ گرین
ویزلین	۱ اونس	مرہم بنا کر آنکھ میں ڈالیں۔		

بیاض چشم۔ یا پھولا

طبقہ قرنیہ کے غیر شفاف مکدر یا سفید ہو جانے کو بیاض چشم کہتے ہیں۔

اسباب:۔ ورم قرنیہ۔ زخم قرنیہ۔ ثقبہ قرنیہ۔ ضرب و چوٹ وغیرہ

نتائج:۔ بیاض چشم سے آنکھ عموماً اندھی ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرض نہایت عسیر العلاج ہے

علاج:۔ یلیو اوکسائیڈ آف مرکری ۵ گرین | ڈایونین | ۸ گرین

ایسڈ بورک | ۱۰ گرین | ویزے لین | ۱ اونس

مرہم بنا کر آنکھ میں بلوری سلائی سے لگائیں۔

۲:۔ تاخن فیل۔ توتیا سبز۔ زعفران۔ ہموزن شیر ہو میں گھس کر آنکھ میں لگائیں۔

۳:۔ شب شگفتہ۔ زنجبیل۔ نمک سنگ۔ مساوی الوزن۔ سرمہ بنا کر آنکھ میں لگائیں۔

ناک کے امراض

ناک قوت شامہ کا ایک خاص آلہ ہے۔ جو چہرہ کے وسط میں واقع ہے۔ اور چہرے کی خوبصورتی اور زینت کا باعث ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے انسان کو آنکھیں اور کان دو دو عنایت فرمائے ہیں۔ اسی طرح ناک اگرچہ ظاہر میں ایک ہے۔ لیکن اس کی اندرونی ساخت بھی دو حصوں میں منقسم ہے۔

ناک آلات تنفس کا ایک نہایت اہم حصہ ہے۔ جن بچوں کی ناک چھوٹی اور تنگ ہوتی ہے یا جن کا تالو زیادہ اونچا ہوتا ہے۔ وہ ناک سے اچھی طرح سانس نہیں لے سکتے۔ جن بچوں کے ناک میں کوئی طبعی نقص ہو ان کی ذہنی... قابلیت اور قوت مدافعت مرض بھی کم ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ جن بچوں کو ورم غدہ حلقوم کا مرض ہوتا ہے۔ ان کے چہرے سے حمق اور بلاہت کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اور عموماً وہ ضعف بصارت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور جب ان غدد کو عمل جراحی سے نکال دیا جاتا ہے۔ تو ناک سے سانس بھی آسانی سے آنے لگتا ہے۔ اور بچوں کی ذہنی قابلیت اور عامہ صحت میں بھی ترقی ہو جاتی ہے۔ ناک کے امراض کیوجہ سے کبھی قوت شامہ باطل ہو جاتی ہے جس کے ساتھ ہی قوت ذائقہ بھی مفقود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ کبھی تو یہ کیفیت ناک کے ایک نتھنے میں اور کبھی ہر دو میں پائی جاتی ہے۔ اور جب یہ مرض ہر دو نتھنوں میں موجود ہو۔ تو بچے کی قوت ذائقہ میں بھی نقص آجاتا ہے۔ اور وہ لذیذ اور مزیدار چیزوں کے کھانے سے لطف اندوز نہیں ہوتا۔ ایسے مریضوں کا علاج کسی ماہر فن ڈاکٹر سے کرانا چاہیئے۔

ناک کا عضو چونکہ دماغ کے قریب واقع ہے۔ اس لئے کبھی امراض انف کے باعث بچے کو سرسام ہو جاتا ہے۔ اور کبھی تنفس کی خرابی کیوجہ وہ سل میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ناک کی حفظ ما تقدم: بچے کو کوئی ایسی شے سونگھنے کو نہ دیں۔ جس سے اسے چھینکیں آنے لگیں۔ دھواں۔ گرد و غبار۔ زیادہ گرم یا سرد ہوا بھی بچوں کے لئے مضر ہیں۔ ان سے اکثر ناک بہنے لگتی ہے۔

اسی طرح غلیظ اور گندے کپڑوں سے بچے کا ناک صاف کرنا۔ یا مریض زکام خسرہ و چیچک وغیرہ کا رومال یا تولیہ استعمال کرنا بھی ناک کی صحت کے لئے نہایت مضر ہے۔

بچے کو ناک میں انگلیاں ڈالنے سے بھی منع کریں۔ یہ نہایت بری عادت ہے اور ناخنوں

کی میل کچیل سے ناک کا بانسہ خراب ہوجاتا ہے۔ اور کبھی اس عادت سے ناک کے نتھنے پھول کر بدوضع ہوجاتے ہیں

دیدان الامعاء سوء ہضم۔ مزمن قبض ام الصبیان اور کالی کھانسی کیوجہ سے بھی بچوں کی ناک بدوضع ہوجاتی ہے۔ اس لئے ان امراض کا ازالہ بھی ضروری ہے۔

چیچک اور آتشک موروثی کیوجہ سے بھی بچوں کی ناک بیٹھ جاتی ہے۔

شیرخوار اور کمسن بچوں کی ناک کو مکھیوں اور دیگر جانوروں کے لدغ سے بھی محفوظ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ مکھیوں کے ناک پر بیٹھنے سے ناک کا بانسہ گل سڑ جاتا ہے اور ناک بدوضع ہوجاتی ہے

کمسن بچے کبھی اپنی ناک میں کسی قسم کی چیزیں داخل کرلیا کرتے ہیں۔ اگر بچے کی ناک میں کوئی غیر شے موجود ہو تو اسے فی الفور نکلوا دیں۔ ورنہ خنادیق الانف سے ریم آنے لگے گی۔

بچوں کی ناک نہایت لطیف اور نازک ساخت ہوتی ہے۔ اس لئے بچوں کو کبھی کوئی تیز دوا یا ہلاس نہ سونگھانی چاہیئے۔

ناک کی ساخت کو درست رکھنے کے لئے بچوں کو علی الصبح باغ کی سیر کرائیں۔ انہیں پاک وصاف لباس پہنائیں۔ اور کسی دوسرے شخص کے کپڑے یا تولیہ سے ان کی ناک صاف نہ کریں بچوں کو نہلاتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ تنفس کے ساتھ اس کی ناک میں صابن وغیرہ نہ چلا جائے۔ کیونکہ اس سے ناک کی غشاء مخاطی میں شدید خراش پیدا ہوجاتی ہے۔

بچوں کے ناک کے بدوضع ہونیکے اسباب

۱:۔ **چیچک**:۔ چیچک ایک نہایت متعدی اور خبیث مرض ہے۔ جس سے بچہ کا چہرہ چیچک زدہ ہوکر بدنما ہوجاتا ہے۔ اور ناک کی کریاں رغضاریف) گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے۔ چنانچہ لازم ہے کہ بچوں کو چیچک کا ٹیکہ کرایا جائے۔ تاکہ وہ اس مرض سے مامون ومصئون رہیں

۲:۔ **آتشک موروثی**:۔ آتشک موروثی کی سمیت اگر بچے کے خون میں موجود ہو۔ تو اس سے بھی بچے کی ناک بدنما ہوجاتی ہے۔ کبھی آتشک کے زہر کیوجہ سے ناک کی ہڈیاں اور کریاں گل سڑ جاتی ہیں اور تالو میں سوراخ پڑجاتا ہے۔

اس کا تدارک صرف زنا و حرام کاری کا سد باب کرنا ہے۔ اگر بچے کو آتشک موروثی کا مرض ہو تو اس کا باقاعدہ علاج کرائیں۔ تاکہ اس کی ناک بدوضع نہ ہونے پائے۔

۳:- جذام:- جذام اور کوڑھ کے امراض بھی ہندوستان میں بکثرت پائے جاتے ہیں جن کی وجہ سے ناک گل کر بیٹھ جاتی ہے۔ اس لئے کوڑھی لوگوں کے نوزائیدہ بچوں کو کوڑھیوں سے فی الفور دور کر دینا چاہیئے۔ تاکہ وہ اس مصیبت میں گرفتار نہ ہوں۔

۴ حادثات۔ ناک پر ضرب وچوٹ کا لگنا، چھت یا دریچہ سے گرجانا وغیرہ حادثات سے بھی اگر ناک پر شدید چوٹ آجائے تو بچے کی ناک بدوضع ہو جاتی ہے۔ اس لئے چھوٹے بچوں کو ہر قسم کے حادثات سے بھی محفوظ رکھنا چاہیئے۔

ناک پر امراض جسمانی کا اثر

امراض دماغ:- اگر بچے کے دماغ پر شدید چوٹ آجائے تو اس کی ناک سے سرخ یا زرد مواد بہنے لگتا ہے۔

جب بچے کو تشنجی دورے پڑتے رہیں۔ تو اس کی ناک چوڑی چپٹی ہو جاتی ہے۔

اگر بچے کے دماغ یا اس کے پردوں میں ورم ہو تو معطس دواء سے اسے چھینکیں نہیں آتیں۔

امراض حادہ میں جب مریض کی حالت ردی ہو جائے۔ تو ناک مرجھایا کرتی ہے۔

امراض:- کالی کھانسی کی وجہ سے اکثر بچے کو نکسیر پھوٹ پڑتی ہے

نمونیا میں تنفس کے ساتھ نتھنے پھولتے ہیں۔

امراض معدہ:- جب بچوں کے پیٹ میں کیڑے ہوں تو وہ متواتر اپنی ناک نوچتے رہتے ہیں

ناک کے امراض

۱:- ناک کا اگزیما:- اگزیما کے دانے جب بچے کے ناک پر نکلتے ہوں تو ان میں شدید سوزش اور خارش ہوتی ہے۔ اور ان دانوں پر غلیظ لیسدار رطوبت بطور کھرنڈ جمی رہتی ہے۔ یہ دانے جلد جلد بڑھتے رہتے ہیں۔ اور ان سے ریمدار مواد بہتا رہتا ہے۔

اسباب:- غلاظت، مکھیوں کا ناک پر بیٹھنا۔ عدم صفائی۔ ردائت غذا وغیرہ۔

علاج:- ازالہ اسباب کریں۔ بچے کو صاف ستھرا رکھیں۔ اور مقام ماؤف پر یہ مرہم لگائیں،

زنک اوکسائیڈ	اڈرام	ایسڈ بورک	اڈرام
بسمتھ کاربونیٹ	اڈرام	ذیرملین	ا اونس

ملاکر مرہم بنالیں۔ اور اگزیما پر لگائیں۔

ناک کی غشاءِ مخاطی کا ورم

یہ ایک نہایت کثیر الوقوع مرض ہے جس میں ناک کی غشاءِ مخاطی میں ورم عارض ہو کر ناک بند ہو جاتی ہے۔

علامات:۔ مرض کے حملے سے مریض کو کپکپی عارض ہو کر حرارت بدن بڑھ جاتی ہے۔ بچے کو چھینکیں آتی اور اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ پھر ناک سے رطوبت بہنے لگتی ہے۔ اور بچہ بے چین ہوتا ہے

علاج:۔ ابتدا میں ازالہ قبض کریں۔ اور بچے کی ناک میں

پیرافین لکوڈ	۱ اونس	منتھول	۵ گرین

ملاکر ایک ایک قطرہ ڈالیں۔ اور یہ نسخہ استعمال کرائیں:۔

سوڈا سیلی سلیٹ	۲ گرین	وائنم اپیکاک	۲ منم
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۵ منم	سیرپ ٹولو	۲۰ منم
ایکوا انیی تھائی	. . . . .		۲ ڈرام

ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین دفعہ پلائیں۔ ازالہ قبض کے لئے یہ دوا دیں:۔

مگنیشیا سلفیٹ	۱۵ گرین	مگنیشیا کارب	۲ گرین
سیرپ	۲۰ منم	ایکوا	۲ ڈرام

ایسی ایک خوراک صبح سویرے پلائیں۔

اگر مرض مزمن ہو تو بچے کی ناک میں مسٹول چند قطرے صبح و شام ڈالیں۔ ایسے بچوں کو کاڈلیور آئل پلانا یا کیمیکل فوڈ بقدر ۲۰۔۲۰ منم صبح و شام دینا بھی مفید ہے۔

ناک کے باقی امراض کا ذکر یہاں خارج از بحث ہے۔ کیونکہ باقی تمام امراض میں ماہر ڈاکٹر کے مشورے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے جب بچے کو کوئی خاص ناک کا مرض عارض ہو تو چاہیئے کہ فوراً ڈاکٹر کا مشورہ لیں۔

کان کے امراض

کان بھی آنکھ کی طرح قدرت کا ایک بے بہا عطیہ ہے۔ اسے علم کا دروازہ کہیں تو بجا ہے۔ جو

بچے قوت سماعت سے بہرہ ور نہیں ہوتے۔ وہ گونگے بھی ہوتے ہیں۔

کان کے ذریعہ ہم دنیا کی مختلف آوازیں سنتے ہیں اور اسی راہ سے ہم علم آموزی کرتے ہیں۔ اس کی ساخت قدرت نے نہایت اہم نازک اور پیچیدہ بنائی ہے۔ اور اسے بیرونی صدمات سے محفوظ رکھنے کے لئے عظم حجری کے اندر محفوظ کر دیا ہے۔

مختلف قوموں میں کان کی بیرونی ساخت مختلف ہوتی ہے۔ بعض قوموں کے کان چھوٹے متناسب اور خوبصورت اور بعض کے بڑے بڑے اور بدزیب ہوتے ہیں۔ اور اکثر اوقات صرف کان کی ساخت کو دیکھکر قومی امتیاز کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

کائنات عالم میں ہر قسم کی آواز ہوا کے اندر ایک ارتعاش پیدا کرتی ہے۔ اور کان کی بیرونی ساخت ان تمام امواج کو جمع کر کے کان کے سوراخ کی راہ طبل الاذن تک پہنچا دیتی ہے جس سے ہمیں آواز کا ادراک ہوتا ہے۔ کان جب تندرست اور صحیح و سالم ہو تو دماغ مختلف آوازوں کو پہچانتا اور اس کی جہت کو معلوم کر لیتا ہے۔ مختلف آوازوں سے بدن کے دوسرے حصے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم اچانک کوئی سخت آواز سنیں تو آنکھیں خود بخود بند ہو جاتی ہیں۔ اور سارے بدن میں لرزہ سا پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض آوازوں سے دردسر یا دانتوں میں ایک مکروہ کیفیت پیدا ہوتی۔

کان کی ساخت بدن کے توازن کو بھی قائم رکھتی ہے۔ چنانچہ جب اذن باطن کی ساخت میں کوئی خرابی رونما ہو تو انسان کو دوار و سدر اور قے و غثیان کے عوارض ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب کان پر چوٹ لگتی ہے۔ تو انسان چکر کھا کر گر جاتا ہے۔

آنکھوں کی طرح کان کی قوت سماعت بھی کبھی ہر دو کانوں میں یکساں ہوتی ہے اور کبھی مختلف۔ چنانچہ بعض اوقات بچہ ایک کان سے بالکل بہرہ ہوتا ہے۔

کان قوت ذائقہ میں بھی مدد دیتا ہے۔ مثلاً جب کوئی بھوکا شخص لذیذ کھانوں اور مزیدار مرغوب پھلوں کا نام سنتا ہے۔ تو اس کے منہ میں پانی آ جاتا ہے۔ اور اگر بدبو اور خراب اغذیہ کی ناخوشگواری اور کڑواہٹ کو سنتا ہے۔ تو اسے غثیان و قے ہونے لگتی ہے۔

کان کی ساخت نامرغوب آواز سے جلد تھک جاتی ہے۔ اور لطیف و مرغوب آواز سے اس میں کیفیت سرور پیدا ہوتی ہے۔ اور جس طرح آنکھیں دو ہیں۔ مگر چیز ایک ہی نظر آتی ہے اسی طرح کان اگرچہ دو ہیں۔ لیکن آواز ایک ہی سنائی دیتی ہے۔

کان کی حفاظت:- کان کی ساخت چونکہ نہایت نازک اور پیچیدہ ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت بھی صحت کے لئے نہایت اہم اور ضروری ہے۔ چنانچہ بچوں کے کان کی حفاظت کے لئے مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

۱:- ان تمام آوازوں سے بچوں کو علیحدہ رکھیں۔ جو پُر زور ہوں
۲:- گرد، غبار زیادہ گرم یا سرد ہوا سے بچوں کے کانوں کو محفوظ رکھیں۔
۳:- سوءِ ہضم- مزمن قبض- کھانسی- نزلہ- اور گلے کے امراض چونکہ کان کی قوت سماعت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا مناسب ازالہ کریں۔
۴:- بچپن میں افیون وغیرہ کھلانے سے بچوں کی قوت سماعت کند ہوجاتی ہے۔ اس لئے حتی الوسع بچے کو کبھی افیون نہ دیں۔
۵:- متعدی امراض مثلاً خسرہ، چیچک، کن پیڑ، خناق، سرخبادہ، ماشرا، ٹائیفائیڈ اور سرسام وغیرہ کے حملہ سے کانوں کو سخت نقصان پہنچنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس لئے ان امراض میں کان کی طرف بھی کامل توجہ رکھیں۔
۶:- بچوں کے کانوں کو مکھیوں اور دیگر جانوروں کی ضرر سے محفوظ رکھیں۔
۷:- اگر کسی بچے کے کان میں کوئی شے پڑ جائے۔ تو اسے فی الفور کسی ماہر ڈاکٹر سے نکلوائیں۔
۸:- ناتجربہ کار نیم حکیموں کی مشکوک اور غیر معلوم دوائیں بچے کے کان میں ہرگز نہ ڈالیں۔
۹:- اگر بچے کے کان میں کوئی دوا ڈالنی ہو تو اسے ہمیشہ نیم گرم کرکے ڈالیں۔
۱۰:- یہ بھی یاد رہے کہ کبھی بچوں کو ثقل سماعت بوجہ ردائت غذا بھی عارض ہوجاتا ہے اس لئے بچوں کو ہمیشہ عمدہ اور جید الکیموس اغذیہ دیں۔
۱۱:- اگر کسی بچے کی قوت سماعت بلا کسی ظاہری سبب کے کمزور ہو رہی ہو تو اس کے گلے کا طبی امتحان کرائیں۔
۱۲:- کان میں کبھی کوئی تیز یا سمّی دوا نہ ڈالیں
۱۳:- بعض اجہل اور احمق ملّانے یا استاد کم سن بچوں کے کان اس بے دردی سے مروڑتے یا کھینچتے ہیں کہ پردہ گوش پر صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ ایسے کم عقل استادوں کو اس فعل سے سختی کے ساتھ روکیں۔
۱۴:- بچوں کو گھاس فرش یا زمین پر بھی نہ لیٹنے دیں۔ مبادا کوئی کیڑا مکوڑہ ان کے کان

میں داخل ہو کر اذیت کا باعث ہو۔

۱۵:- اکثر عورتیں اپنے شیرخوار بچوں کو لٹا کر دودھ پلانے کی عادی ہوتی ہیں۔ لیکن اس طرح دودھ دینے سے بچوں کے کان بہنے لگتے ہیں۔ اس لئے حتی المقدور بچے کو بیٹھ کر دودھ پلانا چاہیئے۔

۱۶:- نوزائیدہ بچے کے مراکز دماغ بہت نازک اور کمزور ہوتے ہیں۔ اور وہ اونچی آواز سے ڈر جاتا ہے۔ کبھی شور و غوغا، چیخ و پکار کی آوازوں سے بچے کو تشنج یا ام الصبیان کے دورے ہونے لگتے ہیں۔ اس لئے نوزائیدہ بچے کے پاس کبھی شور و غل نہ کرنا چاہیئے۔

۱۷:- کالی کھانسی، چیچک، کن پیڑ اور آتشک موروثی کی سمیت بھی بچوں کے کانوں پر نہایت بری طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ ان امراض کا مناسب علاج کرنا چاہیئے۔

۱۸:- نوعمر بچوں کو نہلاتے وقت بھی یہ خیال رہے کہ بچے کے کان میں پانی یا صابن نہ چلا جائے نیز بچے کے کانوں کو ہر قسم کے بیرونی صدمے، میل کچیل اور سرد و گرم ہوا سے بچانا بھی ضروری ہے

بہرے پن کے اسباب

ہندوستان میں بہروں اور گونگوں کی تعداد بھی بہت کافی ہے۔ بہرا پن پیدائشی ہوتا ہے۔ یا اکتسابی، چنانچہ پیدائشی بہرے پن کے اسباب میں آتشک۔ خنازیر۔ دق وسل۔ نقرس۔ فقرالدم اور ذیابیطس کی سمیت ہے۔ جو والدین سے بچے کو وراثتاً مل جاتی ہے۔

اکتسابی نقص میں کان پر چوٹ لگنا، زخم آنا، کان سے جریان خون کا ہونا، تیز اور خراش دار ادویہ کان میں ڈالنا، خسرہ۔ چیچک، تپ محرقہ۔ ٹائیفائیڈ۔ سرسام۔ ورم لوزتین۔ سلعات و ماغ ورم طبل الاذن۔ مدت تک کان کا بہتے رہنا۔ اور ردائت غذا وغیرہ امور شامل ہیں۔ اس کے علاوہ امراض گوش کا غلط علاج۔ عطائیوں اور نیم حکیموں کی دوائیں بھی بہرے پن کا باعث ہوا کرتی ہیں۔

اگر بچے کے کان سے مدت تک ریم بہتی رہے۔ تو طبل الاذن گل سڑ کر ضائع ہو جاتا ہے چنانچہ ریم گوش بھی بہرے پن کا ایک بڑا سبب ہے۔

غرض بہرے پن سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جب بچے کے کان میں کوئی تکلیف پیدا ہو۔ تو فی الفور ڈاکٹر کا مشورہ لیا جائے۔ اور اس کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔

ہدایات علاج:- امراض گوش میں کان کے اندر دوا ڈالنے سے پیشتر کان کو رطوبت

وخارجی اشیاء سے پاک وصاف کریں۔ اور کان کو صاف کرنے کے لئے جو شئی بھی استعمال کی جائے۔ وہ نہ زیادہ گرم ہو نہ زیادہ سرد۔ بلکہ حرارت جسم کے مطابق ہونی چاہیئے۔

جب کوئی سیال دوا کان میں ڈالنی ہو تو اسے نیم گرم ڈالیں۔

بچوں میں زیادہ سرد یا زیادہ گرم دوا کان میں کبھی نہ ڈالیں۔ اس سے سرسام ہونے کا خوف ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ کبھی تیز اور خراش کنندہ دوا بھی کان میں نہ ڈالیں۔ تمام اقسام درد گوش میں گرم پانی کا سینک یا بھپارہ مفید ہے۔

کان کے اَمراَض کا عِلاج

وجع الاذن۔ درد گوش

یہ ایک مشہور مرض ہے جس میں کان کے اندر شدید درد ہوتا ہے اور بچہ نہایت بے چینی کیساتھ روتا اور بلبلاتا ہے۔ اس تکلیف کی شدت سے کبھی بچوں میں موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

علامات:۔ مریض بچہ بہت بے چین ہوتا ہے۔ اور بار بار روتا اور چلاتا ہے۔ اسے کم وبیش بخار بھی ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ بچے کو کامل آرام وسکون میں رکھیں۔ اور ازالہ قبض کریں۔ کان میں گرم پانی کا بھپارہ دیں۔ یا کان پر گرم ملٹیس باندھیں۔

۱:۔ شیر مادر میں خفیف سی افیون سوختہ حل کر کے کان میں ڈالیں۔ یا روغن بابونہ نیم گرم کر کے کان میں ڈالیں۔

۲:۔ برگ نیم۔ گل بابونہ۔ تخم خطمی۔ مرزنجوش۔ اکلیل الملک۔ پوست خشخاش۔ ہر ایک ایک ایک تولہ پانی میں جوشدیکر بھپارہ لیں۔

۳:۔ مرمکی کو بول گاؤ میں حل کر کے کان میں ڈالیں۔

۴:۔ ٹنکچر اوپیم ۲۰ منم ٹنکچر بیلاڈونا ۲۰ منم
گلیسرین ۱ اونس ملاکر چند قطرے کان میں ڈالیں۔

قروح گوش (کان کے زخم)

اسباب :- کان کی پھنسی یا ورم جب پھوٹ جاتا ہے۔ تو کان میں زخم پیدا ہوتا ہے۔

علامات :- کان سے کم و بیش ریم بہتی رہتی ہے۔ اور اس میں درد، گرانی اور خارش معلوم ہوتی ہے۔

علاج :- ۱:- کالی زیری ۱ ماشہ روغن گل ۲ تولہ میں جلا کر صاف کریں۔ اور اس تیل کے دو قطرے کان میں ڈالیں۔

۲:- انزروت۔ کندر۔ دم الاخوین۔ ہموزن سفوف کر کے شہد میں ملا کر اس میں فتیلہ تر کر کے کان میں رکھیں۔

۳:- زنک آئنٹمنٹ کان پر لگائیں۔

۴:- الیسڈ سیلی سیلک ۱ گرین ویزلین ایک اونس ملا کر زخموں پر لگائیں۔

سیلان الاذن۔ کان سے ریم کا بہنا

اسباب :- کان پر چوٹ لگنا، دانت نکلنے کا زمانہ سردی و بد ہضمی، مزاج کا خنازیری ہونا چیچک خسرہ۔ خناق یا کن پیڑ کی سمیت۔ بعض جلدی امراض۔

علامات :- بچے کو بخار رہتا ہے۔ کان کے درد کی وجہ سے رات کو نیند نہیں آتی، صماخ گوش متورم اور سرخ نظر آتا ہے۔ کان سے زرد رنگ کا غلیظ مواد بہتا رہتا ہے

خنازیری مزاج بچوں میں یہ مرض دیر تک قائم رہتا ہے۔

علاج :- اصل سبب کا ازالہ کریں۔

۱:- آب برگ نیم اور شہد ملا کر کان کو پچکاری کریں۔

۲:- مازو ۲ ماشہ باریک کر کے شراب کہنہ ۲ تولہ میں ملا کر کان میں ٹپکائیں۔

۳:- ہائیڈروجن پراوکسائیڈ ۱ اونس سپرٹ رکٹی فائیڈ ۲ ڈرام
بورک ایسڈ ۲۰ گرین۔ ملا کر کان میں ڈالیں۔ پھر کان کو صاف کر کے صماخ گوش میں گاز رکھ دیں۔

اگر بچہ خنازیری مزاج ہو تو یہ نسخہ پلائیں :- اوڈے لین ۵ منم
سیرپ فیرائی آیوڈائیڈ ۳۰ منم سیرپ کیلیائی لکٹوفاس ۴۰ منم
سیرپ ٹولو ۱ ڈرام ایکوا ۱۲ اونس

ملاکر مکسچر بنالیں۔ اور ۸/۱ حصہ دوا ہر چوتھے گھنٹہ بعد پلائیں

طرش۔ وقر۔ صمم۔ (بہرا پن)

نقصان سمع کو طرش۔ بطلان سمع کو وقر اور فقدان سمع کو صمم کہتے ہیں۔

اسباب :۔ امراض دماغ، دماغ کی رسولیاں۔ ضرب وچوٹ۔ صماخ گوش کے ٹوول وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔

علاج :۔ اگر یہ مرض پیدائشی ہو تو لاعلاج ہے۔ لیکن اگر اکتسابی ہو تو علاج پذیر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ برگ مدار زردہ کو گل روغن سے چپڑ کر آگ پر سینکیں۔ پھر اس کا پانی کان میں نچوڑیں۔

۲:۔ آب لہسن تولہ۔ آب زہرہ گاؤ تولہ۔ روغن گل ۳ تولہ۔ باہم ملاکر نرم آگ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے۔ اور روغن باقی رہے۔ تو چھان کر نیم گرم کان میں ڈالیں۔

دخول ہوام در گوش

یعنی کان میں کیڑے مکوڑے کا چلا جانا

اگر کوئی جانور صماخ گوش میں داخل ہو کر کان کے اندر چلا جائے۔ تو بہترین تدبیر یہ ہے۔ کہ کان کو فوراً روغن زیتون یا پیرافین لکوڈ یا بادام روغن سے پر کر دیں۔ پھر ایک دو منٹ کے بعد اسے گرا کر کان کو صاف کر دیں۔

۲:۔ روغن خستہ شفتالو کا قطور کیڑے کو فی الفور مار دیتا ہے۔

۳:۔ آب برگ نیم سبز ۲ ماشہ آب برگ ترب ۷ ماشہ۔ آب پیاز ۲ ماشہ۔ سقمونیا ۲ ماشہ ملاکر کان میں ڈالیں۔

۴:۔ شہد خالص سرکہ تند۔ اور روغن گل۔ ہم وزن ملاکر نیم گرم کان میں ڈالیں۔

دخول آب در گوش

اگر بچے کے کان میں پانی چلا جائے۔ تو اس کے کان کو نیم گرم پانی سے پر کر دیں۔ پھر الٹ کر سوراخ گوش میں اسفنج کا ٹکڑا رکھدیں۔

۲:۔ سپرٹ رکٹی فائیڈ ۱ ڈرام۔ ایکواڈ سٹلڈ ۲ ڈرام ملاکر بطور قطور کان میں ڈالیں

قلاع الاذن۔ کان پر پھنسیوں کا پیدا ہونا

کبھی کان کے باہر اور صماخ گوش میں بثور اور پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے لیسدار ریم کان سے بہتی رہتی ہے

اسباب:۔ ردائت غذا، غلاظت، گندگی بدن و لباس کا میلا کچیلا رہنا۔ تعدیہ وغیرہ۔

علاج:۔ اصل سبب کا ازالہ کریں۔ اور مردار سنگ۔ کمیلہ۔ برگ حنا اور کتھ مساوی الوزن باریک کر کے مقام ماؤف پر بر کیں۔

۲:۔ یہ مرہم نہایت مفید ہے:۔

بورک ایسڈ	۱ ڈرام	زنک اوکسائیڈ	۱ ڈرام
بسمتھ کارب	۱ ڈرام	ویزلین	۱ اونس

اجزا کو ملا کر مرہم بنا لیں اور مقام ماؤف پر لگائیں۔

ورم گوش

اسباب:۔ کثیف و غلیظ رہنے کی عادت۔ کان کی ریم۔ کان کی خراش۔ سوء ہضم کان کو کھجلانے کی عادت وغیرہ۔

علامات:۔ مریض کو پہلے کان میں سوزش، خارش، ٹیس اور جلن معلوم ہوتی ہے۔ پھر وہ متورم ہو کر سرخ ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ ورم صماخ گوش میں پیدا ہوتا ہے

علاج:۔ درد میں سکون پیدا کرنے کے لئے نیم گرم پانی میں تولیہ بھگو کر نچوڑ کر کان پر رکھیں۔ اور برابر سینکتے رہیں۔ اگر کان میں ورم کے باعث درد ہو تو گل بابونہ۔ عنب الثعلب۔ قیصوم پوست خشخاش مرزنجوش پانی میں جوش دیکر اس کا بھپارہ دیں۔

۲:۔ روغن ترب میں اجوائن جوش دیکر صاف کر کے کان میں ٹپکائیں

۳:۔ اگر ورم زیادہ شدید ہو تو دو جونکیں لگوائیں۔

۴:۔ جب ورم پک کر پھوٹ جائے تو برگ نیم ۲ تولہ۔ بادیان تولہ۔ شہد خالص ۲ تولہ جوشدیکر اس جوشاندہ سے کان کو بذریعہ پچکاری دھو ڈالیں۔

۵:۔ انٹی فلوجسٹین کو بطور پلٹس گرم کر کے کان پر باندھیں۔

۶:- کان میں یہ دوا دو دو قطرے ڈالیں۔ ہارنیا ا گرین۔ کونین ۴ گرین۔ ریسارسین ۳ گرین ایکوا ۲ ڈرام

۷:- کان پر ربڑ کی بوتل میں گرم پانی ڈال کر ٹکور کریں۔

حرق الاذن (کان کا جل جانا)

کان بھی کبھی بدن کے دیگر مقامات کی طرح کسی آتشگیر مادے گرم شے، گرم پانی وغیرہ سے جل جاتا ہے۔

علامات:- کان کی جلد متورم اور سرخ ہو جاتی ہے۔ اس پر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بچہ بہت بے چین ہوتا ہے۔ کبھی اسے غشی یا تشنج ہونے لگتا ہے۔

علاج:- مقام ماؤف پر فی الفور مندرجہ ذیل مرہم لگائیں:-

دھویا ہوا چونہ تولہ سفیدی بیضہ مرغ دو عدد۔ کافور ۲ ماشہ۔ روغن گل ۳ تولہ سب کو خوب ملا کر لیپ بنا لیں اور لگائیں۔

۲:- آلیو آئل میں ڈایا کلورامین ٹی ملا کر ۲ فیصدی کا محلول بنا لیں اور لگائیں۔

۳:- جلے ہوئے مقام پر ٹینو نکس لگائیں۔

۴:- پکرک ایسڈ لوشن (۱ فیصدی) میں گاز تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں۔

کان کے زخم

کبھی بچوں کے کان پر چھری چاقو یا کھلونے وغیرہ سے زخم آ جاتے ہیں۔

علاج:- زخم کو صاف روئی سے پاک وصاف کر کے اس پر ٹنکچر آئیوڈین لگا کر روئی رکھ دیں۔

۲:- زخم کو صاف کر کے اس پر کلوڈین لگائیں۔

۳:- زخم پر بورک آئنٹمنٹ لگائیں۔

۴:- اگر زخم بڑا اور گہرا ہو تو ڈاکٹر سے ٹانکہ لگوائیں۔

۵:- دم الاخوین ۳ ماشہ روغن کنجد ایک تولہ میں جلا کر روغن صاف کر کے کان میں ۲ یا تین بوند ڈالیں۔

بچوں کے متعدی امراض

تعریف:۔ مرض متعدی ایسا مرض ہوتا ہے۔ جو مریض سے بلاواسطہ یا بالواسطہ تندرست شخص کو لگ جاتا ہے۔

ایسے امراض کو اردو میں چھوت کی بیماری، عربی میں مرض متعدی اور انگریزی میں کن ٹیجی اس ڈیزیز کہتے ہیں۔

جب کوئی مرض بالواسطہ یعنی ہوا، پانی، غذا، لباس، تولیہ، رومال مریض کے پس خوردہ یا حشرات وہوام مثلاً مکھی، مچھر یا پسو وغیرہ کے ذریعہ سے تندرست آدمی پر حملہ کرتا ہے۔ تو ایسی مرض کو اردو میں لگنے والی بیماری یا اڑنی مرض اور عربی میں مرض سری یا مرض طاری اور انگریزی میں انفکیشن ڈیزیز یا کمیونی کیبل ڈیزیز کہتے ہیں۔

لیکن آج کل ان امراض کو انفیکشیس ڈیزیز کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

چھوت یا عدوی:۔ جب مرض کے جراثیم ہمارے بدن پر حملہ کرتے ہیں تو اس کا نتیجہ مرض ہوتا ہے اور اس حملہ کا نام چھوت یا عدوی ہے۔ اور جن جراثیم کا حملہ ہوتا ہے۔ ان کو محدث المرض کہا جاتا ہے۔

اگر کوئی متعدی مرض کسی خاص مقام پر پایا جائے۔ تو اسے اینڈیمک ڈیزیز یا وطنی بیماری کہتے ہیں۔ مثلاً فیل پا، گھیگھ وغیرہ۔ اور جب کوئی مرض متفرق طور پر چند افراد میں ظاہر ہو۔ تو اسے سپوریڈک ڈیزیز یا مرض منتشت کہتے ہیں۔

اور جب کوئی متعدی مرض کسی مقام پر یکایک ظاہر ہو کر ایک ہی وقت میں بہت سے لوگوں کو بیمار کردے۔ تو اسے اپی ڈیمک یا وباد کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

غرض جو چیز کہ مریض سے تندرست شخص میں تحویل ہو کر حدوث مرض کا باعث ہوتی ہے اسی کا نام چھوت، لاگ، عدوی یا انفکشن ہے۔

جدید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ یہ چھوت کا مادہ درحقیقت خوردبینی نباتات یا خوردبینی حیوانات کی قسم کا ہوتا ہے۔ جو کسی نہ کسی طریق سے جسم انسان میں داخل ہو کر مختلف قسم کے متعدی امراض پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہ جراثیم اس قدر چھوٹے ہوتے ہیں کہ ایک طاقتور خوردبین کی مدد کے

بغیرہ دکھائی نہیں دے سکتے۔

زندہ حیوانات کے جسم کی تندرست ساختوں میں تو جراثیم نہیں پائے جاتے۔ مگر ہماری غذا کی نالی، کان کی نالی، ناک کے جوف، آنکھ کے طبقہ ملتحمہ وغیرہ میں جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم ان قناۃ سے جذب ہو ہو کر دوران خون میں بھی شامل ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن بحالت صحت یہ جراثیم اپنی افزائش اور نشوونما کے لئے مناسب سامان نہیں پاتے۔ اور جلد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب کبھی صحت جسمانی درجہ اعتدال سے گری ہوتی ہوتی ہے۔ تو جسم میں داخل شدہ جراثیم زندہ اور قائم رہتے ہیں۔ اور جس حصہ بدن کو وہ کمزور پاتے ہیں۔ وہیں جم کر مرض پیدا کر دیتے ہیں۔

ہر نوعی مرض کے خاص جرثومہ سے خاص قسم کا مرض ہی پیدا ہوتا ہے۔ جس میں خاص قسم کی علامات پائی جاتی ہیں۔

غرض زندہ اور محدث المرض جراثیم کے جسم انسان پر حملہ آور ہونے کا نام عدوی ہے۔ اگر کوئی شخص طبعی حالت اور صحت میں ہو تو ایسی حالت میں . . . . . . جسم میں اس قدر قوت مدافعت موجود ہوتی ہے۔ کہ وہ ان جراثیم کو ہلاک کر دے۔ چنانچہ ایسی حالت میں یہ جراثیم بغیر کسی قسم کا نقصان یا تکلیف دینے کے خود بخود ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور کوئی علامات مرض پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن اگر قوت مدافعت کمزور ہو۔ اور صحت بگڑی ہوئی ہو تو یہ جراثیم بجائے ہلاک ہونے کے بڑھنے لگتے ہیں اور مرض کی علامات ظاہر کر دیتے ہیں۔

مرض کی چھوت کس طرح سے لگ جاتی ہے

مرض کی چھوت مختلف طریقوں سے لگ جایا کرتی ہے۔ چنانچہ بعض امراض کی چھوت بذریعہ ہوا، بعض کی بذریعہ پانی اور غذا، بعض کی بذریعہ زخم و جراحت اور بعض کی چھوت بذریعہ پارچات و فضلات مریض یا حشرات و ہوام لگ جایا کرتی ہے۔

مثلاً مندرجہ ذیل امراض ہوا کے ذریعہ پھیلتے ہیں:-

سرخ بخار۔ زکام وبائی، انفلوئنزا، خسرہ۔ کن پیڑ۔ کالی کھانسی۔ خناق وبائی، چیچک سل و دق وغیرہ

۲:- مندرجہ ذیل امراض بذریعہ پانی اور غذا پھیلا کرتے ہیں:-

اسہال، پیچش۔ ہیضہ۔ محرقہ اسہالی (ٹائیفائیڈ)، مالٹا بخار۔ خناق وبائی، ورم لوزتین وغیرہ۔

۳:۔ مندرجہ ذیل امراض زخم و جراحت کے ذریعہ لگ جاتی ہیں:۔
سرخباد ہ داری سیپلس، کزاز۔ بلڈ پائزننگ وغیرہ۔

۴:۔ مندرجہ ذیل امراض بذریعہ حشرات و ہوام حملہ کرتے ہیں:۔
مثلاً مچھروں کے ذریعہ ملیریا بخار۔ زرد بخار۔ ہڈی توڑ بخار۔ فیل پا، فیل فوطہ

پسوؤں کے ذریعہ۔	پلیگ (طاعون)
کھٹملوں کے ذریعہ۔	تپ محرقہ ہذیانی۔ کالا زار
جوؤں کے ذریعہ	تپ محرقہ دماغی۔ خارش اور جذام
مکھیوں کے ذریعہ	تپ محرقہ اسہالی۔ ہیضہ۔ پیچش وغیرہ

حفظِ ماتقدم

متعدی امراض سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

۱:۔ جو چیز کسی متعدی یا وبائی امراض کے مریض کے استعمال میں آئی ہو اسے نہایت احتیاط سے ڈس ان فیکٹ کریں۔ تاکہ جراثیم مرض قطعی طور پر ہلاک ہو جائیں۔ اور مرض کے پھیلنے کا اندیشہ نہ رہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے قدرتی ذرائع (تازہ ہوا) اور سورج کی روشنی مفید ہے جو جراثیم پر مہلک اثر کرتی ہے۔

۲:۔ طبعی ذرائع۔ آگ، بھاپ۔ ابلتا ہوا پانی۔ اور گرمی ہیں۔ کیونکہ حرارت بھی ہر قسم کے جراثیم کو ہلاک کرکے ان کی عفونت کو زائل کر دیتی ہے۔ چنانچہ متعدی امراض کے مریضوں کا ایسا اسباب جو میلا کچیلا اور کم قیمت ہو۔ آگ میں جلا دینا چاہیئے۔ اور باقی اسباب کو گرم تنور یا ابلتے پانی میں رکھ کر یا گرم بھاپ دیکر صاف کر دینا چاہیئے۔

۳:۔ کیمیائی طریق۔ ڈس انفیکشن کے کیمیائی طریق میں گندھک۔ کلورین گیس، اور فارمے لین کی دھونی۔ دارچکنا۔ فینائل۔ کاربالک ایسڈ۔ پوٹاسیم پرمنگینیٹ۔ کریسول آئی زال۔ سینی ٹاس وغیرہ کے لوشن (محلول)، چونہ۔ کوئلہ وغیرہ کے سفوف اور صابن وغیرہ کا استعمال حسب موقع اور محل کیا جاتا ہے۔

ملیریا بخار

ملیریا نہایت موذی اور مہلک مرض ہے۔ اور ہندوستان میں مختلف امراض سے جسقدر اموات واقع ہوتی ہیں۔ ان میں سے دو تہائی اموات صرف ملیریا اور اس کے عوارض سے واقع ہوتی ہیں۔ چنانچہ سرکاری طور پر تخمینہ لگایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں ہر سال دس لاکھ جانیں اس موذی مرض سے ضائع ہو جاتی ہیں۔

یہ ایک متعدی مرض ہے۔ جو مچھروں کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور موسم برسات کے بعد زور پکڑ لیتا ہے۔

یہ مرض گرم ممالک میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مرطوب یا نمناک زمین۔ کنارہ دریا۔ دلدلی زمین۔ نشیب دار مقامات۔ نہر کا قرب جوار وغیرہ بھی ملیریا کے لئے موزوں مقامات ہیں۔ بچے اس بخار میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کی تلی بڑھ جاتی ہے اور وہ جلد ہی کمزور و زرد رُو ہو جاتے ہیں۔

ہر قسم کے نوبتی بخار ملیریا بخار ہوتے ہیں۔ اگر اس بخار کا جلد تدارک نہ کیا جائے تو بچوں کو استرخاء۔ فالج۔ فقر الدم۔ ضعف قلب۔ ورم طحال۔ ورم کبد۔ ضعف جگر۔ سوء ہضم۔ اسہال۔ پیچش۔ پرانی کھانسی۔ ذات الجنب۔ ضعف بصارت اور سوزش خصیہ وغیرہ کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔

ملیریائی مقامات میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں وہ بہت کمزور اور طرح طرح کے امراض کا شکار رہتے ہیں۔ ان کی تلی بہت بڑھی ہوئی۔ اور شکم پھولا ہوا ہوتا ہے۔ جب کسی بچے کو ایک دفعہ ملیریا ہو جائے۔ تو یہ مرض بار بار عود کرتا رہتا ہے۔

تقدم بالحفظ:۔ جیسا کہ شروع ہی میں بتلایا گیا ہے۔ ملیریا مچھروں کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے ملیریا سے بچنے کے لئے مچھروں کا استیصال ازبس ضروری ہے۔

اس کے علاوہ مچھروں سے محفوظ رہنے کے لئے مچھردانیوں کا استعمال اور خشک و پاک مکانوں کی سکونت بھی مفید ہے۔ مچھر چونکہ میلے اور اندھیرے مکانوں میں رہتے ہیں۔ اس لئے مکانوں کی صفائی بھی ضروری شے ہے۔ یہ بھی احتیاط کریں۔ کہ مکان کے پاس کسی قسم کا کوڑا کرکٹ۔ گھاس پھوس۔ گوبر۔ لید اور کھاد وغیرہ جمع نہ رہے۔ اور مکان کے دروازوں اور کھڑکیوں کو کھول کر

رکھیں۔ تاکہ تازہ ہوا، اور سورج کی روشنی کا گزر ہو۔ سونے کے کروں میں گاہے گاہے عود صندل گوگل یا اسپند وغیرہ کی دھونی دیں تاکہ وہاں سے مچھر بھاگ جائیں۔

مکان کے قریب اگر کوئی جوہڑ کوآں یا مرطوب زمین ہو، تو مچھر دانی کا استعمال نہایت ضروری سمجھیں۔ اگست ستمبر۔ اکتوبر و نومبر کے مہینوں میں چونکہ ملیریا کا زور ہوتا ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ ان مہینوں میں ایک دو گرین کونین دوسرے تیسرے روز بچوں کو کھلاتے رہیں۔ بدن پر سرسوں کا تیل یا سٹرونیلا آئل ملیں۔ کاربالک سوپ سے غسل کریں۔

علامات ملیریا:۔ بخار ہونے سے پہلے بچے کی طبیعت سست و کاہل ہو جاتی ہے، لمبے جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں۔ اور وہ ہاتھ پاؤں میں درد محسوس کرتا ہے۔ نیند اور بھوک کم ہو جاتی ہے۔ پھر سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے۔ ابتداء میں بچے کا بدن کانپتا ہے، اور شدت لرزہ سے مریض کے دانت بجنے لگتے ہیں۔ چھوٹے بچوں کی انگلیوں کے پورے کبود ہو جاتے ہیں۔ کبھی ناخن اور ہونٹ سردی کیوجہ سے نیلے پڑ جاتے ہیں۔ کبھی انہیں تشنج ہو جاتا ہے۔ جب سردی کا درجہ ختم ہو جاتا ہے۔ تو مریض کو قدرے آرام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بخار تیز ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اسے گرمی محسوس ہوتی ہے۔ نبض تیز اور پُر ہو جاتی ہے۔ بھوک بالکل نہیں رہتی۔ پیاس کی شدت .. ہوتی ہے۔ جی متلاتا اور قئیں آتی ہیں۔

اس کے چند گھنٹے بعد مریض کو پسینہ آ کر بخار بتدریج کم ہو جاتا ہے۔ اگر بچہ کمزور ہو تو پسینہ آنے سے وہ نڈھال ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ اگر کھانا کھانے کے بعد بخار چڑھے۔ تو مقئ دوا دیکر قے کرائیں۔ چنانچہ اس غرض کے لئے تھوڑا نمک گرم پانی میں ڈال کر پلانا مفید ہے۔

جب بچے کو سردی محسوس ہو رہی ہو۔ تو اسے گرم کپڑے میں لپیٹ دیں۔ اور گرم پانی سے بوتلیں بھر کر اس کے پاؤں میں رکھیں۔ گرم گرم دودھ یا گرم گرم چاء پلائیں۔

جب سردی کا درجہ دور ہو جائے۔ اور مریض کو گرمی اور پیاس معلوم ہونے لگے۔ تو سنگترہ یا مالٹے کا پانی پلائیں۔ برف کے ٹکڑے چبائیں۔ اگر بخار ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ کا ہو تو سر پر برف کی تھیلی لگائیں۔ اور یہ نسخہ پینے کو دیں:۔

کونین بائی سلفیٹ	۲ گرین	ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ	۱۰ منم
گلیسرین	۲۰ منم	ایکوا منتھا پپ	۲ ڈرام

ایسی ایک ایک خوراک ہر چوتھے گھنٹہ بعد پلائیں۔ اگر بچے کو قبض بھی ہو۔ تو پہلے کوئی ملین دوا دیکر انتڑیوں کو صاف کرلیں۔

کم سن بچوں کو کونین کی بجائے یوکونین کھلائیں۔ مثلاً :۔

یوکونین	۲ گرین	شوگر آف ملک	۲ گرین

ایسی ایک پڑیہ ہر چوتھے گھنٹہ بعد دیں۔

دیگر :۔ یوکونین	۲ گرین	امونیا کلورائیڈ	½ گرین

ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین بار کھلائیں۔

دیگر :۔ یوکونین	۲ گرین	پوٹاسیم برومائیڈ	ا گرین

ایسی ایک ایک پڑیہ دن میں تین بار کھلائیں۔

ملیریا بخار کا یونانی علاج

ا :۔ زہر مہرہ۔ بنسلوچن۔ دانہ ہیل۔ سمندر پھل۔ ست گلو۔ ہموزن سفوف بنالیں۔ خوراک ایک رتی ہمراہ شربت نیلوفر دیں۔

۲ :۔ کشتہ گاؤ دنتی۔ برگ تلسی۔ ست گلو۔ ہموزن سفوفاً۔ خوراک ا رتی۔

۳ :۔ اتیس۔ ستِ گلو۔ ہموزن سفوفاً خوراک ا رتی۔

۴ :۔ پدماکھ۔ کشنیز۔ صندل سرخ۔ برگ نیم گلو ہموزن سفوفاً۔ خوراک ا رتی۔

۵ :۔ مغز کرنجوہ۔ دار فلفل۔ زیرہ سفید۔ ست گلو۔ برگ تلسی۔ ہموزن سفوفاً خوراک ا رتی

۶ :۔ برگ تلسی ۶ ماشہ۔ کالی مرچ ۷ عدد۔ دار فلفل ا عدد۔ نبات سفید ۴ ماشہ سفوفاً خوراک ۲ رتی۔

۷ :۔ ننھے بچوں کو عرق بید مشک تولہ۔ شربت نیلوفر ۶ ماشہ ملا کر پلائیں۔ اور اس کے ہمراہ برگ تلسی۔ و ست گلو سفوفاً دیں۔

تپ محرقہ اسہالی

یہ ایک قسم کا متعدی میعادی بخار ہے۔ جو اکیس روز یا زیادہ عرصہ تک چڑھا رہتا ہے۔ اس بخار میں آنتیں مبتلاء مرض ہوتی ہیں۔ جس کی وجہ سے اکثر متعفن دست آتے ہیں۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ اور جسم پر گلابی رنگ کے دانے یا دھبے نمودار ہو جاتے ہیں۔

بستر کو پاک، و صاف رکھیں۔

علاج:- مریض کو کھلے ہوادار کمرے میں کامل آرام و سکون میں لٹائے رکھیں۔ اگر بخار تیز ہو تو اس کے سر پر برف کی ٹوپی لگائیں۔ یا مریض کے بدن کو سرد پانی سے اسفنج کر دیں۔ اگر قبض ہو تو گلیسرین سپوزیٹری ایک عدد مقعد میں رکھیں۔

اگر نفخ زیادہ ہو تو گرم پانی و تارپین ملاکر اس میں تولیہ تر کر کے شکم پر تکمید کریں۔ اگر ضعف قلب زیادہ ہو تو برانڈی ۲۰-۲۰ منم عرق بید مشک میں ملاکر پلائیں۔

اس مرض میں غذا کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ چنانچہ مریض کو سوائے دودھ، آشجو، پھلوں کے پانی۔ گلوکوس وغیرہ کے اور کوئی چیز کھانے کو نہ دیں۔ پیاس کے لئے سادہ پانی پلاتے رہیں۔

اگر دودھ ہضم نہ ہوتا ہو تو دہے یعنی دودھ کا پھاڑا ہوا پانی پلاتے رہیں۔ اور دوائے یہ نسخہ استعمال کریں۔

پوٹاسیم سائٹریٹ	۱۵ گرین	لائیکوار امیونیا اسی ٹیٹ	۲ ڈرام
سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی	۲۰ منم	ٹنکچر کارڈیمم کمپونڈ	۲۰ منم
سیرپ اورنشیائی	۱ ڈرام	ایکوا انتھاپپ	۱ اونس

ملاکر مکسچر بنالیں۔ اور ایک ایک چمچہ دوا ہر تیسرے گھنٹہ بعد پلاتے رہیں۔ اگر مریض کو بخار کے ساتھ دست بھی آرہے ہوں، تو یہ نسخہ استعمال کرائیں

پوٹاسیم سائٹریٹ	۱۵ گرین	لائیکوار امیونیا اسی ٹیٹ	۲ ڈرام
سیرپ ڈائی میول	۱ ڈرام	ایکوا انتھاپپ	۱ اونس

ملاکر مکسچر بنالیں۔ اور ایک ایک چمچہ دوا ہر تیسرے گھنٹہ بعد پلائیں۔

علاج یونانی:- ۱:- مریض کو خمیرہ مروارید ۳ ماشہ ہمراہ شیرہ عناب ۵ دانہ و عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ دیں۔

۲:- شربت بزوری ۳ تولہ پر خاکسی ۳ ماشہ چھڑک کر عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ ملاکر پلائیں۔

۳:- طباشیر تولہ۔ ورق نقرہ ۳ عدد۔ سفوف نا خوراک ۱ رتی۔

۴:- طباشیر تولہ مروارید ۱ ماشہ۔ عرق گلاب ۱۰ تولہ سفوف خوراک ۱ رتی

۵:- عرق بید مشک ۱۰ تولہ میں بہدانہ ۳ ماشہ اسپغول ۳ ماشہ بھگو کر لعاب نکالیں

اور شربت نیلوفر ۳ تولہ سے شیریں کرکے پلاتے رہیں۔

۶:- جوہر کافور ا برنج۔ ست گلو ا رتی۔ کرائیوجے نین نصف رتی۔ ملاکر کھلائیں۔

۷:- کشتہ مرجان ا برنج۔ ست گلو ا رتی۔ یوکونین ا رتی ملاکر ہمراہ شربت نیلوفر دیں۔

پیراٹائیفائیڈ۔ موتی جھرا

یہ بھی ایک قسم کا متعدی اور میعادی بخار ہے۔ جو ٹائیفائیڈ فیور کے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کی مدت ایک یا دو ہفتہ ہوا کرتی ہے۔

اسباب:- اس بخار کا باعث ایک خاص قسم کا جرثومہ ہے۔ جسے پیراکولن بیسی لس (Para Colon Bacillis) کہتے ہیں۔ اور یہ بخار بھی مکھیوں کی وساطت سے پھیلتا ہے۔

کیفیت:- یہ مرض بھی ٹائیفائیڈ کی طرح بہت عالمگیر ہے۔ اور ہندوستان میں بکثرت ہوتا ہے۔ لیکن اس بخار کی علامات ٹائیفائیڈ کی نسبت خفیف ہوا کرتی ہیں۔ اور اس کی مدت مرض بھی قلیل ہوتی ہے۔

علامات:- مریض کے سر میں درد رہتا ہے۔ تلی کسی قدر بڑھ جاتی ہے۔ جو ہاتھ لگانے سے درد کرتی ہے۔

مریض کے پیٹ میں کسی قدر نفخ رہتا ہے۔ اور دست آتے ہیں۔ اس بخار میں پسینہ بھی کم و بیش آتا رہتا ہے۔ اور گردن و چھاتی پر سفید سفید مروارید کی طرح چمکیلے دانے نکل آتے ہیں۔ جسے عرف عام میں مبارکی کہتے ہیں۔

اس بخار میں پھیپھڑے کے عوارض شدید نہیں ہوتے۔ لیکن اگر علاج میں غلطی ہو جائے تو مریض کو برنکائیٹس یا نمونیا بھی ہو جاتا ہے۔

علاج:- اس کا علاج بعینہٖ ٹائیفائیڈ کی طرح کرنا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل نسخہ بالخصوص بہت مفید ہے۔

پوٹاسیم اسیٹیٹ	۲۰ گرین	لائیکوار امونیا اسیٹیٹ	۲ ڈرام
سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی	۲۰ منم	ٹنکچر ڈیجی ٹیلس	۵ منم
سیرپ اورنشیائی	ا ڈرام	ایکوا منتھا پپ	ا اونس

مکسچر بنالیں۔ اور بقدر ایک ایک یا دو دو ڈرام ہر تیسرے گھنٹہ بعد بچہ کو پلائیں۔
مریض کے گلے اور حلق میں مندرجہ ذیل دوا روئی کے پھویہ سے لگائیں۔ تاکہ منہ عفونت سے پاک و صاف رہے۔

ایسڈ بورک	ا ڈرام	ٹنکچر آئیوڈین	۲۰ منم
اولیم منتھا پپ	۱۰ منم	گلیسرین	۱ اونس

اجزاء کو ملا کر محفوظ رکھیں۔ اور عند الضرورت روئی کے پھویہ سے یہ دوا حلق میں لگائیں۔
دیگر :- کافور تولہ کو برانڈی شراب ۳ تولہ میں حل کر کے خشک کریں۔ پھر بطریق معروف جوہر اڑالیں۔
مروارید ناسفتہ ا ماشہ کو عرق گلاب دو آتشہ ۵ تولہ میں سحق بلیغ کر کے خشک کرلیں اب جوہر کافور ا ماشہ - مروارید مسحوقہ ا ماشہ - کرائی اوجے نین ۲ ماشہ - طباشیر ۵ ماشہ یو کونین ۲ ماشہ - ست گلو تولہ ملا کر محفوظ رکھیں۔ اور بقدر ایک ایک رتی ہر تیسرے گھنٹہ بعد ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔
یونانی علاج :- خمیرہ مروارید ا ماشہ کھلائیں۔ اوپر سے شیرہ عناب ۳ دانہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں نکال کر شربت نیلوفر ا تولہ ملا کر خاکسی ا ماشہ چھڑک کر پلائیں۔
۲ :- مریض کے بستر پر گلِ موتیا بچھائیں
۳ :- عرق خاکسی ۵ تولہ میں شربت نیلوفر ا تولہ ملا کر پلاتے رہیں۔
۴ :- طباشیر تولہ - ورق نقرہ ۵۰ عدد سفوف کر کے ایک ایک رتی ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں۔
۵ :- اگر موسم گرمی کا ہو تو عرق بید مشک ۲ تولہ عرق گاؤزبان ۲ تولہ شربت نیلوفر ا تولہ ملا کر برف سے سرد کر کے پلاتے رہیں۔

ٹائیفس فیور (Typhus) تپ محرقہ ہذیانی

یہ ایک شدید متعدی بخار ہے۔ جو تقریباً دو ہفتہ برابر چڑھا رہتا ہے۔ اس میں مریض کو شدید ضعف اور ہذیان ہوتا ہے۔ اور وہ نیم بیہوشی کی حالت میں پڑا رہتا ہے۔ نیز اس کے جسم پر بھورے سیاہی مائل دھبے یا نقاط ظاہر ہوتے ہیں۔

اَسباب:- یہ بخار جوؤں کے ذریعہ پھیلتا ہے۔ اور اس کا اصل سبب ایک جرثومہ ہے۔ جس کو پھانس نما اجسام یا Rickettsia Bodies کہتے ہیں۔ چنانچہ اس بخار میں عموماً وہ لوگ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ جو ہمیشہ کثیف اور گندے رہتے ہیں۔

یہ بخار عموماً سردیوں میں حملہ کرتا ہے۔ جب لوگ بہت کم نہاتے دھوتے ہیں۔

علامات:- مریض کو یکایک جاڑے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں اور سر میں شدت کا درد ہوتا ہے۔ مریض کا چہرہ سرخ اور آنکھیں لال ہو جاتی ہیں۔ نیز ہونٹوں پر پپڑیاں جم جاتی ہے۔ اور بھوک تقریباً زائل ہو جاتی ہے۔ جی متلانا اور ابکائیاں آتی ہیں۔ رات کو مریض زیادہ بے چین اور بے آرام رہتا ہے۔ اور ہذیان کیوجہ سے بہکی بہکی باتیں کرتا ہے نبض پُر اور تیز اور سانس جلد جلد لیتا ہے۔ اس کا بخار عموماً ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ تک رہتا ہے جو دوسرے ہفتہ بحران ہو کر دور ہوتا ہے۔

اس بخار میں مریض کے جسم سے ایک خاص قسم کی بدبو آتی ہے۔ جو اس تپ کی ایک خاص علامت ہے۔ اگر حملہ مرض شدید ہو۔ تو مریض دوسرے یا تیسرے دن ہی مر جاتا ہے۔

عوارض و نتائج:- اس بخار کے عوارض میں کھانسی، نمونیا۔ پلورسی۔ خونی قے۔ فالج اور دیوانگی کے عوارض شامل ہیں۔

انجام مرض:- اس مرض کا انجام عموماً خراب ہوتا ہے۔ اگر مریض کا پیشاب بند ہو جائے تو یہ ردی علامت ہے۔

علاج:- مریض کو کھلے ہوادار اور روشن کمرے میں رکھیں۔ اس کا بدن کپڑے اور بستر غلاظت سے پاک و صاف اور جوؤں سے مبترا رکھیں۔ اس کے سر کے بال منڈوا دیں اور خیال رکھیں کہ مریض کو زخم بستری یا احتباس بول عارض نہ ہو۔۔۔۔ قبض بھی نہ ہونے دیں۔ اور اگر ضرورت ہو تو کیلومل ۱ گرین۔ سوڈا بائیکارب ۲ گرین۔ ملا کر رات کو کھلائیں بخار کی شدت کو کم کرنے کے لئے سر پر برف کی ٹوپی رکھیں۔ یا مریض کے بدن کو اسفنج سے پونچھ دیں۔

سرد پانی حسب خواہش دیتے رہیں۔ اگر ضعف شدید ہو تو برانڈی ۲۰-۲۰ قطرے ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔

غذاء دودھ۔ آش جو۔ یا دودھ اور سوڈا واٹر پلاتے رہیں۔

دوا :- یہ نسخہ مفید ہے :-

		پوٹاسیم سائٹریٹ	۲۰ گرین
لائیکوار امونیا اسی ٹیٹ	۲ ڈرام	ٹنکچر ٹوڈا فلین	۵ منم
سوڈا سلفاس	۳۰ گرین	سپرٹ ایتھر نائٹروسائی	۲۰ منم
سیرپ اورنشیائی	۱ ڈرام	ایکوا	۱ اونس

مکسچر بنالیں۔ اور بقدر ایک یا دو دو ڈرام پلاتے رہیں۔

علاج یونانی :- گل گاؤزبان ۳ ماشہ۔ بہدانہ ۲ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ پھر مل چھان کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ تقویت کے لئے خمیرہ مروارید ۱ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔

۲ :- قرص کافور ۱ ماشہ ہمراہ شربت انار شیریں دیں۔

۳ :- سکنجبین سادہ ۲ تولہ۔ عرق گلاب ۵ تولہ۔ ملا کر پلاتے رہیں۔

۴ :- پھلوں کا تازہ پانی۔ جس قدر ممکن ہو پلائیں۔

تپ محرقہ سرسامی۔ سیریبرو سپائنل فیور

Cerebro-Spinal-Fever

کیفیت :- یہ ایک شدید متعدی اور وبائی بخار ہے جو مینجو کاکس (Meningo coccus) جراثیم کی چھوت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس بخار کی وجہ سے مریض کو شدید سرسام عارض ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دماغ اور حرام مغز کے پردوں میں ورم بھی پایا جاتا ہے۔

اس مرض کے جراثیم ناک اور حلق کی راہ سے داخل جسم ہوتے ہیں۔

اسباب :- ماندگی اور تکان۔ دھوپ میں زیادہ چلنا پھرنا۔ میلا کچیلا رہنا، رنج وغم، فکر و تردد، محتاجگی اور فاقہ۔ (العیاذ باللہ) چھوت اور تعدیہ وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ یہ بخار موسم سرما اور بہار میں زیادہ ہوتا ہے۔

علامات :- مریض کو ابتدا میں درد سر ہوتا اور جی متلاتا ہے۔ طبیعت بہت بے چین اور بدن میں درد رہتا ہے۔ پھر بخار ہو جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۳ یا ۱۰۴ ہوا کرتا ہے۔ مریض کی نبض تیز ہوتی اور سانس جلد جلد آتا ہے۔

ابتداء میں تو یہ درد تمام جسم میں ہوتا ہے۔ لیکن ایک دو روز بعد ریڑھ کے ستون میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ جو حرکت کرنے اور دبانے سے زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ پھر گردن کے پچھلے عضلات میں تشنج ہو کر سر پیچھے کو کھچ جاتا ہے۔ اور پشت و کمر کے عضلات میں تشنج ہو کر پشت و کمر اکڑ جاتی ہے۔ چنانچہ مریض اپنے گھٹنے سکیڑے پہلو پر خمیدہ ہو کر لیٹا رہتا ہے۔ عضلات بدن میں سخت درد اور اکڑاؤ ہوتا ہے۔ قبض بھی رہتا ہے۔ بخار بہت شدید اور نقاہت نہایت زیادہ ہوتی ہے۔ اور بالآخر غنودگی اور بے ہوشی میں مریض مرجاتا ہے۔

بچوں کو اس بخار کی وجہ سے کبھی فالج ہو جاتا ہے۔ اور کبھی قوت بصارت یا سماعت بالکل زائل ہو جاتا ہے۔

نتائج: یہ بخار نہایت خطرناک ہے۔ اور بچے اس سے جانبر نہیں ہوتے۔ اگر اس سے صحت بھی ہو جائے۔ تو مریض کو فالج، بہرا پن۔ اندھا پن۔ نمونیا۔ ذات الجنب، اجتماع الماء فی الراس وغیرہ امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔

علاج: مریض کو تاریک مگر ہوادار کمرے میں آرام سے رکھیں۔ اس کے ناک منہ اور حلق کی رطوبات کو فی الفور جلا دیا کریں۔ انٹی مینن جو کاکس سیرم (Anti meningo Cocus Serum) کا ٹیکہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ سیرم مریض کے حرام مغز کی نالی یا اس کے پردوں میں داخل کیا جاتا ہے۔

۲:- مریض کے سر کے بال منڈوا کر اس پر برف کی ٹوپی لگائیں۔ کان کے پیچھے چند جونکوں کا لگوانا بھی مفید ہے۔ سرد پانی کا بدن پر اسفنج کریں۔ رفع قبض کے لئے گلیسرین اور آلیو آئل کا حقنہ کریں۔ اور یہ نسخہ پلائیں۔

پوٹاسیم آیوڈائیڈ	۲ گرین	پوٹاسیم سائٹریٹ	۵ گرین
سپرٹ امونیا ایرومیٹک	۱۰ منم	سیرپ اورنشیائی	۲۰ منم
انفیوژن			۲ ڈرام

ایسی ایک ایک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں۔ غذا میں صرف دودھ، آشجو، شوربا اور یخنی دیں۔

گلوکوس اور عرق گاؤزبان پلائیں۔

یونانی علاج: کافور ۳ ماشہ۔ صندل سفید ۶ ماشہ۔ گلاب ۱۰ تولہ اور سرکہ انگوری

۵ تولہ ملاکر بطور لخلخہ سونگھائیں۔ آب افشردہ سنگترہ۔ مالٹا۔ سیب۔ انار اور انناس وغیرہ
پنڈلیوں اور رانوں کا پاشویہ کریں۔
گلاب میں صندل گھس کر سینہ پر لگائیں۔
گل گاؤزبان۔ گل نیلوفر۔ گل بید مشک۔ گل سرخ کا خیساندہ شربت نیلوفر ملاکر
دیں۔ ازالہ ضعف کے لئے دواء المسک بارد ا ماشہ ہمراہ عرق کیوڑہ دیں۔

چیچک۔ جدری
Small-pox

یہ ایک قسم کا شدید متعدی بخار ہے۔ جس کا باعث ایک خاص قسم کا خوردبینی جرثومہ
ہے جو معمولی طاقت کی خوردبین سے بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس مرض کی سمیت مریض کی
پھنسیوں کی رطوبت اور کھرنڈ میں نیز مریض کے تنفس اور اخراجات میں ہوتی ہے۔ جو بذریعہ
ہوا تندرست آدمیوں کو لگ جاتی ہے۔

یہ مرض بچوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اور موسم گرما اور بہار میں وباءً پھیلتا ہے۔

علامات:۔ مریض کو یکایک لرزے سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ سر اور کمر میں شدید درد ہوتا
اور ابکائیاں آتی ہیں۔ یہ بخار عموماً ۱۰۳ یا ۱۰۴ درجہ تک ہوا کرتا ہے۔ مریض کا چہرہ تمتماتا اور
کنپٹیوں کی شرائیں تڑپتی ہیں۔ بخار کیوجہ سے بھوک کم ہو جاتی اور پیاس زیادہ لگتی ہے
نیز مریض بہت بے چین اور سراسیمہ نظر آتا ہے۔

۲:۔ بعض مریضوں کو ابتدا ہی سے غنودگی اور بے ہوشی عارض ہو جاتی ہے۔

۳:۔ بخار کے دو روز بعد بدن پر ہلکے سرخ رنگ کے دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو ابتداء
میں خسرہ کے مشابہ ہوتے ہیں۔ یہ دانے ابتداء میں پیشانی چہرہ اور ہاتھوں کی پشت پر
ظاہر ہوتے ہیں۔ پھر ایک دو دن میں ہاتھ پاؤں اور سارے جسم پر نکل آتے ہیں۔

۴:۔ تیسرے یا چوتھے روز ان دانوں میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے۔ جو گدلی ہو کر پیپ
میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پھر ان دانوں کی نوک پر سیاہ نقطہ ظاہر ہوتا ہے۔ اور آہستہ
آہستہ دانے مرجھانے لگتے ہیں۔

ان دانوں کیوجہ سے مریض کا چہرہ اور آنکھیں سوج جاتی ہیں۔ اُسے دم لینے اور

غذا نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ شدت مرض میں مریض کو اکثر ہذیان ہوتا ہے۔
۵:۔ بارھویں یا چودھویں دن ان دانوں پر سیاہی مائل کھرنڈ بندھ جاتے ہیں جو خشک ہو کر اترنے لگتے ہیں۔ کھرنڈ اترنے پر جلد میں گڑھے اور داغ پڑ جاتے ہیں۔
۶:۔ چیچک کے مریض سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے۔ جو ایک بار سونگھنے سے ہمیشہ یاد رہتی ہے۔

نتائج:۔ یہ ایک خوفناک مرض ہے۔ جس کے سبب کبھی ناک کا بانسہ گل جاتا اور ناک بیٹھ جاتی ہے۔ کبھی آنکھ میں زخم پیدا ہو کر بیاض چشم عارض ہو جاتا ہے۔ اور مریض کو اندھا کر دیتا ہے۔ کبھی آلات ہضم میں فتور پڑنے سے دست آنے لگتے ہیں۔ کبھی آلات بول میں زخم ہو کر بول الدم عارض ہو جاتا ہے۔ کبھی کان کی اندرونی ساختوں کے گل جانے سے بہراپن رونما ہو جاتا ہے۔ کبھی اس کے بعد سل یا نمونیا ہو جاتا ہے۔ اور کبھی مریض مالیخولیا یا دیوانگی میں مبتلا ہو کر ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو جاتا ہے۔

اقسام مرض:۔ چیچک کی تین قسمیں ہیں

(۱) جدری منفصلہ۔ یہ معمولی قسم ہے۔ جس میں دانے متفرق اور علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔

(۲) جدری متصلہ:۔ شدید قسم ہے۔ جس میں دانے بہت قریب قریب اور آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۳) جدری دموی یا خونی چیچک:۔ یہ سب سے ردی ہے۔ اس میں مریض شروع ہی سے کمزور اور نڈھال ہو جاتا ہے۔ اسے بے چینی، بے ہوشی اور غنودگی رہتی ہے۔ اس کے دانے دیر میں ظاہر ہوتے اور جلد بیٹھ جاتے ہیں۔ اور دانوں میں بجائے پیپ کے خون ہوتا ہے۔

حفظ ماتقدم:۔ اس خوفناک مرض سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے بہتر تدبیر چیچک کا ٹیکہ کرانا ہے جیسا کہ جن ممالک میں اس ٹیکہ کا رواج ہے۔ وہاں پر یہ مرض خطرناک اور مہلک صورت میں نہیں ہوتا۔ اس لئے حفظ ماتقدم کے طور پر ہر بچہ کو چیچک کا ٹیکہ لگوانا چاہیئے اس کے علاوہ چونکہ یہ ایک شدید متعدی مرض ہے۔ اس لئے تندرست بچوں کو مریض سے بالکل الگ تھلگ رکھنا چاہیئے۔

اصول علاج:۔ مریض کو ہوادار اور صاف وستھرے کمرے میں رکھیں۔ اس کا بستر لباس اور بدن پاک و صاف رکھیں۔ مریض کی قوت کو برقرار رکھیں۔ غذا سیال دیں۔ اور مریض کے

منہ کو بورو گلیسرین سے صاف کرتے رہیں۔
اگر گلے میں درد ہو تو شہد میں ٹنکچر مر ملاکر گرم پانی شامل کر کے غرارے کرائیں۔ مریض کی آنکھوں کی طرف خاص طور پر توجہ رکھیں۔ اور آنکھوں میں بورک ایسڈ لوشن صبح و شام ڈالتے رہیں۔
اگر ہذیان بے چینی، بے خوابی یا اعضا شکنی ہو تو نیم گرم پانی میں چند قطرے کاربالک ایسڈ ملاکر اس سے مریض کا بدن پونچھ دیں۔
اگر بدن پر خارش یا جلن ہو تو آلیو آئل ایک اونس میں کاربالک ایسڈ ۱ منم ملاکر دانوں پر لگائیں۔
اگر مریض کے کمرے سے بدبو آتی ہو تو دیگچی میں پانی ڈال کر اس میں ایک ڈرام کریازوٹ ملاکر جوش دیں۔ تاکہ اس کے بخارات کمرے میں پھیل جائیں۔
جب تمام چھلکے اتر جائیں۔ تو کاربالک سوپ سے مریض کو غسل دیا کریں، پھر جسم پر آلیو آئل مل دیں۔
غذا میں صرف آش جو یا دودھ دیں۔ عموماً انہیں تدابیر سے مریض بخیر و خوبی مرض کے ایام کاٹ لیتا ہے۔
دوا :- عناب ۵ دانہ۔ خاکسی ۲ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں جوش دیکر صاف کر کے مصری سے شیریں کر کے پلائیں۔
۲:- سونا گرم کر کے پانی میں بجھائیں۔ اور یہ پانی مریض کو دیں۔
۳:- اگر دانے جلد نہ نکلیں تو ورق طلا ۲ عدد۔ مروارید ا سرخ۔ مغز بادام مقشرہ ۵ دانہ سونیز منقے اسیاہ ۵ عدد۔ زعفران ۲ برنج۔ خوب کھرل کر کے مریض کو کھلائیں۔
۴:- خمیرہ مروارید ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔
۵:- آنکھ میں سرمہ شیر زن میں ملاکر ٹپکائیں۔
۶:- ناک کان۔ اور لبوں کی حفاظت کے لیے روغن کدو لگائیں۔ یا قطوراً استعمال کریں

خسرہ Measles میزلس

یہ بھی بچوں کا ایک شدید متعدی بخار ہے۔ جس میں پہلے نزلہ و زکام ہوتا ہے۔ منہ

میں رخساروں کے اندر کی طرف چھوٹے چھوٹے سفید دانے نکل آتے ہیں۔ پھر تمام جسم پر سرخ رنگ کے پھوڑ پیدا ہو جاتے ہیں۔
اس مرض کی چھوت مریض کے ناک اور اعضاء تنفس سے تندرست بچوں کو لگ جاتی ہے۔
اسباب:۔ خسرہ کا مرض بھی عالمگیر ہے۔ جو عموماً وبائی پھیلا کرتا ہے۔ اور کم عمر بچوں پر حملہ کرتا ہے۔
یہ مرض مریض کے برتن، لباس، تولیہ اور ناک و منہ کی رطوبات سے تندرست بچوں کو لگ جاتا ہے۔
علامات:۔ بچے کو پہلے لرزہ سے بخار ہو جاتا ہے۔ جس کا درجہ حرارت ۱۰۲ یا ۱۰۳ ہوتا ہے۔ پھر اس کی پیشانی اور پشت میں درد ہونے لگتا ہے۔ نزکام کیوجہ سے ناک بہتی، اور پپوٹے متورم ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں میں سرخی اور خارش ہوتی ہے۔ بار بار چھینکیں آتی اور سرخ ہو کر آواز بیٹھ جاتی ہے۔ کبھی بار بار خشک کھانسی اٹھتی اور سینہ پر تناؤ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد بدن پر سرخ دانے نکل آتے ہیں۔ اور پہلے پیشانی و چہرہ پر اور بعد میں سارے بدن پر ظاہر ہوتے ہیں۔
جب خسرہ سے بدن سرخ ہو جاتا ہے۔ تو بخار کی تیزی بھی کم ہو جاتی ہے۔ اور پانچ چھ یوم کے اندر یہ دانے مرجھا جاتے اور بدن سے گیہوں کی بھوسی کی طرح باریک باریک چھلکے جھڑتے ہیں۔
نتائج:۔ اس مرض کا انجام عموماً بخیر ہوتا ہے۔ لیکن کبھی ہوا لگ جانے یا علاج کی غلطی سے بچہ کو خناق، کالی کھانسی، ذات الجنب، نمونیا، پیچش، اسہال یا سل بھی عارض ہو جاتی ہے۔ کمزور بچے جن کی ہڈیاں مضبوط نہ ہوں وہ اس مرض کی تاب نہیں لا سکتے۔
سیاہ قسم کا خسرہ اور خونی خسرہ بہت خطرناک ہوا کرتا ہے۔ سیاہ قسم میں دانے سیاہی مائل ظاہر ہوتے ہیں۔ اور مریض کو ہذیان و بے ہوشی عارض رہتی ہے۔ خونی قسم میں مریض کی ناک منہ یا مقعد سے جریان خون ہونے لگتا ہے۔ جس سے مریض کو شدید ضعف عارض ہو جاتا ہے۔
حفظ ماتقدم:۔ بیمار بچے کو کسی علیحدہ کمرے میں تندرست بچوں سے الگ رکھیں۔ تاکہ

مرض پھیلنے سے رک جائے۔
علاج:۔ مریض کو کسی ہوادار کمرے میں رکھیں۔ اس کا بدن لباس اور بستر پاک صاف ہو۔ اور سرد ہوا کے جھونکے سے محفوظ رہے۔
اگر موسم سرد ہو تو اسے گرم فلالین کے کپڑے پہنائیں قبض نہ ہونے دیں۔ ضعف اور نقاہت کا ازالہ کریں۔
اگر دانے ظاہر ہو کر غائب ہو جائیں۔ تو پانی میں رائی جوش دیکر اس سے مریض کو غسل دیں۔ منہ اور حلق میں بوروگلیسرین لگائیں۔ آنکھوں میں سرمہ یا بورک لوشن ڈالیں۔ دوائے یہ نسخہ مفید ہے:۔

وائنم اپیکاک	۵ منم	پوٹاسیم سائٹریٹ	۱۵ گرین
لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ	۲ ڈرام	سپرٹ ایتھر نائیٹروسائی	۲۰ منم
سیرپ ٹولو	۱ ڈرام	ایکوا انتھایپ	۱ اونس

مکسچر بنالیں۔ اور بقدر ایک ایک یا دو دو ڈرام ہر تیسرے گھنٹہ بعد پلاتے رہیں۔ اگر پیاس زیادہ ہو۔ تو گلوکوس کو پانی میں ملا کر پلائیں
ضعف و نقاہت کے ازالہ کے لئے برانڈی ۲۰-۲۰ قطرے ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔ اگر قبض ہو تو گلیسرین سپوزٹیری مقصد میں رکھیں۔
اگر دست آنے لگیں تو

		سیلول	۱ گرین
سوڈا بائیکارب	۲ گرین	بسمتھ کارب	۲ گرین

ملا کر صبح و شام کھلائیں
یونانی علاج:۔ مریض کے بستر پر خاکسی چھڑک دیں۔ اور عناب ۳ دانہ۔ مویز منقے ۱ دانہ عرق گاؤزبان ۷ تولہ میں جوشدیکر مصری سے شیریں کر کے پلائیں۔ تقویت قلب کے لئے خمیرہ مروارید ایک ایک ماشہ دیں۔
اگر دست آنے لگیں۔ تو قرص طباشیر ہمراہ شربت حب الاس دیں۔

کن پیڑ۔ گلسوئے۔ کھرنمول

یہ بھی ایک شدید متعدی مرض ہے جس میں کان کی جڑ کے غدود متورم ہو جاتے

ہیں - اور بخار بھی ہوتا ہے۔

اسباب :- اس مرض کا باعث ڈبلو کا کس قسم کا جرثومہ ہے۔ جو مریض کی تھوک اور ماؤف غدد میں پایا جاتا ہے۔ یہ مرض عموماً بچوں اور نوعمر لڑکوں کو ہوا کرتا ہے۔

علامات :- بچے کو بخار اور کان کے پیچھے ایک صلب ورم ہوتا ہے۔ اور وہ منہ کھولنے اور کھانے پینے میں تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اس کے تنفس سے بو آتی ہے۔ اور زبان میلی رہتی ہے۔ شدت عوارض میں کبھی ہذیان بھی ہونے لگتا ہے۔

عوارض :- اس مرض کے ساتھ کبھی خصیوں میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔ اور خصیوں کے ساتھ فوطے حبل المنی اور کنج ران کے غدد بھی متورم ہو کر سوج جاتے ہیں۔ پیشاب کی نالی سے پیپ آنے لگتی ہے۔ بچہ کا نشو و نما رک جاتا۔ اور قوت باہ زائل ہو جاتی ہے۔
کبھی پیٹ میں شدید درد ہوتا اور قیئیں آتی ہیں۔ کبھی نکسیر پھوٹ پڑتی یا نمونیا ہو جاتا ہے۔

علاج :- مریض کو سردی سے بالکل محفوظ، کامل آرام و سکون میں لٹائے رکھیں اور اسے چلنے پھرنے سے منع کریں۔

مقام ورم پر ٹنکچر آیوڈین یا بیلاڈونا گلیسرین لگائیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ اگر قبض ہو تو کیلومل ۱ گرین۔ پلو ریہائی ۲ گرین ملا کر کھلائیں۔ اور دوائیہ مکسچر پلائیں۔

پوٹاسیم سائٹریٹ	۱۵ گرین	سوڈا سیلی سلیٹ	۱۰ گرین
لائیکوار امونیا ایسی ٹیٹ	۲ ڈرام	ٹنکچر بیلاڈونا	۵ منم
سیرپ اورنشیائی	۱ ڈرام	ایکوا انتھاپپ	۱ اونس

مکسچر بنا لیں۔ اور بقدر ایک یا دو دو ڈرام ہر تیسرے گھنٹہ بعد پلائیں۔

علاج طبی :- مقام ورم پر کالی زیری۔ گیرو۔ نربسی پانی میں گھس کر ضماد کریں عناب ۳ عدد۔ سپستاں ۵ دانہ۔ بہدانہ ۱ ماشہ۔ پانی جوش دیکر صاف کر کے شربت نیلوفر ۱ تولہ ملا کر پلائیں۔

بچے کو غذا زود ہضم اور جیدالکیموس دیں۔ اور ثقیل و ترش اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

خناق وبائی

Diphtheria

خناق بھی ایک نہایت شدید متعدی مرض ہے۔ جس میں تالو، حلق اور حنجرہ کے اندر ورم ہو کر ایک فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور مریض نہایت کمزور ہو جاتا ہے۔

اسباب :۔ اس مرض کا باعث بھی ایک خوردبینی جرثومہ ہے۔ جسے Klebb's Loeffler Bacillis کہتے ہیں۔

یہ جرثومہ مریض کے متورم حلق کی فاسد جھلی میں نیز اس کے ناک و منہ کی رطوبت میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے مریض کا بوسہ لینے، یا اس کے جھوٹے برتنوں میں کھانے پینے یا اس کے مستعملہ کپڑوں کو استعمال کرنے سے اس مرض کی چھوت لگ جاتی ہے

علامات :۔ ابتدا میں مریض سست و کاہل ہوتا ہے۔ اس کا جی متلاتا اور سر درد کرتا ہے۔ پھر گردن میں کچھ اکڑاؤ معلوم ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ تیز بخار ہو جاتا ہے اور حلق میں ورم ہو کر آواز بھاری ہو جاتی ہے۔ پھر تین چار روز میں تالو اور حلق کے اندر ایک فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو حنجرہ اور نرخرہ کی طرف بڑھنے لگتی ہے مریض کے منہ سے رال ٹپکتی اور بدبو آتی ہے، اور اسے دم لینے اور غذا نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے مریض گنگنا کر بولتا ہے۔ جب سمیت مرض کیوجہ سے اس کا خون زہریلا ہو جاتا ہے تو کمال بے چینی اور سخت نقاہت عارض ہو جاتی ہے۔ کبھی اس فاسد جھلی کیوجہ سے سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے۔ اور ایک آدھ دن میں ہی مریض مر جاتا ہے۔

علاج :۔ مریض کو فوراً ایک علیحدہ کھلے فراخ اور ہوادار کمرے میں رکھیں۔ اور اس کی چارپائی کے قریب ایک پانی کی پتیلی ہر وقت کھولتی رہے۔ مریض کے ناک اور منہ کے مواد کو کپڑے کے رومال میں لیکر اسے فی الفور جلا دیں۔

اس مرض کا شافی علاج ڈفتھیریا انٹی ٹاکسین کا ٹیکہ ہے۔ چنانچہ جس قدر جلد ممکن ہو۔ مریض کو یہ ٹیکہ کرا دیں۔

مریض کے ناک منہ اور حلق کو مندرجہ ذیل دوا سے صاف کرتے رہیں :۔ بورو گلیسرین۔ کاربالک ایسڈ گلیسرین ہموزن ملا کر گلے میں لگائیں۔ اگر بچہ بڑا ہو

تو کلورین مکسچر سے غرارے کرائیں۔
اگر دم رکنے لگے تو نی الفور ڈاکٹر سے ٹرے کیاٹومی کا اپریشن کرادیں خفیف صورتوں میں مندرجہ ذیل نسخہ استعمال کرائیں۔

پوٹاسیم کلوریٹ	۲ گرین	کونین سلفیٹ	۲/۱ گرین
ٹنکچر فیرائی پرکلورائیڈ	۵ منم	گلیسرین	۱۵ منم
ایکوا	۲ ڈرام	ایسی یک یک خوراک ہر تیسرے گھنٹہ بعد دیں۔	

علاج یونانی:۔ جب علامات مرض ظاہر ہوں۔ تو گردن کے باہر جونکیں لگوائیں اور رب توت چٹائیں۔

بہدانہ ۱ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ گل گاؤزباں ۲ ماشہ جوش دیکر شربت توت ملاکر دیں۔

خنازیر Scrofula کنٹھ مالا

اس مرض میں گردن کے غدود پھول کر مالا کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اور تحقیقات جدیدہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مرض کا باعث مادہ سل ہے۔ جو غدود بدن میں متمکن ہو جاتا ہے۔

اسباب:۔ مادہ دق و سل کا تعدیہ۔ وراثت بسلول آتشکی اور شرابی والدین کی اولاد۔ میلا کچیلا رہنا۔ ردائت غذا۔ کثیف اور گندی آب و ہوا۔ وغیرہ۔

علامات:۔ گردن کی گلٹیاں متورم ہو کر سوج جاتی ہیں۔ ابتداء میں اوپر کی جلد ادھر ادھر سرکتی رہتی ہے۔ اور ان غدد میں درد نہیں ہوتا۔ اور گلٹیاں بھی علیحدہ علیحدہ محسوس ہو سکتی ہیں۔ لیکن بعد میں یہ گلٹیاں باہم مل جاتی ہیں۔ اور ان کے اوپر کی جلد میں التصاق پیدا ہو کر گلٹیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔

بعض مریضوں کی گلٹیاں پک کر پھوٹ جاتی ہیں۔ اور وہاں ہر زخم و ناسور پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ زخم برسوں تک اچھے نہیں ہوتے۔ علاوہ بریں مریض کو بخار بھی رہنے لگتا ہے۔ اور وہ روز بروز لاغر و کمزور ہوتا جاتا ہے۔

علاج:۔ اگر کوئی مقامی خراش موجود ہو۔ مثلاً کوئی بوسیدہ دانت منہ میں ہو یا پرانے

گلے ہوں، یا سر میں جوئیں وغیرہ پڑی ہوئی ہیں۔ تو اس کا ازالہ کریں۔ مریض کو پاک وصاف اور کھلی ہوا میں رکھیں۔ کنارہ سمندر یا پہاڑ کی ہوا بہت مفید ہے۔ مریض کو سرد ہوا میں جانے اور بارش میں بھیگنے سے بچائیں۔ غذا لطیف، زود ہضم اور پرورش کنندہ دیں۔ دوائیہ نسخہ بہت مفید ہے :۔

		اوسٹے لین	۳ منم
سیرپ فیرائی آئیوڈائیڈ	۲۰ منم	سیرپ کیلیائی لکٹو فاس	۲۰ منم
سیرپ ٹولو	۲۰ منم	ایکوا	۲ ڈرام

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو تین دفعہ بعد غذا پلائیں۔

دیگر :۔ کاڈلیور آئل	۲۰ منم	سپرٹ سنے من	۵ منم
میوسیلیج	حسب ضرورت	کریا زوٹ	۱ منم
سیرپ کیلسیم ہائپو فاسفیٹ	۲۰ منم	ایکوا انتھا پپ	۲ ڈرام

مکسچر بنالیں اور ایسی ایک ایک خوراک دن میں تین چار دفعہ پلائیں۔ جب مریض کو طاقت آجائے۔ تو بذریعہ عمل جراحی ان غدود کو نکلوادیں۔

اگر گلٹیاں درد کرتی ہوں تو ان پر آئیوڈکس لگائیں۔

یونانی علاج :۔ عرق پنج انگ درخت سرس میں شربت عناب ڈال کر پلانا مفید ہے

دیگر :۔ اطریفل غددی خنازیر کے لئے نہایت مفید ہے۔ نسخہ یہ ہے۔

ہلیلہ سیاہ ۴ تولہ۔ افتیموں ۳ تولہ۔ ہلیلہ ۲ تولہ۔ آملہ ۲ تولہ۔ تربد سفید ۲ تولہ بسفائج ۱½ تولہ۔ اوسطوخودوس ۱½ تولہ۔ بھیڑ کی گردن کے غدود ۱½ تولہ۔ سنا رمکی ۴½ ماشہ غاریقون ۴½ ماشہ۔ زرنباد ۴½ ماشہ۔ شیطرج ۴½ ماشہ۔ نوشادر ۴½ ماشہ۔ انیسون قرفہ۔ سنبل الطیب۔ قرنفل۔ جوز بوا۔ مصطگی۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھانکر سہ چند شہد میں ملا کر اطریفل بنالیں۔ خوراک ۱-۲ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان دیں۔ مقامی طور پر مرہم داخلیوں لگائیں۔

عفونتی دست۔ اسہال متعدی

اس مرض میں جراثیم تعفن و اختمار وغیرہ سے انتڑیوں میں غذا فاسد یا متعفن ہو کر دست آنے لگتے ہیں۔ اور چونکہ گرمی کے دنوں میں اس قسم کے دست اکثر آیا

کرتے ہیں۔ اس لئے اس کو سمر ڈائریا یعنی اسہال گرمائی بھی کہتے ہیں۔ غلط العام طور پر اس مرض کو ہیضہ اطفال (کالرا ان فنٹیم) بھی کہتے ہیں۔ لیکن وہ مرض علیحدہ ہے۔

اسباب:۔ موسم گرما میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اور کمزور بچے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ بازاری دودھ یا مصنوعی غذا سے بچے کی پرورش کرنا، بے احتیاطی سے کھلانا۔ پلانا ثقیل نامناسب غذا دینا۔ زیادہ کھلانا۔ بچے کو کثیف اور میلا رکھنا۔ کثیف و تنگ یا بدبودار مکان میں رہنا۔ ہوا کا کثیف ہونا۔ اگرچہ اس مرض کے عام اسباب خیال کئے جاتے ہیں۔ لیکن اصل سبب اس مرض کا جراثیم تعفن و فساد ہوتے ہیں۔ جو کہ غذا وغیرہ کے ساتھ بچے کے پیٹ میں جاکر اس مرض کا باعث ہوتے ہیں

علامات:۔ کبھی تو یہ مرض آہستہ آہستہ شروع ہوتا ہے۔ چنانچہ پہلے پاخانہ ذرا پتلا آنے لگتا ہے۔ اور پھر دست آنے لگتے ہیں۔ ساتھ ہی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ بچہ بے چین ہوتا ہے اور نیند میں چونکنے لگتا ہے۔ بعض اوقات بخار تیز ہو جاتا ہے۔ اور دستوں کے ساتھ قیئیں بھی آنے لگتی ہیں۔

جب اس قسم کے دست آہستہ آہستہ شروع ہوتے ہیں۔ تو ان کی تعداد روزانہ آٹھ، دس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ ان کی رنگت زرد لیکن اکثر سبز ہوتی ہے۔ اور ان میں غیر منہضم غذا یا دودھ کی پھٹکیاں وغیرہ ہوتی ہیں۔ ابتدا میں تو ان کی بو ترش لیکن بعد میں متعفن ہو جاتی ہے۔ بچے کی بھوک مر جاتی ہے۔ یعنی اس کو دودھ وغیرہ پینے کی خواہش نہیں ہوتی۔ زبان پر سفید فر جم جاتی ہے۔ منہ میں اکثر چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بچہ جلد زرد اور کمزور ہو جاتا ہے۔ اور روز بروز دبلا اور پتلا ہوتا جاتا ہے۔

اگر آرام ہونے لگے۔ تو آہستہ آہستہ دست بند ہو کر پاخانہ ٹھیک آنے لگتا ہے۔ اور کمزوری رفع ہو کر بچہ تندرست ہو جاتا ہے۔ ورنہ یہ مرض پرانا ہو جاتا ہے، اور موسم سرما کے شروع تک بچہ کو دست آتے رہتے ہیں۔ اور اگر موسم زیادہ گرم ہو۔ تو کبھی اس قسم کے شدید دست ہیضہ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یعنی ایسے مریض بچہ کو واقعی ہیضہ ہو جاتا ہے۔

جب اس قسم کے دست شدید علامات کے ساتھ شروع ہوں ۔۔۔۔ تو بچے کو ۱۰۲ درجہ کا بخار رہتا ہے۔ وہ بہت بے چین رہتا ہے۔ اس کا مزاج بھی چڑچڑا ہو جاتا ہے

اور اکثر اس کو تشنج ہونے لگتا ہے۔ یعنی اس کے ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں۔ یا اس کو غفلت اور سخت ضعف ہو جاتا ہے قیئیں بھی بار بار آتی ہیں۔ پہلے تو قے میں پھٹا ہوا دودھ نکلتا ہے۔ اور پھر لعاب اور پانی سا نکلتا ہے۔ کبھی صفرا یا پت بھی خارج ہوتا ہے۔ اگر کوئی چیز کھلائی پلائی جائے۔ تو فوراً قے ہو کر نکل جاتی ہے۔ بھوک تو جاتی رہتی ہے لیکن پیاس اس شدت کی لگتی ہے جس کو بجھانے کے لئے بچہ سیال غذا کی طرف ہی رغبت کرتا ہے۔

شروع میں تو نرم اجابت ہوتی ہے لیکن پھر زردی یا سبزی مائل پتلے پتلے بدبودار دست آنے لگتے ہیں۔ جن کے ساتھ ریاح بھی خارج ہوتے ہیں۔ پیٹ پھول جاتا اور دردناک ہو جاتا ہے۔ نیز اس میں قولنج کی طرح درد یا مروڑ ہونے لگتا ہے۔ تین چار روز یہ علامات رہ کر بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ دست کم آنے لگتے ہیں۔ اور قیئیں رک جاتی ہیں۔ اور اگر مناسب انتظام اور علاج ہو تو مریض جلد شفایاب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر غذا اور دوا کا مناسب انتظام نہ ہو۔ اور بچہ کمزور ہو۔ تو چھوٹی اور بڑی انتڑیوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ اور بعض مریض بچے ایسی شدید حالت ... میں انتقال کر جاتے ہیں۔

تشخیص :۔ اس قسم کے اسہال کو ہیضۂ اطفال۔ ورم امعاء اور کئی ایک شدید امراض کی ابتدائی حالت مثلاً نمونیا۔ ملیریا اور سرخ بخار وغیرہ سے تشخیص کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن ابتداء میں تو تشخیص مشکل ہوتی ہے۔ البتہ دو چار روز بعد جب مذکورہ علامات مرض نمایاں ہو جاتی ہیں۔ تو یہ مرض بآسانی تشخیص ہو جاتا ہے۔

انجام مرض۔ اگر بچہ اس مرض میں مبتلا ہونے سے پہلے تندرست ہو۔ اور اس کی دوا اور غذا کا مناسب انتظام کیا جائے۔ تو اکثر شفا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر بچہ پہلے کمزور رہو یا اس کو پرانی بدہضمی کی شکایت ہو۔ یا اس مرض میں اس کی غذا وغیرہ کا مناسب انتظام نہ کیا جائے۔ یا اس کے لباس و جسم کی صفائی وغیرہ کا انتظام نہ ہو۔ اور موسم بھی بہت گرم ہو۔ تو نتیجہ عموماً خراب ہوا کرتا ہے۔

علاج حفظ ماتقدم۔ اگر مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کیا جائے تو بہت سے بچے اس مرض میں مبتلا ہونے سے بچ سکتے ہیں۔ پس سخت گرمی کے موسم میں بچے کو دو تین بار سر پر پانی

سے غسل دیتے رہیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ بچے کو کھلی اور صاف ہوا میں رکھیں۔ لیکن
لُو سے بچاتے رہیں۔ بچے کا لباس اور خصوصاً اس کے پوتڑے صاف رکھیں۔ اور جب
بچے کو ذرا بھی دست آنے لگیں۔ تو اس کے پوتڑوں کی صفائی کا بہت خیال رکھیں۔

غذا (۱) غذا کا انتظام نہایت احتیاط سے کرنا چاہیئے۔ (۲) اگر گرمی کے موسم میں بچہ
کا دودھ کبھی نہیں چھڑانا چاہیئے۔ بلکہ جب کبھی دودھ چھڑانا ہو۔ تو شروع موسم سرما
میں چھڑانا چاہیئے۔ (۳) اگر بچے کو بازاری دودھ یا مصنوعی غذا وغیرہ دیجائے تو وہ
عمدہ اور مناسب اوقات و مقدار میں دینی چاہیئے۔ (۴) اگر بچے کو گائے کا یا بازاری دودھ
دیتے ہوں۔ تو دودھ کی عمدگی اور صفائی کے متعلق بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور کچا دودھ
کبھی نہیں دینا چاہیئے۔ بلکہ اس کو جوش دیکر اور سرد کر کے دینا چاہیئے۔ (۵) ثقیل و
ناموافق غذا بچے کو ہرگز نہ ... دینی چاہیئے۔ اور جب کبھی بچے کو ذرا بھی بدہضمی کی شکایت
ہو تو اس کا فوراً تدارک کرنا چاہیئے۔

(۷) ماں یا دایہ کا دودھ پینے والے بچے کو اگر اس قسم کے دست آنے لگیں تھوڑے عرصہ کے
لئے اسے دودھ وغیرہ نہ پلائیں۔ یہاں تک کہ متلی اور قے رفع ہو جائے۔ رفع تشنگی
کے لئے ایک آدھ چمچہ پانی پلاتے رہیں۔ اور جب ذرا طبیعت بحال ہونے پر بچہ دودھ
پینے لگے۔ تو اسے تھوڑا تھوڑا دودھ دیتے رہیں۔ اور پھر رفتہ رفتہ معمولی مقدار میں دیں۔
(۸) مصنوعی غذا سے پرورش پانے والے بچوں میں جن کو اس قسم کے دست اکثر آیا کرتے
ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے دودھ یا دودھ کی غذا موقوف کر دینی چاہیئے۔ اور بطور غذا
البیومن واٹر (انڈے کی سفیدی کا پانی) یا آش جو یا ہلکا شوربا وغیرہ دے سکتے ہیں اور
مرض میں تخفیف ہو جائے۔ تو اسے رفتہ رفتہ معمولی غذا پر لائیں۔ (۹) اگر بچہ بہت چھوٹا ہو
تو اس کو گائے وغیرہ کا دودھ پلانے یا مصنوعی غذا دینے کی بجائے دایہ کا دودھ پلانا
چاہیئے۔ مرض رفع ہو جانے کے بعد جب بچے کو بازاری دودھ پلانے لگیں تو اس کی
عمدگی اور صفائی کا پورا خیال رکھیں۔ (۱۰) اگر بچے کا معدہ کمزور ہو تو دودھ کو پیپٹونائز
کر کے دینا مفید ہے۔ (۱۱) بڑے بچوں میں جو دودھ کے سوا دوسری غذا بھی کھاتے
ہوں انہیں بھی چند روز تک لطیف سیال غذا مثلاً ہلکا شوربا۔ آش جو۔ مونگ کی دال
کا پانی وغیرہ دیں۔ جب طبیعت ذرا بحال ہو جائے تو کھچڑی وغیرہ دیں۔ اور پھر رفتہ رفتہ

معمولی غذا دینے لگیں۔

نوٹ:- وہی علاج جو خراشدار دستوں میں مفید ہوتا ہے اس میں بھی مفید ہے۔ یعنی پہلے کسٹرآئل یا کیلومل دیکر پیٹ صاف کریں۔ اور پھر قابضات و دافع تعفن ادویہ کا استعمال کریں۔

بچے کی پیچش

دانت نکلنے کے زمانہ میں بچوں کو اکثر پیچش کی شکایت بھی ہو جایا کرتی ہے جس سے پیٹ درد اور پیچ ہو کر بار بار اجابت کی حاجت ہوتی اور ذرا ذرا سا بلغم اور خون آمیز براز خارج ہوا کرتا ہے۔ بچہ بے چین اور اس کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ رفع حاجت کے وقت بچہ روتا ہے۔ پیٹ کو ملتا ہے۔ اور کونتھتا ہے۔ پیٹ کو دبانے سے درد ہوتا ہے۔ اور بعض بچوں میں تشنج وغیرہ ہونے لگتا ہے۔ جب یہ مرض پرانا ہو جائے تو چھوٹے چھوٹے پتلے پتلے سبز رنگ کے خون و پیپ آمیز دست آتے ہیں۔ بچہ نہایت کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے وغیرہ۔

علاج:- بچے کے پیٹ کو سینکیں۔ اور فلالین کی پٹی باندھیں۔ اگر دانت نکلتے ہوں اور کوئی مسوڑا متورم ہو تو اسے شگاف دلوائیں۔ دودھ یا غذا کی خرابی ہو تو اس کی مناسب اصلاح کریں۔ بطور دوا مندرجہ ذیل نسخہ دیں۔

بسمتھ کارب ۱ گرین سوڈا کارب ۱ گرین
پلوا ہی کاک ۱/۴ گرین ایسی ایک ایک خوراک ذرا سے شربت میں ملا کر دن میں تین بار چٹائیں (یہ نسخہ ۱۰ ماہ کے بچے کے واسطے موزوں ہے) اور جب خون وغیرہ آنا بند ہو جائے۔ تو چاک مکسچر کا استعمال کریں۔

یونانی علاج:- ۱۔ سبوس اسپغول ۱ ماشہ شربت بنفشہ یا شربت انجبار ۶ ماشہ میں ملا کر چٹائیں۔ یا

۲:- لعاب ریشہ خطمی ۱ ماشہ۔ لعاب بہدانہ ۱ ماشہ۔ تھوڑے سے پانی میں نکال کر اور شربت بنفشہ یا شربت انجبار ۶ ماشہ ملا کر دن میں دو تین مرتبہ پلائیں۔ یا ابتدا ء مرض میں یہ نسخہ جو بچوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ استعمال کریں:-

۳ :- ریشہ خطمی ۔ تخم کنوچہ ۔ بارتنگ ۔ حب الاس ۔ بادیان ۔ گل سرخ ۔ ہر ایک ایک ماشہ ۔ گلقند ۳ ماشہ ۔ پانی میں جوشدیکر صاف کریں ۔ اور سبوس ۔ سپغول ۴ رتی چھڑک کر پلائیں ۔

اگر خون بھی آتا ہو ۔ تو مذکورہ بالا نسخوں میں بیخ انجبار ایک ماشہ شامل کریں ۔ اگر فائدہ نہ ہو تو پھر مندرجہ ذیل قابض نسخے استعمال کرائیں ۔ نسخہ جو پیچش کو بند کرتا ہے :

۴ :- شیرہ بیلگری ۔ شیرہ حب الاس ہر ایک ایک ماشہ ۔ لعاب ریشہ خطمی ۱½ ماشہ پانی میں نکال کر اور شربت انجبار ۶ ماشہ ملا کر دن میں دو مرتبہ پلائیں ۔ اگر خون بھی آتا ہو تو سفوف الطین ایک ڈیڑھ ماشہ پہلے کھلائیں ۔

نسخہ سفوف :- (۵) بیلگری ۔ بادیان ۔ زنجبیل ۔ ہر ایک ۳ ماشہ ۔ مصری ۵ ماشہ سفوف بنا کر پہلے روز ایک ماشہ ۔ دوسرے روز ڈیڑھ ماشہ ۔ اور پھر ۲ ماشہ بچے کو کھلائیں ۔

(۶) نسخہ سفوف ہلیلہ ۔ ہلیلہ سیاہ ۔ پوست خشخاش ۔ زیرہ سفید ۔ زنجبیل ۔ آملہ خشک ہر ایک ۵ ماشہ ۔ بادیان ۵ ماشہ ۔ سب کو علیحدہ علیحدہ گھی میں بریاں کر کے اور ۲ تولہ مصری ملا کر سفوف بنائیں ۔ خوراک بچوں کو ایک یا دو ماشہ دیں ۔

(۷) حب پیچش :- مائیں خورد ۔ کتھ سفید ۔ افیون ہر ایک ایک ماشہ ۔ پیس کر مونگ کے برابر گولیاں بنائیں ۔ چھوٹے بچے کو نصف اور بڑے بچے کو ایک گولی ماں کے دودھ میں حل کر کے دیں ۔

(۸) سفوف پیچش ۔ بیلگری ۔ رال سفید ۔ کتھ سفید ۔ مغز کو بج ہر ایک ۶ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں ۔ اور ایک یا دو ماشہ بچے کو دیں ۔

باقی آئندہ

حکیم شوکت علی